بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المجلس العلمی للتحقیق والتألیف

جامعہ مفتاح العلوم ہشنغرو کلے شیر گڑھ تحصیل تخت بھائی ضلع مردان (خیبر پختونخوا) ملکی سطح پر دینی علوم کی ایک عظیم درس گاہ ہے جو ۱۹۷۶ء سے دینی علوم ومعارف کی ترویج اور اصلاح معاشرہ کے لیے مصروف عمل ہے۔

الحمدللہ اسی جذبے کے تحت جامعہ ہذا کے ذمہ داران نے ذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ الموافق اگست ۲۰۱۶ء میں جید علماء کرام پر مشتمل **المجلس العلمی للتحقیق والتألیف** کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ادارے کے جید اور صاحب قلم علماء کرام اور دوسرے تحریکی مدارس کے اہل ذوق علماء کرام کے تصنیفی وتالیفی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جائے۔

ادارے کے پیش نظر درج ذیل اہداف ہیں۔

- درس نظامی کی کتابوں پر تحقیقی اور مفید شروح لکھنا۔
- سلف صالحین اور متقدمین علماء کرام کے بیش بہا علمی سرمائے سے حالات حاضرہ کے مطابق مضامین کو ملکی اور علاقائی زبانوں میں سلیس ترجمہ کی صورت میں پیش کرنا۔
- جدید دور کے تقاضوں کے مطابق مختلف تحقیق طلب مسائل پر غور وحوض کر کے انہیں حل کرنا۔
- دعوت دین اور اصلاح معاشرہ کے لیے ضروری کتابوں کی ضرورت پوری کرنا۔

تاحال الحمدللہ المجلس العلمی للتحقیق والتالیف کے تحت کئی کتابیں طبع ہو چکی ہیں جو بیک ٹائٹل پر درج ہیں۔ اس کے علاوہ متعدد کتابیں زیر طبع ہیں۔

اب مجلس العلمی کی طرف سے ایک نئی کتاب "خیر وبرکت کی زندگی" پیش خدمت ہے جن ساتھیوں نے طباعت میں تعاون کیا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے سے حفاظت فرمائے۔ (آمین)

(الشیخ) صفی اللہ حفظہ اللہ تعالیٰ

شیخ القرآن والحدیث جامعہ ہذا

صدر المجلس العلمی للتحقیق والتالیف

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا﴾

خیر و برکت کی زندگی

روزمرہ زندگی سے متعلق اسلامی آداب، اَذکار
اور دعاؤں پر مشتمل مستند کتاب

مؤلف

الشیخ کلیم اللہ حفظہ اللہ تعالیٰ

مترجم

مولانا محمد ندیم خٹک

ناشر

المجلس العلمی للتحقیق والتألیف

جامعہ مفتاح العلوم ہشنغرو کلے شیر گڑھ مردان

نام کتاب .... خیر و برکت کی زندگی

مؤلف .... الشیخ کلیم اللہ حفظہ اللہ

مترجم .... مولانا محمد ندیم خٹک

طبع اول .... ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ

طبع دوم .... جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ھ

تعداد ۱۱۰۰

ناشر .... المجلس العلمی للتحقیق والتألیف
جامعہ مفتاح العلوم ہشنغرو کلے شیر گڑھ مردان

مکتبۃ العلم

نزد جامعہ مفتاح العلوم ہشنغرو کلے شیر گڑھ ضلع مردان

0345-9453095 / 0315-9597814

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فوائد

اس کتاب میں جو اذکار اور دعائیں بیان ہوئی ہیں، جب کوئی شخص ان سب اذکار اور دعاؤں کا اہتمام کرے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اسے زندگی میں درج ذیل فوائد ملیں گے۔

- اللہ تعالیٰ کی رضا (ورضوان من اللہ اکبر)
- اللہ تعالیٰ کی جانب سے حفاظت کی ذمہ داری
- ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں کافی ہوگا۔
- ہر قسم کی آفات، حوادثات، مہلک بیماریوں اور دشمنی سے محفوظ ہوگا۔
- صحت اور تندرستی نصیب ہوگی۔
- پڑھنے والے کو ہر طرح کا امن اور سلامتی نصیب ہوگی۔
- مزید نیکی کرنے کی توفیق نصیب ہوگی۔
- دعائیں قبول ہوں گی۔
- خود گمراہ نہیں ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے سے محفوظ ہوگا۔
- شیطان کی شر سے محفوظ ہوگا۔
- رزق میں خیر و برکت ہوگی۔
- خاتمہ ایمان پر نصیب ہوگا۔
- قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔
- جنت میں دخول کا سبب بنے گا۔

فہـرست

دعائیہ کلمات

شیخ القرآن والحدیث **مولانا عبد البر** (مدظلہ العالی)

مہتمم جامعہ مفتاح العلوم ہشنغرو کلے شیر گڑھ ضلع مردان

نائب صدر رابطۃ المدارس الاسلامیۃ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام کے بعد عرض ہے کہ برادرِ عزیز مولانا کلیم اللہ صاحب (نائب شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم ہشنغرو کلے شیر گڑھ مردان) زبانی وعظ و نصیحت کے ساتھ ساتھ قلم کے ذریعے بھی دین اور شریعت اسلامیہ کی مکمل یکسوئی کے ساتھ خدمت کر رہے ہیں۔ آپ کی مساعی جمیلہ نے ایک ادارے کی شکل اختیار کی ہے۔ انہی مساعی جمیلہ میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور اذکار کے سلسلے میں تالیف کردہ مذکورہ کتاب بھی شامل ہے جس کا مسودہ دراصل پشتو زبان میں ہے، لیکن اس کی اشاعت سے قبل کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے، میں نے اس کا مطالعہ کیا۔ بلاشبہ ہر خاص و عام کے لیے اس کتاب سے استفادہ باعث سعادت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ موصوف کی یہ کتاب اپنی رضا و خوشنودی کے حصول کا ذریعہ بنائے اور عام مسلمانوں کے لیے یہ خیر و برکت کا سبب بنے۔ (آمین)

میری یہ تجویز ہے کہ اردو زبان سے ناآشنا طبقے بالخصوص نیم خواندہ خواتین کے لیے پشتو زبان میں اس کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے، اس طرح خیبر پختونخوا، بلوچستان اور افغانستان کے مسلمانوں کے لیے بھی بہت زیادہ فائدہ مند ثابت ہو جائے گی۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

بندہ عبد البر عفی عنہ (۱۴ شعبان ۱۴۴۱ھ بمطابق ۸، اپریل ۲۰۲۰)

تقریظ

شیخ القرآن والحدیث جامع المعقول والمنقول مولانا الشیخ صفی اللہ حفظہ اللہ

شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم ہشنغرو کلے شیر گڑھ ضلع مردان

صدر المجلس العلمی للتحقیق والتألیف

خطیب اعلیٰ تحصیل تخت بھائی ضلع مردان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْن

امابعد!

بے شک ایک بندہ کے لیے بطور عادت اور لب کشائی کے اللہ تعالیٰ کے ذکر، تسبیح و تحمید اور تلاوت قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں، اور یہ خصلت اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے ان لوگوں کو میسر ہوتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنانے اور ان کی ہدایت اور خیر کا ارادہ فرمائے۔ اس کی وجہ بھی ظاہر ہے کہ ذکر و دعا کرنا تمام عبادات میں آسان اور ثواب میں بڑا عمل ہے اور ساتھ ساتھ بڑی خیر و برکت کا باعث بھی ہے۔ تاہم بہت کم لوگوں کو اس کی توفیق ملتی ہے۔

کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس سے دعائیں مانگنا عموماً پوری زندگی میں اور بطور خاص چند مخصوص اوقات اور مناسب مواقع پر نہ صرف کارِ ثواب ہے بلکہ مختلف حوادث اور مشکلات وغیرہ کی روک تھام میں بھی کار گر ہے جیسا کہ صبح و شام کے اذکار اور دعائیں، سونے، جاگنے، گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کے اذکار۔

آنحضرت ﷺ سے ذکر و اذکار، تسبیح و تحمید، دعا اور استغفار کی فضیلت بہت سی احادیث صحیحہ میں منقول ہیں، خصوصاً صبح و شام، فرض نماز کے بعد، اس طرح دیگر مواقع پر یہ اذکار اجر و ثواب کے علاوہ جملہ حوادث اور مشکلات کے ازالے کے لیے مفید ہیں۔ یہ بھی ایک ناقابل انکارِ حقیقت ہے کہ اکثر لوگوں کی ان اذکار سے غفلت اور بے اعتنائی بہت ساری گھریلو ناچاقیوں، حوادث، مشکلات اور بے برکتی وغیرہ کا سبب ہے۔ کیونکہ ذکر و اذکار اور دعاؤں سے غفلت حفظِ الٰہی سے محروم ہونے کا سبب ہے۔ اس لیے بحیثیت بندہ مومن کو ان اذکار اور ادعیہ کا اہتمام کرنا چاہیے اور ان پر مداومت کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔

برادرم شیخ کلیم اللہ صاحب نے زیرِ نظر رسالہ میں اذکارِ ماثورہ اور ادعیہ کا معتمد ذخیرہ نہایت سلیس، آسان اور بہترین انداز میں جمع کیا ہے۔ جو استفادہ قاری کے لیے آسان اور باعث اجر بھی ہے۔ مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے التماس ہے کہ وہ اس رسالہ سے فائدہ اُٹھائیں، اس امید کے ساتھ کہ یہ ان کے لیے نفع بخش ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ برادرم شیخ کلیم اللہ صاحب کی یہ کاوش قبول فرما کر ان کے میزان حسنات کو بڑھائے جس دن مال و اولاد کسی کو کوئی فائدہ نہ دے سکے گا، سوائے اس کے کہ جو قلبِ سلیم کے ساتھ رب کے حضور حاضر ہوا ہو۔ (آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

برحمتك يا ارحم الراحمين

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لاَ شَرِيكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أما بعد!

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے اور ہم اسی کی مخلوق ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمارا مالک ہے اور ہم اسی کے غلام ہیں۔ ایک غلام کی زندگی اس وقت راحت و سکون بھری ہوتی ہے جب وہ اپنے آقا کو خوش رکھے۔ ہماری دنیا کی زندگی اور خصوصاً آخرت کی زندگی اس وقت سکون، اطمینان اور راحت بھری ہوسکتی ہے جب ہم اپنے مہربان رب العزت کو راضی کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے صحیح اور راسخ عقیدہ پر خوش ہوتا ہے۔الحمدللہ ہم سب مسلمان ہیں،اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی کریم ﷺ کی رسالت اور ختمِ نبوت کا اقرار کرتے ہیں، فرشتوں اور آسمانی کتب اور آخرت کو مانتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارا خاتمہ بھی اسی عقیدہ پر ہو۔

دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ وہ دن رات یعنی چوبیس گھنٹے کی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی کریم ﷺ کے نورانی طریقوں کے مطابق گزارے جو کہ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور جہاد وغیرہ ہیں۔ان اعمال میں ایمان کے بعد اہم حیثیت نماز کی ہے۔ قیامت کے دن جب اعمال کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی تو سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ نماز کس طرح ادا کی ہے؟ لہٰذا نماز کی درست ادائیگی کی مکمل تفصیل میری کتاب ''تنبیہات''میں موجود ہے۔

تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس بات پر خوش ہوتا ہے اور بندے کو راحت اور اطمینان کی زندگی بخشتا ہے، جب وہ صحیح عقیدہ اور درست اعمال کے ساتھ ساتھ اذکار، دعاؤں، درود شریف اور تلاوت قرآن کریم کا اہتمام کرتا ہو۔

الحمدللہ ہم نے اس کتاب میں مختلف اذکار اور زندگی کے ہر موڑ پر پڑھی جانے والی قرآنی اور مسنون دعاؤں کو جمع کیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں پابندی کے ساتھ ان اذکار کے پڑھنے اور دعائیں مانگنے کی توفیق اور انہیں اپنے دربار عالیہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے تو ان شاءاللہ ہماری زندگی اطمینان، سکون اور راحت کے ساتھ بسر ہو گی۔

آخر میں میں شیخ القرآن والحدیث مولانا عبدالبر مدظلہ العالی ، شیخ القرآن والحدیث مولانا مفتی سمیع الحق ادامہ اللہ علی الحق اور مفتی ابرار حسین صاحب کا شکر گزار ہوں کہ جنھوں نے اس رسالے پر نظر ثانی کی۔ محترم مولانا محمد ندیم صاحب (کرک) کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اس مسودے کا پشتو سے اردو ترجمہ کرکے عملی جامہ پہنایا۔اس کے ساتھ ساتھ میں محترم مولانا نسیم حیات صاحب (مدرس جامعہ دارالسلام الاسلامیہ پشاور) کا شکر گزار ہوں جنھوں نے رسالہ میں موجود احادیث مبارکہ کی تخریج کرنے میں معاونت کی۔ میں اپنے استاد اور مربی شیخ القرآن والحدیث جامع المعقول والمنقول الشیخ صفی اللہ حفظہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔(آمین) وماذلك على الله بعزيز

وما توفيقي الا بالله العلي العظيم، لا حول ولا قوة الا بالله

اخوکم فی اللہ

(مولانا) کلیم اللہ

اسماء اللہ الحسنیٰ

ہم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ غنی اور بے پرواہ ذات ہے۔ جب کوئی اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اٹھا کر مانگتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ دعا کے آداب تو آئندہ صفحات میں ذکر ہوں گے لیکن ان میں ایک ادب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے خوبصورت ناموں کا ورد کیا جائے تو پھر یہ دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ [1] ''اللہ تعالیٰ اچھے ناموں کا مستحق ہے، اس کو اچھے ہی ناموں سے پکارو۔''

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسماء مبارکہ کا ذکر آیا ہے لیکن ننانوے ناموں کے بارے میں خصوصی فضیلت آئی ہے: إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ [2] ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کرلے گا جنت میں جائے گا۔''

یہاں پر اَحْصَاهَا کے مختلف معانی ہیں لیکن اکثر محدثین امام بخاریؒ اور امام نوویؒ کی رائے یہ ہے کہ اس کا معنی یاد کرنے کا ہے اور اس کی تائید ایک اور روایت سے ہوتی ہے جس میں اَحْصَاهَا کی جگہ حفظها آیا ہے۔ (کمافی الاذکار)

اسمائے حسنیٰ کے متعلق تفصیلی بحث کہ ان اسماء اور اوصاف کے معانی کیا ہیں؟ ان کے اسرار اور حکم کیا ہے؟ اور یہ ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے؟ تو یہ علم کا ایک خوبصورت باب ہے جو اللہ تعالیٰ

[1] ۔ سورۃ الاعراف: ۱۸۰

[2] ۔ صحیح بخاری، رقم: ۷۳۹۲، ۲۷۳۶؛ صحیح مسلم، رقم: ۲۶۷۷

کسی کو نصیب کرتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں اور ہر قاری سے میری عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے اس علم کے دروازے کھول دے اور اس کے پھیلانے اور اشاعت کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

یہاں پر اسمائے حسنیٰ یاد کرنے کی نیت سے ان ننانوے ناموں کو ذکر کرتے ہیں جو جامع الترمذی کی روایت میں آئی ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيَ الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُور

ذکر کے فضائل، فوائد، آداب،

اقسام اور مسائل و قواعد

اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو چاہے مرد ہو یا عورت، اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيرًا﴾[1]

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔"

ایک بندہ مؤمن کو چاہیے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے، دن ہو یا رات، سفر ہو یا حضر، بیماری ہو یا صحت۔ الغرض کوئی بھی لمحہ ذکر الٰہی سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ کسی بھی انسان کی زندگی کا سب سے بہترین اور قیمتی وقت وہ ہے، جس میں اس نے اپنے رب اور پروردگار کا ذکر کیا ہو۔ اپنی زندگی ان اذکار میں گزاری ہو جو سید الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین حضرت محمد ﷺ سے ماثور اور منقول ہوں۔

یہاں انہی وجوہات کی بنا پر پہلے ذکر کے فضائل، فوائد، آداب، ذکر کی اقسام اور پھر ذکر سے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں۔

فضائل ذکر

ذکر الٰہی جملہ عبادات کا خلاصہ ہے بلکہ تمام عبادات کا مقصد یہی ہے۔ چاہے نماز ہو، روزہ ہو، حج ہو، زکوٰۃ ہو یا دعوت اور جہاد ہو۔ یہ تمام عبادات ذکر الٰہی کی شاخیں ہیں۔ ان تمام عبادات کا مقصد یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اپنے رب اور مالک کی یاد میں مشغول رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان تمام عبادات میں زیادہ تر حصہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کا ہے۔ خصوصاً نماز جو تکبیر تحریمہ

1۔ سورۃ الاحزاب: ۴۱

سے لے کر سلام تک ذکر الٰہی ہے۔ جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي﴾[2] "اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔"

نماز کی بہت سی حکمتیں ہیں، لیکن ایک حکمت جو کہ سب سے بڑی حکمت ہے کہ نماز ذکر الٰہی ہے جو دن رات میں پانچ دفعہ فرض ہے اور اس کے علاوہ نفل نمازیں بھی ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اس بارے میں بہت ترغیب آئی ہے کہ بندہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہو۔

ذکر الٰہی کے حوالے سے بے شمار آیات قرآنیہ اور احادیث رسول ﷺ ہیں۔ یہاں پر چند احادیث مبارکہ ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ[1]

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔"

- قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا فِي حِجْرِهِ دَرَاهِمُ يُقَسِّمُهَا، وَآخَرُ يَذْكُرُ اللهَ، كَانَ الذَّاكِرُ لِلّٰهِ أَفْضَلُ[2]

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی دراہم کو بطور صدقہ تقسیم کر رہا ہے جبکہ دوسرا آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو یہ ذکر کرنے والا افضل ہے۔"

- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ، قَالُوا: بَلَى،

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۵۹۲۸

2۔ المعجم الاوسط للطبرانی، رقم: ۱۱۶، جامع الصغیر: ۷۴۱۱

قَالَ: ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ [(1)]

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہارے لیے سب سے بہتر اور تمہارے رب کے نزدیک سب سے پاکیزہ اور سب سے بلند درجے والے عمل کی تمہیں خبر نہ دوں؟ وہ عمل تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے، وہ عمل تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہے کہ تم (میدان جنگ میں) اپنے دشمن سے ٹکراؤ، وہ تمہاری گردنیں کاٹے اور تم ان کی (تمہارے جہاد کرنے سے بھی افضل) لوگوں نے کہا: جی ہاں، (ضرور بتایئے) آپ ؐ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے بچانے والی کوئی اور چیز نہیں ہے۔“

- **حافظ ابن قیمؒ** نے عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عمرؓ کے مابین مکالمہ ذکر کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر میں ایک راستے پر جا رہا ہوں اور سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ کا ذکر کر رہا ہوں۔ یہ مجھے بہت زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے کہ میں اس حساب سے درہم اور دینار اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دوں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: میں راستے پر جا رہا ہوں اور یہی ذکر کرتا ہوں تو یہ مجھے بہت زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں اتنے گھوڑے مجاہدین میں تقسیم کر دوں۔[(2)]

- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُونَ اللهَ

1۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۳۷۷
2۔ الوابل الصیب، ص ۱۳۰، فائدہ: ۴۲

كَثِيرًا أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً [(1)]

”حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک درجہ کے لحاظ سے کون سے بندے سب سے افضل اور سب سے اونچے مرتبہ والے ہوں گے؟ آپ ؐ نے فرمایا: کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی راہ میں لڑائی لڑنے والے (غازی) سے بھی بڑھ کر؟ آپ ؐ نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ اس نے اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو مارا ہو، اور اتنی شدید جنگ لڑی ہو کہ اس کی تلوار ٹوٹ گئی ہو، اور وہ خود خون سے رنگ گیا ہو، تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والے اس سے درجے میں بڑھے ہوئے ہوں گے۔“

- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، يَقُولُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي، وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ [(2)]

”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے، اور اس کے ہونٹ میرے ذکر کی وجہ سے حرکت میں ہوتے ہیں۔“

- قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم: مَنْ عَجَزَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ وَبَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُجَاهِدَهُ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللهِ۔ [(3)]

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی رات کو اٹھنے کی مشقت، مال خرچ کرنے اور دشمن کے ساتھ جنگ کرنے سے عاجز ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کیا کرے۔“

- قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلا عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهَا [(4)]

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کبھی بھی اپنے گزرے ہوئے اوقات پر افسوس نہیں کریں گے مگر اس گزرے ہوئے وقت پر افسوس کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہو۔“

1۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۳۷۶ (ضعفہ الالبانیؒ لکن یذکر فی الفضائل)؛ مسند احمد، رقم: ۱۱۷۳۸
2۔ صحیح البخاری تعلیقا؛ جامع الترمذی، رقم: ۳۷۲۲
3۔ شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۵۰۸
4۔ المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۱۸۲ (رجال الطبرانی ثقات)؛ شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۵۱۲

- قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ [1]

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اللہ کی یاد کے اور اس چیز کے جس کو اللہ پسند کرتا ہے، یا عالم (علم والے) اور متعلم (علم سیکھنے والے) کے۔“

- **حافظ ابن کثیرؒ** نے تفسیر ابن کثیر [2] میں عبداللہ بن عباسؓ کا قول ذکر کیا ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ذکر کے علاوہ جو کچھ فرض کیا ہے تو ان سب کے لیے ایک حد مقرر کی ہے۔ دوسرا یہ کہ عذر کی صورت میں اس میں رخصت رکھی ہے۔ لیکن ذکر کے لیے کوئی حد نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا﴾ [3] ”اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرو۔“

اور نہ ذکر چھوڑنے کے لیے کوئی عذر بتائی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ [4]

”جو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمانوں کی ساخت میں غور و فکر کرتے ہیں۔ (وہ بے اختیار بول اٹھتے ہیں) پروردگار، یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے، تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے۔ پس اے رب، ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔“

1۔ جامع الترمذی، رقم: ۲۳۲۲؛ سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۱۱۲

2۔ تفسیر ابن کثیر، ج۶، ص ۴۳۲

3۔ سورۃ الاحزاب: ۴۱

4۔ سورۃ آل عمران: ۱۹۱

ذکر کے فوائد

ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا یہ ایمان اور یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہر حکم اور فرمان میں لازماً کوئی حکمت اور فائدہ ہے اگرچہ بظاہر وہ ہمیں معلوم نہ ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک مسلمان مرد اور عورت کے لیے بس یہی کافی ہے کہ وہ ایک عمل اس لیے کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے یا اس پر وہ خوش ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے قریب تر ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی اگر کسی عمل کی حکمت اور فائدہ معلوم ہو جائے تو اس سے انسان کی رغبت اور شوق میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بے شمار فوائد اور حکمتیں ہیں۔ حافظ ابن قیمؒ ”الوابل الصیب“ میں فرماتے ہیں کہ وَفِي الذِّكْرِ أَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ فَائِدَةٍ ”ذکر میں ایک سو سے زائد فائدے ہیں۔“ اس کے بعد اکثر فوائد کو بھی ذکر کیا ہے لیکن علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ ذکر کرنے والے کو ذکر سے جو لذت اور مزہ محسوس ہوتا ہے اور دل کو جو خوشی اور سرور ملتا ہے بس یہی کافی ہے۔

علاوہ ازیں ذکر الٰہی کے ساتھ شوق اور رغبت زیادہ کرنے کے لیے کئی اور فوائد ذکر کرتے ہیں جو قرآن و سنت سے معلوم ہوتے ہیں۔ جن کا ذکر علامہ ابن قیمؒ نے ”الوابل الصیب“ میں کیا ہے اور اس کے علاوہ کچھ علمائے کرام سے استفادہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالے ہیں۔

- **امتثال امراللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنا)**

اللہ تعالیٰ نے بے شمار آیات کریمہ میں ذکر کا حکم دیا ہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ

اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے اور یہ انسان کے لیے بڑی سعادت کا مقام ہے کہ وہ اپنے رب کا حکم بجالاتا ہے۔

- **اظہار محبۃ اللہ عزوجل (اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا اظہار کرنا)**

جب کسی کی کسی کے ساتھ محبت ہو تو وہ اس کا تذکرہ بہت کرتا ہے اور اس کے ساتھ محبت کا اظہار کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا اظہار یہ ہے کہ اس کا ذکر بہت کیا جائے۔

- **امتثال امر الرسول ﷺ (نبی کریم ﷺ کے حکم کی تعمیل کرنا)**

بہت سی احادیث مبارکہ میں اس چیز کا تذکرہ ملتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کا حکم دیا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا آپ ﷺ کے حکم پر عمل کرنا ہے۔

- **التشبہ بالنبی ﷺ (نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشابہت)**

نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کا حکم دیا ہے اور ترغیب بھی دی ہے۔ آپ ﷺ خود بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔آپ ﷺ عام مجلسوں میں بھی فارغ اوقات میں تسبیحات ،استغفار اور بخشش کا ورد کیا کرتے تھے۔ جو شخص ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے تو وہ نبی کریم ﷺ کی مشابہت کرتا ہے۔

- **انہ یرضی الرحمن عزوجل (اللہ تعالیٰ ذکر سے خوش ہوتا ہے)**

کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے پر اللہ تعالیٰ بہت زیادہ خوش ہوتا ہے اور یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے سے خوش ہو جائے (وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ)

- **انہ یکسی الذاکر المهابۃ والحلاوۃ والنضرۃ[1] (ذاکر کو مزہ و سرور نصیب ہوتا ہے)**

جو شخص بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو یہ بات مشاہدے سے ثابت ہے کہ اس شخص کا لوگوں پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔اس کی زندگی میں مٹھاس ہوتی ہے اور وہ تروتازہ

1۔ الوابل الصیب، ص ۹۱

رہتا ہے۔

- **انہ یقوی القلب والبدن[1] (دل اور جسم مضبوط کرتا ہے)**

جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرتا ہے تو وہ صحت مند اور تندرست رہتا ہے اور مضبوط ارادے ،ہمت اور حوصلے کا حامل ہوتا ہے۔ جس طرح اکثر علمائے کرام اور صلحائے عظام کی عمریں لمبی ہوتی ہیں اور ان کی صحت بھی اچھی ہوتی ہے۔اس کا راز یہ ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے عادی ہوتے ہیں۔

- **انہ یحط الخطایا ویذھبھا[2] (گناہوں کو دور کرتا ہے)**

انسان بہت کمزور ہے۔ہر وقت شیطان اور نفس کے شکنجے میں ہوتا ہے۔لازمی بات ہے کہ انسان سے ضرور گناہ صادر ہوں گے۔لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے ،پہلے تو وہ گناہ سے محفوظ ہوتا ہے لیکن اگر گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے اثرات کم ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

- **انہ غراس الجنۃ[3] (جنت کے درخت اور پودے ہیں)**

جو شخص بہت زیادہ ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے میں جنت میں درخت اور پودے بوئے گا۔

- **ان مدمن الذکر یدخل الجنۃ وھو یضحک[4] (ذاکر جنت میں خوشی سے داخل ہوگا)**

حافظ ابن قیمؒ نے ”الوابل الصیب“ میں لکھا ہے: ان مدمن الذکر یدخل الجنۃ وھو

1۔ ایضاً

2۔ ایضاً، ص ۹۲

3۔ ایضاً، ص ۹۵

4۔ الوابل الصیب، ص ۱۴۰

یضحك[1] ''جو شخص ہمیشہ ذکر کرتا ہے تو وہ جنت میں خندہ پیشانی اور خوشی سے داخل ہوگا۔''

- **انہ یعطیٰ الذاکر قوۃ[2] (ذکر کرنے سے انسان کو اعمال کی قوت ملتی ہے)**

جو شخص دین اور دنیا کے بڑے بڑے کام کرنے کے عزائم اور ارادے رکھتا ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کثرت سے ذکر کو معمول بنائے۔ یہ سارے کام اُس کے لیے آسان ہو جائیں گے اور باآسانی مشکل سے مشکل ترین کام سرانجام دیں گے۔

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ میں سفر کی قوت، کلام اور لکھنے کی قوت بہت زیادہ تھی اور یہ سب کچھ بہت زیادہ ذکر کرنے کی وجہ سے تھا۔

آپؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ صبح کی نماز پڑھی تو پھر ذکر کے لیے بیٹھ گئے یہاں تک کہ آدھا دن گزر گیا، پھر میری طرف دیکھا اور فرمایا: هٰذِهٖ غُدْوَتِيْ وَلَوْ لَمْ اَتَغَدَّ هٰذَا الْغَدَاءَ سَقَطَتْ قُوَّتِيْ[3] ''یہ میرا ناشتہ ہے اگر میں ناشتہ نہیں کروں تو میری طاقت ختم ہو جائے گی۔''

یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ دن رات میں کچھ وقت کسی وظیفہ کے ورد اور ذکر کرنے کے لیے مختص کرنا چاہیے۔ خاص کر وہ علمائے کرام جو درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور دعوت و جہاد کے ساتھ منسلک ہوں۔

ذکر کے آداب

ذکر کے فضائل اور فوائد کا بیان تو ہوا لیکن جب ذکر الٰہی میں ان کے آداب کو ملحوظ نظر رکھا جائے تو اس کی برکات اور ثمرات میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ تمام آداب احادیث مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں اور علمائے کرام نے بھی تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ امام نوویؒ نے اپنی

1۔ ایضاً، ص ۱۵۰
2۔ ایضاً، ص ۱۴۶
3۔ ایضاً، ص ۹۲

کتاب الاذکار کی ابتدا میں یہ آداب ذکر کئے ہیں۔ یہاں پر چند اہم آداب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1) **القعود علی ھیتہ التعظیم للّٰہ تعالی (ذکر کے لیے اچھے طریقے سے بیٹھنا)**

جس ذکر کے لیے وقت معلوم اور مقرر ہو خصوصاً صبح و شام کے اذکار، تو یہ ہر حالت میں کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن ان کا ادب یہ ہے کہ بیٹھ کر کئے جائیں بلکہ قبلہ رخ ہو کر ہو اور سر نیچے جھکا کر عاجزی کی کیفیت طاری ہو۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں: يَنبَغِيْ أَن يَّكُوْنَ الذَّاكِرُ عَلٰى أَكمَلِ الصِّفَاتِ، فَإِن كَانَ جَالِساً فِي مَوضِعٍ اِستَقبَلَ القِبلَةَ وَجَلَسَ مُتَذَلِّلاً مُتَخَشِّعاً بِسَكِيْنَةٍ وَوَقَارٍ، مُطرِقاً رَأسَهُ[1] ''ذکر کرنے والا کامل صفات والا ہونا چاہیے اگر وہ کہیں بیٹھ جائے تو اس کو قبلہ رخ عاجزی، سکنیت اور وقار کے ساتھ سر جھکا کر بیٹھنا چاہیے۔''

2) **ان یکون فم الذاکر نظیفا (ذاکر کا منہ پاک ہونا)**

ویسے تو ذکر ہر حالت میں ہو سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ حالتِ طہارت میں ہو اور منہ پاک اور صاف ہو۔ اگر منہ نسوار یا کسی اور مکروہ چیز سے گندا ہو تو ضروری ہے کہ اس کو دھولے۔ اگر کھانا کھایا ہو یا چائے پی ہو تو مسواک کرے۔

3) **ان یکون الموضع خالیا نظیفا[2] (ذکر پاک جگہ پر کرنا)**

ذکر الٰہی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ ذکر پاک جگہ میں کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ مرد حضرات مساجد اور بہترین جگہوں پر ذکر کا اہتمام کریں۔

امام نوویؒ الاذکار میں فرماتے ہیں: وجاء عن الْإمام الْجليل أبي ميْسرة رضى الله عنه قال: لا يُذْكر الله تعالى إلاَّ فِيْ مَكَان طَيِّب[3] ''امام جلیل ابی میسرہؓ سے روایت ہے فرماتے

1۔ الاذکار، ج۱، ص۲۱
2۔ الاذکار، ج۱، ص۲۱
3۔ ایضاً

ہیں کہ اللہ تعالیٰ کاذکر پاک وصاف جگہ پر کرنا چاہیے۔"

4) الاجتناب عن الأوقات والمواضع الممنوعة(ممنوعہ اوقات اور مقامات سے اجتناب)

شریعت نے بعض مقامات اور اوقات میں ذکر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لٰہذا ذکر کرنے والے کو ان مقامات اور اوقات سے اجتناب کرنا چاہیے۔ مثلاًرفع حاجت کے لیے جب کوئی بیٹھا ہو، یا حالت جماع میں ہو، یا خطیب خطبہ دے رہا ہو، یا نماز میں کھڑا ہو اور قرأت ہو رہی ہو یا پھر نیند کی حالت طاری ہو۔ (کمافی الاذکار للنووی)

5) العلم بمعانی الأذكار(ذکر کے معانی کو جاننا اور سمجھنا)

ویسے اگر کوئی ذکر کے معانی سمجھتا ہو یا نہ ہو لیکن اس کے فوائد تو ضرور ملیں گے لیکن اچھے ثمرات اور برکات سمیٹنے کے لیے اذکار کے معانی سمجھنا اور جاننا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس کتاب میں ہر ذکر اور دعا کا ترجمہ لکھا ہے تا کہ اگر کوئی سیکھنا اور سمجھنا چاہیے تو اس کے لیے آسانی ہو۔

ابن عطیہ الغرناطیؒ (المتوفی ۵۴۱ھ) اپنی تفسیر "المحرر الوجیز" میں سورۃ العنکبوت آیت: ۴۵ کے ذیل میں فرماتے ہیں: وَالذِّكْرُ النَّافِعُ هُوَ مَعَ العِلمِ وَإِقبَالِ القَلبِ وَتَفَرغِهِ إلا مِنَ اللهِ تَعَالىٰ[1] "فائدہ مند ذکر کے لیے علم، توجہ الی اللہ اور دل کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالی کرنا ضروری ہے۔"

6) الاجتناب عن الكلام الغيرالضروری(غیر ضروری باتوں سے اجتناب کرنا)

دوران ذکر کوشش کرنا چاہیے کہ غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے۔ اس لیے کہ زیادہ باتیں کرنے میں بے شمار نقصانات ہیں اور ذکر کے اثرات کو کم کر دیتا ہے۔

7) ان یکون الذکرمع حضور القلب (زبان کے ذکر کے ساتھ دل کی حضوری)

جب کوئی ذکر کرتا ہو تو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اس دوران اس کا دل بھی متوجہ ہو۔

[1] ۔ المحرر الوجیز، ج۵، ص۲۳۱

اگرچہ صرف دل یا زبان پر ذکر کرنا بھی جائز اور فائدہ مند بھی ہے لیکن زیادہ اجر و ثواب اور برکات و ثمرات اس ذکر سے ملتے ہیں جس میں زبان کے ساتھ دل بھی اس طرف متوجہ ہو۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں: اَلذِّكْرُ يَكُوْنُ بِالْقَلْبِ وَيَكُوْنُ بِاللِّسَانِ وَالْاَفْضَلُ مِنْهُ مَاكَانَ بِالْقَلْبِ وَاللِسَانِ جَمِيْعاً[1] "ذکر کبھی دل اور کبھی زبان سے کیا جاتا ہے اور بہترین ذکر وہی ہے جو دونوں سے اکھٹا کیا جائے۔"

ذکر کی اقسام اور انواع

ذکر الٰہی کی مختلف اقسام وانواع ہیں جو کہ اس میدان کے ماہرین بہترین انداز میں بیان کر سکتے ہیں لیکن مختلف علماء کی کتابوں سے جو کچھ اخذ کیا ہے، وہ یہاں پر ذکر کرتے ہیں۔

التقسيم الأول:۔ سب سے پہلے ذکر دو طرح کا ہے بالفاظ دیگر دو معانی میں استعمال ہوتا ہے۔(ا) ذکر بمعنی العام (۲) ذکر بمعنی الخاص

ذکر بمعنی العام: اس معنی میں ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کی ہر اطاعت، تلاوت، وعظ، درس وتدریس وغیرہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْراً كَثِيْراً سے مراد یہی ذکر ہے، جیسے عطاء الخراسانیؒ فرماتے ہیں: مَجَالِسُ الذِّكْرِ هِيَ مَجَالِسُ الْحَلَالِ وَالحَرَامِ، كَيْفَ تَشْتَرِيْ وَتَبِيْعُ وَتُصَلِّيْ وَتَصُوْمُ وَتَنْكِحُ وَتُطَلِّقُ وَتَحُجُّ، وَأَشْبَاهُ هٰذَا[2] "مجالس ذکر ہی حلال و حرام کی مجالس ہوا کرتی ہیں جیسے خرید وفروحت، نماز وروزہ، نکاح، طلاق اور حج اور ان کے مشابے کام کئے جائیں۔"

ابوالسوار العدویؒ سے دورانِ درس کسی جوان نے کہا کہ قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ تو

[1] ۔ الاذکار، ج۱، ص۲۲

[2] ۔ اوردہ ابن رجبؒ، کذافی فقہ الادعیۃ، ص۱۱۳

ابو السوارؒ نے غصہ ہو کر فرمایا: وَیْحَكَ فِيْ أَيِّ شَيْءٍ كُنَّا إِذاً[1] "ہلاکت ہو ہم کس چیز میں پڑ گئے۔"

عرض یہ کہ ہر وہ چیز جس کے ذریعہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہے خواہ وہ الفاظ واقوال ہوں یا اعمال اور نقل وحرکت سب کے سب ذکر الٰہی میں داخل ہیں اور یہ تمام کے تمام احکامات اور تعلیمات اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مختلف شکلیں اور صورتیں ہیں۔

ذکر بمعنی الخاص: جس سے سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وغیرہ مراد ہے۔ جن آیات مبارکہ اور احادیث میں ذکر کی فضیلت اور فوائد بیان ہوئے ہیں تو اس سے مراد یہ ذکر ہے۔ ہمارا مقصود اس رسالہ میں یہی ذکر ہے۔

پھر جو ذکر بمعنی الخاص ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔

1. **ذکر خالص:** جو خالص ثنا اور صفات پر مشتمل ہو۔ اس کے ساتھ کوئی اور دعا وغیرہ نہ ہو جیسے سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لله، اللهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وغیرہ

2. **ذکر مع الدعاء:** جس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی ہو مثلاً اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ وغیرہ

ذکر بمعنی الخاص کے ہمہ وقت صورتیں:

ایک آدمی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ **ایک یہ** کہ ہر وقت زبان پر ذکر الٰہی ہو، مثلاً سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

[1] ۔ ایضا، ص ۱۱۳

شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً وغیرہ

دوسری صورت یہ ہے کہ شب وروز کے معمولات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے، مثلاً کھانا کھاتے وقت تو بسم اللہ، جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، بات چیت کے دوران اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا شَاءَ اللهُ، اِنْ شَاءَ اللهُ، سُبْحَانَ اللهِ زبان پر ہو۔ اس کے علاوہ ہر چیز اور ہر جگہ کے لیے جو دعا اور ذکر مختص ہے اس کو وہاں پڑھا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے کہ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا﴾ تو اس سے یہ دونوں صورتیں مراد ہیں اور عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ المراد يذكرون الله فى أدبار الصلوات، وغدوّاً وعشيّاً، وفى المضاجع، وكلما استيقظ من نومه، وكلما غدا أو راح من منزله ذكرَ الله[1] "یذکرون اللہ سے مراد ہے کہ ہر نماز کے بعد، صبح وشام، بستر پر، جب نیند سے بیدار ہو جائے، جب صبح ہو جائے یا اپنی منزل کو راحت سے پہنچ جائے تو اللہ کو یاد کریں۔"

علامہ ابو عمرو بن الصلاحؒ سے پوچھا گیا کہ بندہ کب ذَاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْراً وَالذَّاكِرَاتُ میں شمار ہوگا، تو آپؒ نے فرمایا: اذا واظب على الاذكار الماثورة المثبتة صباحا فى الاوقات والاحوال المختلفة ليلا ونهارا[2] "جب دن اور رات میں ہر وقت اور مختلف احوال میں مسنون اذکار کو اپنا معمول بنائے۔"

علامہ عبدالرحمن بن سعدیؒ فرماتے ہیں: واقل ذلك ان يلازم الانسان اوراد الصباح والمساء وادبار الصلوات الخمس وعندالعوارض والأسباب وينبغى مداومة ذلك فى جميع الأوقات على جميع الأحوال[3] "کم از کم یہ کہ انسان صبح وشام پانچ وقت کی نمازوں کے بعد اور حادثات سے حفاظت والے مسنون اذکار کو اپنے اوپر لازمی کریں اور ہر وقت اور

[1] ۔ الاذکار، ج ۱ ص ۱۸

[2] ۔ ایضا

[3] ۔ تیسیر کلام الرحمن، ج ۶ ص ۱۱۲

ہر حال میں اس کو معمول بنانا چاہیے۔''

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ نے تفسیر تفہیم القرآن میں سورۃ الاحزاب میں لکھا ہے:

اللہ کو کثرت سے یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کی زبان پر ہر وقت زندگی کے ہر معاملے میں کسی نہ کسی طرح خدا کا نام آتا رہے۔ یہ کیفیت آدمی پر اس وقت تک طاری نہیں ہوتی جب تک اس کے دل میں خدا کا خیال بس کر نہ رہ گیا ہو۔ انسان کے شعور سے گزر کر اس کے تحت الشعور اور لاشعور تک میں جب یہ خیال گہرا اتر جاتا ہے تب اس کا یہ حال ہوتا ہے کہ جو کام اور جو بات بھی وہ کرے گا اس میں خدا کا نام ضرور آئے گا۔ کھائے گا تو بسم اللہ کہہ کر کھائے گا۔ فارغ ہو گا تو الحمد للہ کہے گا۔ سوئے گا تو اللہ کو یاد کر کے اور اٹھے گا تو اللہ ہی کا نام لیتے ہوئے۔ بات چیت میں بار بار اس کی زبان سے بسم اللہ، الحمد للہ، ماشاءاللہ اور اسی طرح کے دوسرے کلمات نکلتے رہیں گے۔ اپنے ہر معاملے میں اللہ سے مدد مانگے گا۔ ہر نعمت ملنے پر اس کا شکر ادا کرے گا۔ ہر آفت آنے پر اس کی رحمت کا طلبگار ہو گا۔ مشکل میں اس سے رجوع کرے گا۔ ہر برائی کا موقع سامنے آنے پر اس سے ڈرے گا۔ ہر قصور سرزد ہو جانے پر اس سے معافی مانگے گا۔ ہر حاجت پیش آنے پر اس سے دعا مانگے گا۔ غرض اٹھتے بیٹھتے اور دنیا کے سارے کام کرتے ہوئے اس کا وظیفہ خدا ہی کا ذکر ہو گا۔ یہ چیز درحقیقت اسلامی زندگی کی جان ہے۔ دوسری جتنی بھی عبادات ہیں ان کے لیے بہر حال کوئی وقت ہوتا ہے جب وہ ادا کی جاتی ہیں تو اس کے بعد آدمی فارغ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ وہ عبادت ہے جو ہر وقت جاری رہتی ہے اور یہی انسان کی زندگی کا مستقل رشتہ اللہ اور اس کی بندگی کے ساتھ جوڑے رکھتی ہے۔ خود عبادات اور تمام دینی کاموں میں بھی جان اسی چیز سے پڑتی ہے کہ آدمی کا دل محض ان خاص اعمال کے وقت ہی نہیں بلکہ ہمہ وقت خدا کی طرف راغب اور اس کی زبان دائماً اُس کے ذکر سے تر رہے۔ یہ حالت انسان کی زندگی میں عبادات اور دینی کام ٹھیک اسی طرح پروان چڑھتے اور نشو و نما پاتے ہیں جس طرح ایک پودا ٹھیک اپنے مزاج کے مطابق آب و ہوا میں لگا ہوا ہو۔ اس کے برعکس جو زندگی اس دائمی ذکر خدا سے خالی ہو اس میں محض مخصوص اوقات میں یا مخصوص مواقع پر ادا کی جانے والی عبادات اور دینی خدمات کی مثال اس پودے کی سی ہے جو اپنے مزاج سے مختلف آب و ہوا میں لگایا گیا ہو اور محض باغبان کی خاص خبر گیری کی وجہ سے پل رہا ہو۔ اسی بات کو نبی ﷺ ایک حدیث میں یوں واضح فرماتے ہیں:

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ أَيُّ الْجِهَادِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا قَالَ فَأَيُّ الصَّائِمِينَ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا ثُمَّ ذَكَرَ لَنَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ كُلُّ

ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا [1]

''معاذ بن انس جُہنیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ، جہاد کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر اجر پانے والا کون ہے؟ فرمایا: جو ان میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یاد کرنے والا ہے۔ اس نے عرض کیا روزہ رکھنے والوں میں سب سے زیادہ اجر کون پائے گا؟ فرمایا جو ان میں سب سے زیادہ اللہ کو یاد کرنے والا ہو۔ پھر اس شخص نے اسی طرح نماز، زکوٰۃ حج اور صدقہ ادا کرنے والوں کے متعلق پوچھا اور حضور ﷺ نے ہر ایک کا یہی جواب دیا کہ جو اللہ کو سب سے زیادہ یاد کرنے والا ہو۔'' [2]

پھر ذکر کی دو قسمیں ہیں (۱) مطلق (۲) مقید

1. **ذکرِ مطلق:** جس کے لیے شریعت مطہرہ نے کوئی خاص جگہ اور وقت کا تعین نہ کیا ہو بلکہ ہر وقت اور ہر جگہ یہ ذکر کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے ذکر کی امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں تین اقسام بیان کئے ہیں۔

- **الذکر باللسان:** اس کو ذکر لسانی بھی کہتے ہیں۔ زبان پر تسبیحات، تکبیرات اور تہلیلات وغیرہ پڑھے جاتے ہیں۔
- **الذکر بالقلب:** اس کو ذکر قلبی کہتے ہیں۔ اس کے بے شمار مصداق ہیں لیکن امام رازیؒ نے صرف تین ذکر کیے ہیں۔

1) اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور و فکر کرنا اور اس حوالے سے ذہن میں جو شبہات آتے ہیں ان کے جوابات پر غور و فکر کرنا ذکر قلبی ہے۔
2) اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کی بڑھائی اپنی ذہن میں لانا۔
3) اللہ تعالیٰ کے احکامات، اوامر و نواہی اور وعیدات کے بارے میں غور و فکر کرنا یہ سب

1۔ مسند احمد، رقم: ۱۵۶۵۲، والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب
2۔ تفہیم القرآن، سورۃ الاحزاب، حاشیہ ۶۳

قلبی ذکر ہے۔

4) اس کی ایک صورت کا مصداق یہ بھی ہے کہ زبان کے ذریعے جو اذکار کئے جاتے ہیں۔ اس کی طرف دل کو متوجہ کرنا جو کہ اصل ذکر ہے۔ اگر دل میں ذکر کا تصور آجائے لیکن زبان پر کچھ نہ کہے تو یہ بھی ذکر قلبی ہے۔

- **الذکر بالجوارح:** اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کے ظاہری اعضاء ان اعمال میں مصروف ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ان اعمال سے اجتناب کریں جن سے ممانعت کی گئی ہے۔

ذکر مطلق کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر مرکب (۲) ذکر مفرد

ذکر مرکب: ایسے کلمات اور جملوں کا ورد کرنا جو اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات پر مشتمل ہوں مثلاً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، سُبْحَانَ اللہِ، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ، یَااَللہ، یَارَحْمَان

ذکر مفرد: فقط لفظ اَللّٰہُ، ھُوَ، اَلرَّحْمَان وغیرہ کا ورد کرنا۔

ذکرِ مفرد کے بارے میں علمائے کرام کی دو طرح کی آراء ہیں۔ وہ علمائے کرام جو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے اجتہاد اور تحقیق سے زیادہ متاثر ہیں، وہ ذکر مفرد کو بدعت کہتے ہیں اور اچھا تصور نہیں کرتے۔ باقی علمائے کرام ذکر مفرد کے قائل ہیں۔ دونوں جوانب سے اپنے مدعیٰ کے ثبوت کے لیے دلائل بھی ذکر ہوئے ہیں جس کا یہ موقع نہیں ہے۔ جو علمائے کرام ذکرِ مفرد کو جائز تصور کرتے ہیں، ان کے ساتھ ہمارا اتفاق ہے جس کی تائید ان آیات سے ہوتی ہے: ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾[1] "اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو"، ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا﴾[2] "اپنے رب کے نام کا ذکر کر، اور سب سے کٹ

1۔ سورۃ الدھر: ۲۵

2۔ سورۃ المزمل: ۸

کر اسی کے ہو رہو۔"

2. **ذکرِ مقید:** یہ وہ ذکر ہے جس کے لیے شریعت مطہرہ میں کوئی خاص وقت یا خاص جگہ کا تعین اور تقرر کیا ہو۔ یہ ذکر تین طرح کا ہے۔

1) **ذکر مقید بالوقت:** جس کے لیے احادیث مبارکہ میں خاص وقت یا خاص جگہ مختص کی گئی ہو مثلاً صبح و شام، سوتے وقت اور بیدار ہوتے وقت، کھانا کھاتے وقت اور پیتے وقت وغیرہ۔

2) **ذکر مقید بالمکان:** وہ اذکار جن کے لیے خاص جگہ مقرر کی گئی ہوں مثلاً مسجد میں داخل ہوتے اور باہر آتے وقت کے اذکار، قضائے حاجت سے پہلے اور بعد کے اذکار، مکہ مکرمہ کی زیارت کے دوران، احرام میں، فرض نمازوں کے بعد اور وضو کے بعد کے اذکار۔

3) **ذکر مقید بالعمل:** وہ اذکار جس کے لیے خاص عمل مقرر کیا گیا ہو جیسے سوتے وقت اور بیدار ہوتے وقت، کھانا کھاتے وقت اور پیتے وقت اور بعد میں، وضوء کے بعد، کھانے پینے کے بعد وغیرہ۔

ذکرِ الٰہی کا طریقہ

کوئی شخص اپنے رب کا ذکر کرنا چاہے اور کچھ وقت اس ذکر کے لیے نکالنا چاہے تو اس کے دو طریقے ہیں اور یہ دونوں طریقے شریعت مطہرہ سے ثابت اور مروج ہے۔

انفرادی ذکر: ایک شخص ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر اپنی زبان پر جاری رکھے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہے لیکن اگر ایک خاص وقت خاص قسم کے ذکر کے لیے مخصوص اور مقرر کرے کہ فلاں وقت دن یا رات کو لوگوں سے الگ تھلگ جگہ پر بیٹھ کر فلاں ذکر کروں گا۔ اتنی مقدار میں یا اتنے وقت کے لیے کروں گا تو یہ طریقہ اسلاف سے چلا آرہا ہے۔ اس حوالے سے علمائے کرام، مشائخ کے عادات اور اقوال بہت زیادہ ہیں لیکن

یہاں پر حافظ ابن قیمؒ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ پر اکتفا کرتے ہیں۔ حافظ ابن قیمؒ امام ابن تیمیہؒ کے بارے میں فرماتے ہیں: ایک دفعہ صبح کی نماز پڑھی تو پھر ذکر کے لیے بیٹھ گئے یہاں تک کہ آدھا دن گزر گیا، پھر میری طرف دیکھا اور فرمایا: هٰذِهٖ غُدْوَتِيْ وَلَوْ لَمْ اَتَغَدَّ هٰذَا الْغَدَاءَ سَقَطَتْ قُوَّتِيْ[1] ''یہ میرا ناشتہ ہے اگر میں ناشتہ نہ کروں تو میری طاقت ختم ہو جائے گی۔''

اجتماعی ذکر: چند افراد ایک جگہ پر حلقہ بنا کر جمع ہو جائے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه یا اَللّٰهُ اَكْبَرْ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ وغیرہ کا ذکر کریں۔ پھر اجتماعی دعا کر کے ختم کر دیں یا پھر انفرادی دعا کے ساتھ ختم کر دیں۔ اس طرح کے ذکر کا سلف صالحین بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے۔ عبداللہ بن رواحہؓ اپنے ساتھیوں کو ہاتھ سے پکڑ کر کچھ وقت کے لیے بیٹھا دیتے تاکہ اپنے ایمان کو تازہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔[2]

اس طرح اجتماعی ذکر کا ثبوت درج ذیل احادیث سے صراحت کے ساتھ ثابت ہے۔ یہاں پر ان احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے۔

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ ، قَالَ: فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا: يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ، وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيَحْمَدُونَكَ، وَيُمَجِّدُونَكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا وَاللهِ مَا رَأَوْكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا، وَتَحْمِيدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ: يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا،

1۔ الوابل الصیب، ص ۹۲
2۔ فقہ الادعیۃ، ج ۱، ص ۲۸

وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ: فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُولُ: مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ[1]

- قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ[2]
- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُونَ اللهَ لَا يُرِيدُونَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ[3]
- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ قَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ[4]
- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ قَالَ غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ[5]
- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۶۴۰۸
2۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۳۷۸
3۔ مسند احمد، رقم: ۱۲۴۷۶
4۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۳۷۹؛ صحیح مسلم، رقم: ۲۷۰۱ (صححہ الالبانی)
5۔ مسند احمد، رقم: ۶۶۵۱

مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قَالُوا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ [1]

- قال رسول الله ﷺ ليبعثن الله أقواما يوم القيامة، في وجوههم النور، على منابر اللؤلؤ، يغبطهم الناس ليسوا بأنبياء ولا شهداء، هم المتحابون في الله من قبائل شتى، وبلاد شتى، يجتمعون على ذكر الله يذكرونه [2]
- مجالس ذکر کا جواز واستحباب احادیث مبارکہ سے اس قدر واضح اور ثابت ہے کہ کوئی عالم دین بھی اس کے جواز واستحباب سے انکار نہیں کر سکتا۔ البتہ مجالس ذکر کے ساتھ اگر کوئی ناجائز کام شامل ہو جائے تو یہ ناجائز ہو جاتی ہیں، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سے جب مسجد میں اجتماعی ذکر اور مجلس ذکر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: الحمدللہ الاجتماع على القراءة والذكر والدعاء حسن مستحب اذا لم يتخذ ذلك عادة راتبة كالاجتماعات المشروعة ولا اقترن به بدعة منكرة [3]
- امام شاہ ولی اللہ (محدث دہلویؒ) فرماتے ہیں کہ لاشك ان اجتماع المسلمين راغبين ذاكرين يجلب الرحمة والسكنية [4]
- علامہ ابن عابدینؒ اپنی کتاب رد المختار المعروف بالشامی میں لکھتے ہیں کہ وفي حاشية الحموي عن الامام الشعراني، اجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل او قارئ [5]

1۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۵۱۰؛ مسند احمد، رقم: ۱۲۵۴۵

2۔ کنزالعمال، رقم: ۱۸۹۳؛ مجمع زوائد و منبع الفوائد، رقم: ۱۶۷۷۰

3۔ فتاوی ابن تیمیہؒ، ج ۲۲، ص ۵۲۲؛ ذکر اللہ ملخصاً، ص ۳۱۴

4۔ حجۃ اللہ البالغۃ، ج ۲، ص ۷۱

5۔ ایضاً

ذکر کے مسـائل اور قواعـد

ذکر کے کچھ قواعد اور مسائل ہیں جن کو سمجھنا بہت ضروری ہے کیونکہ جب اس بارے میں انسان کو کچھ معلوم نہ ہو تو پھر وہ غلطی اور تشدد پر اتر آتا ہے۔

- **المسئلۃ الاولی:** ذکر مطلق وہ ہے جس کے لیے کوئی خاص جگہ اور متعین وقت مقرر نہ ہو۔ اب اگر کوئی انسان اپنی سہولت کے لیے کوئی خاص جگہ اور وقت کا تعین کر لے کہ فلاں وقت مقررہ پر مسجد جا کر یا کہیں الگ جگہ پر بیٹھ کر دس یا بیس منٹ تک لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وغیرہ کا ورد اور وظیفہ کروں گا تو یہ جائز ہے۔ یہ کوئی بدعت نہیں اور نہ اس میں کسی قسم کی قباحت ہے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کے آثار میں اس کی بہت زیادہ مثالیں ملتی ہیں۔
- **المسئلۃ الثانیۃ:** ذکرِ مقید وہ ہے جس کے لیے خاص وقت اور عمل کا تعین ہو تو اس کو اس متعین وقت اور عمل پر کرنا سنت ہے۔
- **المسئلۃ الثالثۃ:** اگر یہی ذکر عام اوقات اور جگہ میں زبان پر آجائے تو بھی جائز ہے، بدعت نہیں مثلاً مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا اور ذکر ہے کہ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اب اگر کوئی یہ دیگر اوقات میں پڑھے تو پڑھ سکتا ہے یا جس طرح مسجد سے باہر نکلتے وقت یہ دعا اور ذکر ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یا قضائے حاجت کے بعد کی دعا: غُفْرَانَكَ ہے اگر کوئی شخص ان مقامات اور اوقات کے علاوہ کسی اور جگہ اور وقت میں پڑھ لے تو یہ بدعت نہیں ہے۔ بشرطیکہ مذکورہ وقت کے ساتھ مقید تصور نہ کریں۔
- **المسئلۃ الرابعۃ:** جن اذکار کے بارے میں جتنی شمار اور تعداد احادیث مبارکہ میں آئی ہے تو اس

تعداد میں کمی اور زیادتی جائز نہ ہو بلکہ وہ بدعت ہو گی۔ مگر یہ کہ یاد کرنے یا علاج یا وظیفہ کی نیت سے ہو۔ مثلاً کوئی عالم یا مرشد کسی کو کہے کہ یہ ذکر اتنی تعداد میں کرو، یہ روحانی علاج مقصود ہے۔ تعداد مقصود نہیں ہوتی لہٰذا روحانی علاج کے طور پر خاص تعداد دینا جائز ہے۔ یہ بدعت کے زمرے میں نہیں آتا۔

- **المسئلة الخامسة:** جن اذکار کی تعداد حدیث شریف میں جتنی آئی ہو تو اس تعداد میں کرنا چاہیے اس میں کمی اور بیشی نہیں کرنی چاہیے الا یہ کہ حدیث شریف میں کمی و بیشی کی اجازت آئی ہو۔ مثلاً سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ کو دن میں سو مرتبہ پڑھنا آیا ہے لیکن اس حدیث میں إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ[1] اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سو بار آیا ہے لیکن حدیث میں إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ[2] بھی آیا ہے یعنی ان خاص تعداد میں اضافہ کیا جا سکتا ہے جتنا چاہو۔
- **المسئلة السادسة:** ذکرِ مطلق کا جب حدیث شریف میں کوئی بھی خاص تعداد اور شمار ذکر نہ ہو تو کوئی وہ ذکر ایک خاص تعداد میں اپنے لیے مقرر کر سکتا ہے جیسے کوئی طے کرے کہ سُبْحَانَ اللهِ کو ایک ہزار مرتبہ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھوں گا۔ لیکن بشرطیکہ اس کو وہ لازمی اور شرعی طریقہ نہیں سمجھے گا۔
- **المسئلة السابعة:** جن اذکار کے بارے میں لفظ نہار آیا ہے تو وہ اذکار دن کے ہر حصے میں اور جن اذکار کے بارے میں لفظ لیل آیا ہے تو وہ رات کے ہر حصے میں کئے جا سکتے ہیں۔
- **المسئلة الثامنة:** جن اذکار کے بارے میں لفظ یوم آیا ہو جیسے مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۶۹۲، ترمذی، رقم: ۳۴۷۱

2۔ صحیح بخاری، رقم: ۶۴۰۳

شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ[1] "جس نے دن میں سو مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہا تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملے گا۔" تو وہ دن کو کر سکتے ہیں اور رات کو بھی ۔ کیونکہ یوم کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے مگر جب یوم کے ساتھ "ذات" آیا ہو تو پھر صرف دن مراد ہو گا۔

- **المسئلة التاسعة:** جن اذکار کے بارے میں اس طرح آیا ہو کہ جس نے یہ صبح کئے تو شام تک اس کے لیے فائدہ مندر ہے گا یا جس نے شام کو کئے تو صبح تک سود مندر رہے گا یا اس طرح آیا ہو کہ من قالها من النهار ۔۔ومن قالها من الليل (بخاری) تو یہ ذکر صبح سے لے کر دن کے اختتام تک اور شام سے لے کر رات کے اختتام تک ہر وقت پڑھ سکتے ہیں۔
- **المسئلة العاشرة:** جن اذکار کے بارے میں آیا ہے کہ صبح کے وقت یا شام کے وقت یا لفظ اول النہار اور اول اللیل آیا ہوں تو وہ اذکار اس وقت پڑھے جس پر صبح اور شام کا اطلاق ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے وقت میں نہیں پڑھ سکتے۔
- **المسئلة الحادی عشرة:** چند افراد ایک مجلس میں جمع ہو کر کچھ وقت کے لیے ذکر کریں تو مجلس اور حلقے کی صورت میں ذکر کرنا جائز بلکہ سنت اور اولیٰ طریقہ ہے۔
- **المسئلة الثانی عشرة:** اگر اجتماعی ذکر کے آخر میں انفرادی یا اجتماعی طور پر دعا کی جائے تو یہ بھی ثابت ہے بدعت نہیں ہے۔
- **المسئلة الثالثة عشرة:** اگر ایک وقت یا عمل کے بارے میں کئی اذکار ثابت ہو تو کبھی ایک ذکر اور کبھی دوسرا ذکر کرنا چاہیے اور سب کے سب بھی کر سکتے ہے۔

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۳۲۹۳، ترمذی، رقم: ۳۴۶۸

أفضل الأذكار (بہترین اذکار)

احادیث مبارکہ میں بعض اذکار کو افضل الذکر یعنی بہترین ذکر کہا گیا ہے۔ان اذکار کو کرنے کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔ان میں چند کا ذکر یہاں کرتے ہیں تاکہ ہر وقت زبان پر جاری رہے۔

❖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ

حدیث شریف میں اس کو افضل الکلام (بہترین کلام) اور احب الکلام (محبوب ترین کلام) کہا گیا ہے۔[1] اور حدیث شریف میں ہے: احب الی مما طلعت علیه الشمس[2] "مجھے زیادہ پسند ہے اس سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔"

❖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔[3]

❖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حدیث شریف میں ہے کہ اس کا ذکر بہت زیادہ کیا کریں کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے اور ستر تکالیف کو دور کرتا ہے۔[4]

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ[5]

1۔ صحیح مسلم، رقم:۲۱۳۷؛ مسند احمد، رقم:۲۰۱۱۹

2۔ جامع الترمذی رقم:۳۶۰۱

3۔ صحیح بخاری، رقم:۶۴۰۶؛ صحیح مسلم، رقم:۲۶۹۴

4۔ صحیح بخاری، رقم:۷۹۹

5۔ صحیح بخاری، رقم:۶۴۷۳؛ صحیح مسلم، رقم:۳۹۸۵

❖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَتَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذَالِكَ[1]

❖ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا[2]

فائدہ:۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عجبت لها فتحت لها ابواب السماء "اس دعا پر میں نے تعجب کیا کیونکہ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ما تركتهن منذ سمعتهن من رسول الله ﷺ "جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کلمات سنے ہیں، تب سے میں نے اس کو نہیں چھوڑے۔"

1۔ صحیح ابن حبان، رقم:۸۳۰

2۔ صحیح مسلم، رقم:۱۵۰؛ جامع الترمذی، رقم:۳۵۹۲

دعا کے فضائل، آداب، شرائط، اجابۃ الدعاء، اشخاص، اقسام، مسائل اور جامع دعائیں

اس کتابچہ میں ہم روز مرہ زندگی سے تعلق رکھنے والی دعاؤں کا ذکر کرتے ہیں اس لیے یہاں دعاؤں سے متعلق کچھ فضائل، آداب، اقسام، مسائل اور جس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں کا ذکر کرتے ہیں۔

دعا کے فضائل

ہم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ مستغنی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم تمام مخلوقات اور انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر سب سے زیادہ ہے۔ جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے کرم اور رحم طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر خوش ہوتا ہے اور دیتا بھی ہے۔ شاعر نے کہا ہے:

لاتسألنّ بنی آدم حاجۃ	واسئل الذی ابوابہ لاتحجب

”کسی انسان سے حاجت طلب نہ کرنا بلکہ اس ذات سے مانگے جس کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔“

اللہ یغضب ان ترکت سؤالہ	وبنی آدم حین یسأل یغضب

”جب اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں مانگتا تو وہ غصہ ہوتا ہے جبکہ انسان سے کوئی مانگے تو وہ غصہ ہوتا ہے۔“

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مَنْ لَمْ يَدْعُ اللهَ غَضِبَ اللهُ[1]
”جو کوئی اللہ تعالیٰ سے مانگتا نہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے۔“

کتنی عجیب بات ہے کہ دنیا والے مانگنے سے ناراض ہوتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ مانگنے سے خوش ہوتا ہے اور نہ مانگنے والوں سے ناراض ہوتا ہے۔ دنیاداروں سے اگر کوئی ایک دفعہ

1۔ الادب المفرد، ص ۱۸۳، مسند احمد رقم: ۹۷۱۷

مانگے وہ دے دیں گے لیکن دوسری دفعہ مانگنے پر عذر پیش کرتے ہیں۔ اگر تیسری دفعہ مانگا تو زبان سے انکار کر دیتے ہیں یا پھر دوسروں کو آپ کے بارے میں شکایت کر دیں گے۔ اگر کہیں چوتھی دفعہ مانگا تو تعلق اور رشتہ ہی توڑ ڈالتے ہیں۔ جب کہ پروردگار عالم کا معاملہ مختلف ہے کوئی شخص اللہ رب العالمین سے ہر چیز مانگے اور ہر وقت مانگے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنے اولیاء میں شامل کر دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا[1] ”تمہارا رب بڑا حیادار سخی داتا ہے جب بندہ اس کے سامنے دستِ سوال دراز کرتا ہے تو اسے خالی لوٹاتے ہوئے اسے حیا آتی ہے۔“

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَىٰ مِنَ الدُّعَاءِ[2] ”اللہ تعالیٰ کو دعا سے زیادہ معزز عمل اور کوئی نہیں۔“

دوسری جگہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لَا تَعْجِزُوْا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَهْلَكُ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ[3] ”دعا کو نہیں چھوڑنا چاہیے، اس لیے کہ کوئی بھی دعا کے ساتھ ہلاک نہیں ہوا ہے۔“

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي[4] ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جب بھی بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔“

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَرَأَ: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي

1۔ ابن ماجہ، رقم: ۳۸۶۳؛ صحیح ابن حبان، رقم: ۸۷۶
2۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۳۷۰؛ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۸۲۹
3۔ مستدرک حاکم، رقم: ۱۸۱۸؛ صحیح ابن حبان، رقم: ۸۷۱
4۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۶۷۵؛ جامع الترمذی، رقم: ۲۳۸۸

سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (سورۃ غافر آیۃ ٦٠) [1] ''دعا ہی عبادت ہے، پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (غافر:٦٠)''

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ [2] ''دعا عبادت کا مغز ہے۔''

یہاں اس حدیث میں دعا کو مغز کہا گیا ہے۔ مخ ہر خالص چیز کو کہا جاتا ہے جیسے ہڈی کا مغز، دماغ، شحمۃ العین، تو حدیث کا معنی یہ ہے کہ ان الدعاء لب العبادۃ وخالصھا ''بے شک دعا عبادت کا خلاصہ اور اس کا ثمرہ ہے۔''

ایک دفعہ ہم محترم مولانا ڈاکٹر ظاہر شاہ صاحب (مدیر کلیۃ الامام ابی حنیفہؒ پشاور و پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور) کے ساتھ شریک مجلس تھے تو انہوں نے انسان کے دماغ پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے کہا کہ انسانی دماغ میں ایک چھوٹا سا گولہ ہوتا ہے جس کو ''مخوختہ'' کہا جاتا ہے۔ یہ انسان کے اعضاء کو کنٹرول کرتا ہے۔ اگر کہیں بھی اس میں معمولی سا فرق آگیا تو انسان دیوانہ پن کا شکار ہوتا ہے۔ جب محترم ڈاکٹر صاحب یہ گفتگو کر رہے تھے تو اسی موقع پر میرے ذہن میں یہی حدیث آگئی کہ اس میں نبی کریم ﷺ نے بھی یہی لفظ فرمایا ہے جس میں حکمت یہی ہے کہ دعا سے تمام عبادات کنٹرول ہوتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

دعا کے آداب اور شرائط

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ [3]

1۔ جامع الترمذی، رقم: ٣٣٧٢
2۔ جامع الترمذی، رقم: ٣٣٧١ (حدیث حسن)
3۔ سورۃ البقرۃ: ١٨٦

''اے نبی ﷺ! میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں، تو انہیں بتادو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں۔ لہذا انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ (یہ بات تم انہیں سنا دو) شاید کہ وہ راہِ راست پالیں۔''

دوسری جگہ فرماتا ہے: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ [1]

''تمہارا رب کہتا ہے: مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا جو لوگ گھمنڈ میں آکر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں، ضرور وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

لیکن دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ بہت سارے مسلمان دعائیں تو مانگتے ہیں لیکن قبول نہیں ہوتیں۔ علمائے کرام نے ان کی دو وجوہات بیان کی ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی چند شرائط اور آداب ہیں جن کا خیال اگر رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ دعاؤں کو ضرور قبول کرتا ہے۔ جب ان کا لحاظ نہیں رکھا جاتا تو دعائیں قبول نہیں ہوتیں بلکہ علمائے کرام فرماتے ہیں: استحق ثلاث خلال ''تین سزاؤں کا مستحق ٹھہرتا ہے۔'' المقت والبعد والحرمان ''غصہ، اللہ تعالیٰ سے دوری اور محرومی''

علمائے کرام نے وہ تمام آداب اور شرائط قرآن مجید کی مختلف آیات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کی ہیں۔ یہاں پر چند اہم آداب کا ذکر کرتے ہیں۔

- العمل الصالح قبل الدعاء **(دعا سے پہلے نیک عمل کرنا)** [2]

مثلاً صدقہ، ذکر، نماز یا کوئی اور نیک کام کرے۔ پھر اس کے بعد دعا مانگے تو یہ دعا قبول ہوتی ہے۔

- الوضوء للدعاء **(دعا سے پہلے وضو کرنا)** [1]

1۔ سورۃ المؤمن: ٦٠
2۔ الدعا ماثورہ

- **الاخلاص فی الدعاء(اخلاص کے ساتھ دعا کرنا)** [2]
- **الخشوع والتذلل (عاجزی اور خشوع اختیار کرنا)** [3]
- **استقبال القبلة فی الدعاء(قبلہ رخ ہونا)**

بے شمار احادیث مبارکہ میں ہے کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود دعا مانگتے یا کسی کے لیے دعا مانگتے تو قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا مانگتے تھے۔

- **رفع الأیدی فی الدعاء(دعا کے دوران ہاتھوں کا اٹھانا)** [4]

ملا علی القاریؒ نے مرقات میں لکھا ہے جبکہ علامہ مبارک پوریؒ نے مرعات میں نقل کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانے کی حکمت بیان کی ہے کہ قِيْلَ حِكْمَةُ الرَّفْعِ اِلَى السَّمَاءِ اَنَّهَا قِبْلَةُ الدُّعَاءِ وَمَهْبَطُ الرِّزْقِ وَالْوَحْيِ وَمَوْضِعُ الرَّحْمَةِ وَالْبَرَكَةِ [5] ”کہا گیا ہے کہ آسمان کی طرف اٹھانے کی حکمت دعا کی قبولیت، رزق اور وحی کا نزول اور رحمت و برکت کی جگہیں ہیں۔“

- **الابتداء بالحمد للہ والصلاة علی النبی ﷺ(دعا کے آغاز میں حمد و درود پڑھنا)** [6]
- **العزم فی الدعاء(اللہ تعالیٰ سے پر عزم انداز میں دعا مانگنا)** [7]
- **ان یدعوا ثلاثا(دعا کے الفاظ تین تین مرتبہ دہرانا)** [8]

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۶۳۸۳

2۔ سورۃ المؤمن: ۱۴

3۔ سورۃ الانبیاء: ۹۰

4۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۶۲۷؛ سنن بیہقی، رقم: ۳۲۷۱ (قال الالبانی: حدیث صحیح)

5۔ مرعات شرح مشکوۃ، ص ۳۶۴

6۔ سنن ابی داود رقم: ۱۴۸۱

7۔ صحیح بخاری، رقم: ۷۴۷۷؛ صحیح مسلم، رقم: ۲۶۷۹

8۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۵۲۴؛ مسند احمد، رقم: ۳۷۴۴

- **ذکر أسماء اللہ الحسنیٰ (اسماء اللہ الحسنیٰ کا ورد کرنا)** [1]

اس کے دو طریقے ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کا نام لینا پھر اس کی مناسبت سے سوال کرنا مثلاً یا رحمان یا رحیم! ہم پر رحم کر، یا غفور یا غفور! ہمیں معاف فرما اور بخش دے، یا ستیر! ہماری پردہ پوشی کرے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وہ نام اور صفات جن کا ذکر قرآن اور حدیث مبارکہ میں آیا ہے تو اس کا ورد کرنا اور پڑھنا۔ خاص کر وہ ننانوے نام جو جامع ترمذی کی حدیث میں آئے ہیں جو کتاب کے آغاز میں تفصیلاً ذکر ہے، اس کے بعد دعا کرنا چاہیے۔

- **وردھذہ الأسماء الحسنی قبل الدعاء(دعا سے پہلے یہ اسماء اللہ الحسنیٰ ذکر کرنا)**

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ [2] ”اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اس وسیلے سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں، تو تنہا اور ایسا بے نیاز ہے جس نے نہ تو جنا ہے اور نہ ہی وہ جنا گیا ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔“

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُوْ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [3] ”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بوجہ اس کے کہ سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، بہت احسان کرنے والا، آسمانوں اور زمین کو نئے سرے سے پیدا کرنے والا، اے بزرگی اور عزت والے۔“

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے دعا سے پہلے یہ کلمات پڑھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰهَ بِالِاسْمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ

1۔ سورۃ الاعراف: ۱۸۰

2۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۷۵؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۴۹۳

3۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۴۹۵؛ الاحادیث الصحیحہ، رقم: ۳۴۱۱

أَجَابَ''تو نے اللہ سے اس کا وہ نام لے کر مانگا ہے کہ جب اس سے کوئی یہ نام لے کر مانگتا ہے تو عطا کرتا ہے اور جب کوئی دعا کرتا ہے تو قبول فرماتا ہے۔''

- **الالحاح فی الدعاء (منت و سماجت کرنا)** [1]

علمائے کرام کہتے ہیں کہ ایک دعا پڑھنا ہے اور ایک دعا مانگنا ہے۔ اکثر لوگ دعا پڑھتے ہیں لیکن مانگتے نہیں ہیں۔ دعا مانگنا یہ ہوتا ہے کہ انسان اس قدر مضطرب ہو کر دعا مانگے کہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخوں تک سراپا سوال بن جائے۔

مشہور ہے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اور طواف کے دوران دعا مانگ رہا تھا کہ یااللہ! مجھے آنکھوں کی بینائی دے۔ حجاج بن یوسف بھی اس موقع پر طواف کر رہا تھا۔ حجاج نے نابینا سے کہا کہ میرے طواف کے چار چکر رہتے ہیں، اگر تجھے طواف ختم ہونے سے پہلے آنکھوں کی بینائی نہ ملی تو میں تیرا سر اتار دوں گا۔ اب تو اس نابینا کو آنکھ کی بینائی کے ساتھ ساتھ جان کی فکر بھی لگ گئی۔ لہٰذا اس نے رو رو کر آہ و زاری سے دعا مانگنا شروع کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی۔ حجاج نے جب دیکھا تو کہنے لگا: جس طرح تو پہلے دعا مانگ رہا تھا اگر اس طرح سال بھر بھی مانگتا رہتا تو قبول نہ ہوتی۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے بارے میں آتا ہے کہ عید الفطر کے موقع پر عید گاہ کو تشریف لائے اور نماز کے بعد آپؒ نے یہ دعا کی:

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ فَاِنَّکَ قُلْتَ :اِنَّ رَحْمَتَ اللہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (الاعراف:٥٦)
فَاِنْ لَّمْ اَکُ مُحْسِنًا فَاَنَا مُؤْمِنٌ وَقَدْ قُلْتَ : وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا (الاحزاب:٤٣)
فَارْحَمْنِیْ وَاِنْ لَّمْ اُسْتُوْجِبْ ذٰلِکَ فَاَنَا شَیْءٌ وَقَدْ قُلْتَ: وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف:١٥٦)

[1] رسالۃ القشیریۃ

وَاِنْ لَّمْ اَسْتَحِقْ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ فَاَنَا مُصَابٌ حَیْثُ نَفَیْتَ مِنْ رَّحْمَتِکَ وَقَدْ اَظْمَاتُ نَہَارِیْ وَاَسْھَرْتُ لَیْلِیْ وَقَدْ قُلْتَ :اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُصِیْبَۃٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اُولٰئِکَ عَلَیْہِ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ [1]

''یاالٰہی مجھ پر رحم فرما کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ میری رحمت محسنین کے قریب ہے، اگر میں نیکوکار نہیں تو مؤمن تو ہوں اور آپ نے فرمایا ہے کہ وہ مومنین پر رحم کرنے والا ہے۔ مجھ پر رحم فرما، اگر میں اس کا مستحق نہیں تو میں ایک شئی تو ہوں اور آپ نے فرمایا ہے کہ میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے اگر میں اس کا بھی مستحق نہیں تو میں مصیبت زدہ ہوں، کیونکہ آپ کی رحمت مجھے ملی اور آپ نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جب انہیں تکلیف پہنچے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹا جائیں گے، انہی لوگوں پر اپنے رب کی طرف سے رحمت کی نزول ہے۔''

- **الاحتراز عن التعجیل (جلد بازی سے اجتناب کرنا)** [2]

بہر حال دعا کے شرائط میں ہے کہ بندہ ایک ہی مقصد کے لیے بار بار دعا مانگے۔

- **الاحتراز عن الغفلۃ (دعا میں غفلت نہ کرنا)** [3]
- **الاحتراز عن الحرام (حرام کھانے سے اجتناب کرنا)** [4]

جب ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول ہو جائیں تو پھر خود کو حرام کھانے پینے پہننے اور کمانے سے بچانا ہو گا۔ بعض لوگ حرام کمانے، ناجائز کاروبار کرنے سے اپنے آپ کو بچاتے تو ہیں مثلاً سود، رشوت، جوا، دھوکا دہی، گانے بجانے اور ملاوٹ وغیرہ۔ لیکن دوسری طرف کھانے پینے اور استعمال میں بے احتیاطی کرتے ہیں، مثلاً اپنے حلال مال سے غیر مسلم ہوٹلوں میں حرام یا مشکوک اشیاء کھاتے ہیں۔ یا حرام ذرائع آمدن والوں کی اشیاء یا کھانے پینے کی اشیاء

[1] الادعاء الماثورۃ وادبہ لابی بکر الطرطوشی الاندلسی
[2] صحیح مسلم، رقم: ٩٢؛ مسند احمد، رقم: ٢٢٨٣٧
[3] جامع الترمذی، رقم: ٣٤٧٩ (صححہ وحسنہ الالبانی)
[4] صحیح مسلم، رقم: ١٠١٥؛ مسند احمد، رقم: ٨٣٣٠

استعمال کرتے ہیں۔

- الاحتراز عن الاعتداء(دعا میں اپنی حد سے تجاوز نہ کرنا) [1]
- الاحتراز عن الدعاء باثم او قطعیۃ رحم(گناہ اور قطع رحمی کی دعا سے اجتناب کرنا) [2]

آج کل تو غفلت و کوتاہی کا یہ عالم ہے کہ فلم انڈسٹریز کسی فلم کو ریلیز کرنے سے پہلے تلاوت قرآن کی محفل منعقد کرکے دعا مانگتے ہیں کہ ہماری فلم ہٹ ہو جائے۔ حرام کاروبار میں ملوث لوگ دعا کرتے ہیں کہ اللہ کرے ہمارا کام خوب چلے۔ بعض نوجوان کسی کو گناہ کے لیے ورغلاتے ہیں تو دعائیں بھی مانگتے ہیں کہ اللہ کرے وہ مان جائے۔ بعض لوگ رشتہ داریوں میں الجھ کر دعائیں مانگتے ہیں کہ فلاں میاں بیوی یا بھائی بھائی کے درمیان لڑائی ہو جائے۔ایسی دعائیں کرنے پر اللہ تعالی کی ناراضگی ملتی ہے۔ [3]

- **دعا کی عدم قبولیت کی پہلی وجہ** یہ ہے کہ دعا کرنے والا مذکورہ شرائط وآداب کا لحاظ نہ رکھیں۔
- **دوسری وجہ** یہ ہے کہ ہم ان مواقع اور اوقات کو ضائع کر دیتے ہیں جن میں دعائیں لازمی طور پر قبول ہوتی ہے۔وہ مقامات اور اوقات یہ ہیں۔

أوقات اجابۃ الدعاء(مقبول دعاؤں کے اوقات)

اللہ تعالٰی ہر وقت دعا مانگنے پر خوش ہوتا ہے لیکن بعض اوقات اور مقامات پر مانگی ہوئی دعاؤں کو خصوصی طور پر شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ان میں چند مواقع کا ذکر کرتے ہیں۔

1۔ سورۃ الاعراف:۵۵
2۔ صحیح بخاری، رقم:۶۳۲۱؛ سنن ترمذی، رقم:۳۴۹۸
3۔ دعائیں قبول نہ ہونے کی وجوہات، ص۱۹

- آخر اللیل ووقت السحر(رات کا آخر اور صبح کا وقت) [1]
- دبر الصلوات المکتوبات(فرض نمازوں کے بعد دعا کرنا) [2]
- الدعاء فی السجود(سجدے میں دعا کرنا)

نفل نماز میں سجدہ کی حالت میں اپنی مناسبت سے دعائیں مانگی جا سکتی ہیں۔ یہی وقت اور حالت دعا کی قبولیت کا ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ [3] ”بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس حالت میں ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے، لہٰذا اس میں کثرت سے دعا کرو۔“

- الدعاء بعد الاذان (اذان کے بعد دعا کرنا) [4]
- الدعاء بین الاذان والاقامۃ (اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا) [5]
- الدعاء حین الفطر(افطاری کے وقت دعا کرنا) [6]
- الدعاء یوم الجمعۃ(جمعہ کے دن دعا کرنا)

دعا کی قبولیت کا ایک وقت جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ جس میں ایک وقت ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ، وَقَالَ

1۔ صحیح بخاری، رقم:۶۳۲۱؛ جامع الترمذی، رقم:۳۴۹۸
2۔ جامع الترمذی، رقم:۳۴۹۹؛ سنن نسائی، رقم؛۹۹۳۶
3۔ صحیح مسلم، رقم:۴۸۲؛ سنن ابوداؤد، رقم:۸۷۵
4۔ موطا امام مالک، رقم:۲۲۴؛ سنن الکبریٰ للبیہقی، رقم:۲۰۱۵
5۔ جامع الترمذی، رقم:۳۵۹۴؛ مسند احمد، رقم:۱۲۶۰۶
6۔ جامع الترمذی، رقم:۲۵۲۶

بِيَدِهِ قُلْنَا: يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا[1] ''جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان اس حال میں پالے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھلائی بھی وہ مانگے گا اللہ عنایت فرمائے گا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور ہم نے اس سے یہ سمجھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گھڑی کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔''

اب یہ کون سا وقت ہے؟ تو اس بارے میں چالیس تک اقوال ہیں۔ ان میں دو اقوال صحیح ہے۔

1. جب امام یا خطیب منبر پر بیٹھ جائے تو نماز کے اختتام تک کا وقت ہے۔
2. نماز عصر سے لے کر غروب آفتاب تک کا وقت ہے۔ حافظ ابن قیمؒ نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ نے یہ وقت خفیہ رکھا ہے جس طرح لیلۃ القدر کو خفیہ رکھا ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ جمعہ کے دن ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا چاہیے۔

- **الدعاء فی لیلة القدر** (لیلۃ القدر میں دعا کرنا)

لیلۃ القدر کے موقع پر دعا کی قبولیت کے بارے میں سب کو علم ہے۔

- **الدعاء فی المسجد الحرام والمسجد النبوی** (مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دعا کرنا)

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں خصوصاً بیت اللہ شریف میں اور پھر دوران طواف یا میزاب کے پاس یا ملتزم کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ میں ریاض الجنۃ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ (کذا فی القرطبیؒ)

- **الدعاء یوم العرفة** (عرفہ کے دن دعا کرنا)

ذوالحجہ کے ۹ تاریخ کو حجاج کرام منٰی میں دعائیں مانگتے ہیں تو یہ بھی دعا کی قبولیت کا مقام ہے۔ چونکہ احادیث مبارکہ میں یوم العرفۃ کا ذکر آیا ہے تو اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس دن دنیا کے کسی کونے میں ہر کسی کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

---

[1] ۔ صحیح بخاری، رقم: ۶۴۰۰ صحیح مسلم، رقم: ۸۵۲

من يستجاب له (کن کن کی دعا قبول ہوتی ہے؟)

احادیث مبارکہ میں بعض لوگوں کے دعا کی قبول ہونے کا خصوصی تذکرہ آیا ہے۔ انہوں نے اگر کسی کو دعائے خیر کی تو وہ قبول ہوگی اور کسی کو بددعا دی تو وہ رد نہیں ہوتی۔ لہٰذا ان لوگوں کا ذکر کرتے ہیں تاکہ انسان ان کی بددعاؤں سے بچے اور دعائے خیر حاصل کر سکے۔

- **دعوة المظلوم** (مظلوم کی دعا اور بددعا)[1]

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ مظلوم کا بڑا مصداق اس دور میں طالب علم اور مدرسہ میں پڑھنے والے ہیں، لہٰذا ان کی بددعاؤں سے خود کو بچانا چاہیے اور ان کی دعائے خیر حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

- **دعوة المسافر** (مسافر کی دعا)

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس کا مصداق مدرسے کے طلبہ بھی ہیں جنہوں نے دین اسلام کے سیکھنے کے لیے سب کچھ بالائے طاق رکھا ہے۔

- **دعوة الوالدين على الاولاد** (اولاد کے لیے والدین کی دعائیں)[2]

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس کا بڑا مصداق عالم اور دینی علوم کی اساتذہ ہیں اس لیے کہ وہ بھی ماں باپ کے درجہ میں ہیں۔

- **نیک اولاد کی دعا اپنے والدین کے حق میں:**[3]
- **الصلحاء والاولیاء** (صالح اور اولیاء کی دعا)

اللہ تعالیٰ نے سب ایمان والوں کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ اَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ''مجھ

---

[1] ۔ جامع الترمذی، رقم: ۲۵۲۶

[2] ۔ جامع الترمذی، رقم: ۱۹۰۵؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۵۳۶

[3] ۔ مسند احمد، رقم: ۱۰۶۱۶؛ معجم الاوسط لطبرانی، رقم: ۵۱۰۸

سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔“

لیکن وہ حضرات جن کی زندگی قرآن وسنت کے مطابق ہوں، اور ان کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کی رضا کے لیے ہوں، ان پر پروردگار کی خصوصی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ان کو مستجاب الدعوات کہتے ہیں۔ایسے بندے جب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ دنیا کا جغرافیہ بدل دیتا ہے (دعائیں قبول نہ ہونے کی وجوہات)

- **عام حالات میں کثرت سے دعائیں کرنے والے کی دعا:۔**

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ[1] ”جس کو اس بات کی طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ مصائب میں اس کی دعا قبول کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ خوشحالی میں کثرت سے دعائیں کریں۔“

دعــا کی اقســام

جس طرح ذکر الٰہی کے مختلف اقسام تھے بالکل اسی طرح دعا کی بھی مختلف اقسام ہیں۔دعا دو طرح کا ہے۔ (۱) دعا مطلق (۲) دعا مقید

1) **الدعاء المطلق:** مطلق دعا کے لیے شریعت مطہرہ میں کوئی خاص وقت اور جگہ کا تعین نہیں، جو ہر جگہ اور ہر وقت کی جاسکتی ہے اسی طرح کی دعائیں انسان اپنی ضرورت اور حاجت کے مطابق کرسکتا ہے۔

2) **الدعاء المقید:** اس کے لیے شریعت مطہرہ میں خاص وقت اور جگہ کا تعین ہوا ہو۔جب اس کا وقت آجائے تو اس وقت مانگی جائیں گی یا اس کی جگہ آجائے۔اس قسم کی دعائیں اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہیں۔

مقید دعا کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مقید بالوقت (۲) مقید بالعمل (۳) مقید بالمکان

[1] ۔جامع الترمذی، رقم: ۳۳۸۲؛ مستدرک حاکم، رقم: ۱۹۹۷

دعــا کے مســائل اور قواعــد

جس طرح ذکر الٰہی کے متعلق کچھ قواعد اور مسائل تھے۔ جس کو پہلے ذکر کیا گیا۔اسی طرح دعا کے متعلق بھی کچھ قواعد ہیں جس پر عمل درآمد ضروری ہے۔

المسئلة الاولی: جو دعا مطلق ہو جس کے لیے کوئی خاص وقت اور جگہ متعین نہ ہو۔اب اگر کوئی شخص اپنی سہولت کے لیے ایک خاص وقت یا جگہ متعین کرلیں تو یہ جائز ہے۔ یہ کوئی بدعت نہیں ہے۔

المسئلة الثانیة: جو دعا ایک خاص وقت اور جگہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اگر یہ دعا عام اوقات میں کسی کی زبان پر جاری ہو جائے تو یہ بھی جائز ہے بدعت تصور نہیں کیا جائے گا۔اس مسئلہ میں بعض اہل علم نے بے جا تشدد سے کام لیا ہے جس کی وجہ ہمیں معلوم نہیں۔

المسئلة الثالثة: جس دعا مقید کے لیے لفظ یوم کا استعمال ہوا ہو تو یہ دعا دن اور رات کسی بھی وقت کرسکتے ہیں۔اس لیے کہ یوم کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے۔ مگر اگر یوم کے ساتھ ذات کا لفظ استعمال ہوا ہو تو پھر صرف دن مراد ہوگا۔

المسئلة الرابعة: جس دعا کے بارے میں لفظ اصبح اور امسیٰ کا آیا ہو تو وہ ان اوقات میں پڑھنا مسنون ہے۔ مگر اگر کسی دعا کے بارے میں آیا ہو کہ یہ صبح اگر کی جائے تو شام تک اس کے لیے فائدہ مند رہے گا یا اگر کسی نے شام کو کیا تو صبح تک ان کو ثواب ملے گا تو اس طرح کی دعائیں صبح سے دن کے اختتام تک اور شام سے لے کر رات کے اختتام تک کسی بھی وقت کر سکتے ہیں۔

المسئلة الخامسة: جو دعائیں اجتماعی طور پر مانگی جاتی ہیں تو اس میں جمع کا صیغہ استعمال کیا جائے گا اگر کوئی دعا ماثورہ ہے لیکن اس میں مفرد ضمائر اور صیغے استعمال ہوئے ہوں لیکن اس کو اجتماعی

طور پر کیا جارہا ہو تو اس میں جمع کے صیغے اور ضمائر استعمال کیے جائیں گے۔

المسئلۃ السادسۃ: اگر بالفرض کوئی شخص ادعیۃ ماثورۃ عربی الفاظ میں نہیں پڑھ سکتا ہے تو اپنی مادری زبان میں پڑھ سکتا ہے۔

دعا کی قبولیت کی صورتیں

اکثر لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ وہ ان اداب اور شرائط کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ تو اس بارے میں ہمارا ایک ذہن بنا ہوا ہے کہ دعا کی قبولیت یہ ہوتی ہے کہ جو چیز ہم مانگے وہ مل جائے۔ لیکن جب وہ مل نہ جائے تو ہم کہتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ حالانکہ دعا کی قبولیت کی مختلف صورتیں ہیں۔ مسند احمد کی صحیح حدیث میں تین صورتیں آئی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدٰى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عنهُ من السُّوءِ مثلَهَا قَالُوا: إِذَنْ نُكثرُ قَالَ: اللهُ أَكثر [1] ”جب کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ اس وجہ سے تین چیزوں میں سے کوئی ایک اسے عطا فرما دیتا ہے: یا تو اس کی دعا فوراً قبول فرما لیتا ہے یا اسے اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر لیتا ہے یا پھر اس کی مثل تکلیف اس سے دور فرما دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، تب تو ہم زیادہ دعائیں کریں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ (دعائیں قبول کرنے میں) بہت زیادہ ہے۔“

اس حدیث میں تین صورتوں کو بیان کیا گیا ہے۔

1. **من و عن دعا قبول ہونا** (یعنی اللہ تعالیٰ وہی کچھ دے جو اس نے مانگا ہے) جس طرح بہت سے لوگوں سے سننے میں آتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگا وہ دے دیا۔ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا

[1] ـ شعب الایمان للبیہقی، رقم:۱۱۲۹؛ مسند احمد، رقم:۱۱۱۴۹

سَاَلْتُمُوْهُ [1] ”جس نے وہ سب کچھ تمہیں دیا جو تم نے مانگا۔“

2. **آخرت کے لیے ذخیرہ بننا:** اللہ تعالیٰ کسی کی دعا قبول کرتا ہے لیکن کسی مصلحت کی بنا پر اس کے اثرات دنیا میں ظاہر نہیں کرتا بلکہ آخرت میں ان دعاؤں کا بدلہ دے گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ آخرت کے دن بندے کو کہا جائے گا کہ یہ تمہاری دعاؤں کا بدلہ ہے تو وہ افسوس اور تمنا کرے گا کہ کاش دنیا میں میری ایک دعا بھی قبول نہ ہوتی بلکہ یہاں بدلہ ملتا۔

3. **دعا کی وجہ سے مصائب کا دور ہونا:** دعا کرنے والے پر مستقبل میں کوئی مصیبت، آفت یا بیماری وغیرہ آنے والی ہو تو یہ دعا اس کے لیے ڈھال بن جاتی ہے اور وہ مصیبت اور آفت سے بچ جاتا ہے۔

4. **قبولیت دعا کی چوتھی صورت** بھی میری نظر سے گزری ہے کہ جب دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ایک چیز مانگتا اور اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے لیکن جو چیز اس کے لیے باعث خیر اور فائدہ مند ہو تو وہ دے دیتا ہے۔

[1] ـ سورۃ ابراہیم:۳۴

جامع دعائیں

ہم اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعا مانگ سکتے ہیں۔ جس نوعیت کی دعا بھی ہو مانگ سکتے ہیں لیکن ان میں افضل یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے وہ دعائیں مانگیں جو دعائے ماثورہ ہیں اور قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں موجو ہیں۔

قرآنی دعائیں

اب ذیل میں قرآن کریم کی وہ دعائیں بیان کرتے ہیں جو انبیائے کرام علیہم السلام نے مانگی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف قبولیت بخشا۔ ہمیں چاہیے کہ ان دعاؤں کو یاد کریں اور وقتاً فوقتاً اپنی دعائیں انہی الفاظ میں مانگا کریں۔

❖ ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾[1]

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔"

❖ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ﴾[2]

"اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کر۔ مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار! جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے در گزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔"

❖ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾[3]

1۔ سورۃ البقرۃ:۲۰۱
2۔ سورۃ البقرۃ:۲۸۶
3۔ سورۃ آل عمران:۸

"اے پروردگار! جب تو ہمیں سیدھے رستہ پر لگا چکا ہے، تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجیے۔ ہمیں اپنے خزانۂ فیض سے رحمت عطا کر کہ تو ہی فیاضِ حقیقی ہے۔"

❖ ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾[1]

"اے ہمارے مالک! ہم ایمان لائے ہماری خطاؤں سے در گزر فرما اور ہمیں آتشِ دوزخ سے بچا لے۔"

❖ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ﴾[2]

"اے ہمارے رب! ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے در گزر فرما ہمارے کام میں تیرے حدود سے جو کچھ تجاوز ہو گیا ہو اُسے معاف کر دے، ہمارے قدم جما دے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔"

❖ ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ﴾[3]

"اے ہمارے مالک! جو فرمان تو نے نازل کیا ہے ہم نے اسے مان لیا اور رسول کی پیروی قبول کی، ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔"

❖ ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ﴾[4]

"اے ہمارے مالک! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو۔ ہم نے اس کی دعوت قبول کر لی، پس اے ہمارے آقا، جو قصور ہم سے ہوئے ہیں ان سے در گزر فرما، جو برائیاں ہم میں ہیں انہیں دور کر دے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر۔ خداوندا، جو وعدے تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے کیے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوائی میں نہ ڈال، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں۔"

1۔ سورۃ آل عمران:۱۶
2۔ سورۃ آل عمران:۱۴۷
3۔ سورۃ آل عمران:۵۲
4۔ سورۃ آل عمران:۱۹۴،۱۹۳

❖ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾[1]

"اے ہمارے ربّ! ہمیں اِن ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیے۔"

❖ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾[2]

"اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔"

❖ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾[3]

"اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے اُن سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی بُغض نہ رکھ، اے ہمارے رب! تو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔"

❖ ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾[4]

"اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنے اوپر ستم کیا، اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔"

❖ ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا﴾[5]

"اے ہمارے پروردگار! ہم کو اپنی رحمتِ خاص سے نواز! اور ہمارا معاملہ درست کردے۔"

❖ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾[6]

"اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لیے فتنہ نہ بنا۔"

❖ ﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ﴾[7]

1۔ سورۃ الاعراف:۴۷
2۔ سورۃ الفرقان:۷۴
3۔ سورۃ الحشر:۱۰
4۔ سورۃ الاعراف:۲۳
5۔ سورۃ الکہف:۱۰
6۔ سورۃ یونس:۸۵
7۔ سورۃ ابراہیم:۴۰

"اے میرے پروردگار! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی (ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں) پروردگار، میری دعا قبول کر۔"

❖ ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾[1]

"اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں، اور ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو اور میری اولاد کو بھی نیک بنا کر مجھے سکھ دے، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور تابع فرمان (مسلم) بندوں میں سے ہوں۔"

احادیث کی دعائیں

❖ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ[2]

"اے اللہ! تو مجھے اپنی محبت عطا کر اور مجھے اس شخص کی بھی محبت عطا کر جس کی محبت مجھے تیرے دربار میں فائدہ دے، اے اللہ! جو بھی تو مجھے میری پسندیدہ و پاکیزہ رزق عطا کرے اس رزق کو اپنی پسندیدہ چیزوں میں استعمال کے لیے قوت و طاقت کا ذریعہ بنا دے۔"

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ[3]

"اے اللہ! میں دنیا اور آخرت کی عافیت مانگتا ہوں۔"

❖ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ[4]

"یا اللہ! دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے۔"

1۔ سورۃ الاحقاف:۱۵
2۔ جامع الترمذی، رقم ۳۴۹۱
3۔ سنن نسائی، رقم:۱۰۴۰۱
4۔ صحیح مسلم، رقم:۲۶۵۴؛ سنن نسائی، رقم:۷۷۳۹

❖ اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا[1]

”اے اللہ ! تو میرے نفس کو تقویٰ عطا کر، اسے (برائیوں سے) پاک کر دے، تو ہی بہترین پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا مالک اور سرپرست ہے۔“

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ[2]

”اے اللہ ! میں اپنے کئے ہوئے کاموں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور جو کام نہیں کئے۔“

❖ اَللّٰهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي[3]

”اے اللہ ! مجھے اپنے کان کی شر سے، اپنی آنکھ کی شر سے، اپنی زبان کی شر سے، اپنے دل کی شر سے، اپنی منی کی شر سے عافیت عطا فرمائے۔“

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ[4]

”اے اللہ میں برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

❖ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا[5]

”اے اللہ ! میرے لیے اس چیز کو نفع بخش اور مفید بنا دے جو تو نے مجھے سکھایا ہے، مجھے وہ چیز سکھا دے جو میرے لیے نفع بخش اور مفید ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما۔“

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا[6]

”اے اللہ ! میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں تیرا ڈر نہ ہو، ایسے نفس سے جو سیراب نہ ہو، ایسے علم سے جو نفع بخش اور مفید نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو سکے۔“

1۔ ایضاً؛ سنن نسائی، رقم: ۷۸۹۵

2۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۷۱۶ سنن ابوداود، رقم: ۱۵۵۰

3۔ سنن النسائی، رقم: ۷۸۹۱

4۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۵۹۱؛ معجم الکبیر للطبرانی، رقم ۳۶

5۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۵۹۵؛ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۸۳۳

6۔ ایضاً

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ[1]

”اے اللہ ! میں تیری نعمت کے زوال سے، تیری دی ہوئی عافیت کے پلٹ جانے سے، تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے ہر قسم کے غصے سے پناہ مانگتا ہوں۔“

❖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَطَيِّبْ لِي كَسْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي خُلُقِي وَقَنِّعْنِي بِمَا قَضَيْتَ لِي وَلَا تُذْهِبْ نَفْسِي إِلٰى شَيْءٍ صَرَّفْتَهُ عَنِّي[2]

”اے اللہ ! میری گناہوں کو معاف فرما، میرے لیے میری کسب کو پاک فرما، میرے اخلاق میں وسعت پیدا فرما، میرے لیے جو فیصلے ہوئے ہیں ان پر قناعت عطا فرما اور میری نفس کو اس چیز کی طرف نہ پھیر جو تو نے مجھ سے دور فرمایا ہے۔“

❖ اَللّٰهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي[3]

”اے اللہ ! مجھے میری سماعت، بصارت، زبان، دل اور منی کے شر سے عافیت فرمائے۔“

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ[4]

”اے اللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، بخل اور کنجوسی سے اور انتہائی بڑھاپے سے اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ[5]

”اے اللہ ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے، اے اللہ ! میں تجھ سے گناہ اور قرض کی پناہ چاہتا ہوں۔“

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۷۳۹؛ سنن ابی داود، رقم: ۱۵۴۵

2۔ جامع الکبیر للسیوطی، رقم: ۴۴۵؛ کنز العمال، رقم: ۱۴۶۷

3۔ سنن النسائی، رقم: ۵۴۹۹

4۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۷۲۲

5۔ صحیح بخاری، رقم: ۲۳۹۷؛ صحیح مسلم، رقم: ۵۸۹

- اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوءِ، وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوءِ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوءِ، وَمِنْ صَاحِبِ السُّوءِ، وَمِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ[1]

"اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں برے دن سے، بری رات سے، برے وقت سے، برے ساتھی سے اور برے پڑوسی سے جہاں بھی میں رہتا ہوں۔"

- اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ[2]

"اے اللہ! جنون (پاگل پن) جذام، برص اور برے امراض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

- اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي[3]

"اے اللہ! میری گناہوں کو معاف کردے، میرے گھر میں فراخی پیدا کردے اور میرے لیے میرے رزق میں برکت عطا فرمائے۔"

- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي[4]

"اے اللہ! آخری عمر اور بڑھاپے میں میری رزق کشادہ فرما۔"

- اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِي خَيْرَ مَا عِنْدَكَ لِشَرِّ مَا عِنْدِي

"یااللہ! مجھے میرے شر کی وجہ سے اپنی بھلائی سے محروم نہ کردے۔"

- اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى[5]

"اے اللہ! میں آپ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنیٰ مانگتا ہوں۔"

1۔ شعب الایمان للبیہقی، رقم ۹۵۹۳؛ مستدرک حاکم، رقم: ۱۹۵۱

2۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۵۵۴؛ مسند احمد، رقم: ۱۳۰۲۷

3۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۵۶۸؛ سنن نسائی، رقم: ۹۹۰۸

4۔ مستدرک حاکم، رقم: ۱۹۸۷؛ معجم الاوسط للطبرانی، رقم: ۳۶۱۱

5۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۷۲۱؛ جامع الترمذی، رقم: ۳۳۵۵

تلاوت قرآن مجید

فضائل اور آداب

ایک تو مطلق قرآن مجید کی فضیلت ہے جس کی بے شمار وجوہات ہیں جو علمائے کرام اور مفسرین نے ذکر کئے ہیں خصوصاً امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر قرطبیؒ میں بیان کی ہیں جو کہ راقم کی کتاب التنویر من علوم القرآن واصول التفسیر میں تفصیلاً مذکور ہے لیکن یہاں پر یہ موضوع زیر بحث نہیں۔

دوسرا قرآن مجید کی تلاوت کی فضیلت ہے تو اس حوالے سے بھی بے شمار آیات اور احادیث مبارکہ ہیں لیکن یہاں پر چند احادیث مبارکہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ[1]

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بھی قوم (جماعت) اللہ کے گھروں یعنی مساجد میں سے کسی گھر یعنی مسجد میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتی اور باہم اسے پڑھتی پڑھاتی ہے اس پر سکینت نازل ہوتی ہے، اسے اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے، جو اس کے پاس رہتے ہیں یعنی مقربین ملائکہ میں۔"

- قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ[2]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی ملے گی،

1۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۴۵۵ (صححہ الالبانی)؛ نقلہ مسلم و ترمذی وابن ماجہ و غیرھم مع زیادات

2۔ جامع الترمذی، رقم: ۲۹۱۰

اور ایک نیکی دس گنا بڑھا دی جائے گی، میں نہیں کہتا کہ (الم)ایک حرف ہے، بلکہ (الف)ایک حرف ہے، (لام)ایک حرف ہے اور (میم)ایک حرف ہے۔"

- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا[1]

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے میٹھے لیموں کی سی ہے جس کا مزا بھی لذت دار اور خوشبو بھی اچھی اور وہ مومن جو قرآن پڑھتا تو نہیں لیکن اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی ہے جس کا مزہ تو عمدہ ہے لیکن خوشبو کے بغیر اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی سی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا اندرائن کے پھل کی سی ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔"

- قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ[2]

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا۔ اور دو سورتیں چمکتی پڑھو سورۃ البقرہ اور سورۃ ال عمران اس لیے کہ وہ روزِ قیامت میں آئیں گی گویا دو بادل ہیں یا وہ سائبان یا دو ٹکڑیاں ہیں اڑتے پرندوں کی اور حجت کرتی ہوئی آئیں گی اپنے لوگوں کی طرف اور سورۃ البقرہ پڑھو کہ لینا اس کا برکت ہے اور چھوڑنا اس کا حسرت ہے اور جادو گر لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ "

- قَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۴۶۳۲
2۔ صحیح مسلم، رقم: ۸۰۴

كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا[1]

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جائے گا: (قرآن) پڑھتا جا اور بلندی کی طرف چڑھتا جا۔ اور ویسے ہی ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا۔ پس تیری منزل وہ ہو گی جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہو گی۔"

دن رات کے کچھ حصے میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا ضروری ہے جو خیر و برکت، اطمینان قلبی اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ جو کوئی قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا تو وہ خیر و برکت سے محروم ہوتا ہے۔ صرف محروم ہی نہیں بلکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ وہ اس آیت: وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا[2] "اور رسول ﷺ کہے گا کہ اے میرے ربّ! میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو نشانۂ تضحیک بنالیا تھا۔" کا مصداق بن جاتے ہیں۔

درخواست:

اگر کسی نے قرآن مجید کو ناظرہ کے ساتھ نہ پڑھا ہو تو وہ ابھی اس بات کا عزم کرے کہ وہ قرآن مجید کو ناظرہ کے ساتھ پڑھے گا۔ اگر بالفرض ختم نہ بھی کیا تو کم از کم بری الذمہ ہو گا اور روز آخرت میں شرمندگی سے بچے گا ان شاءاللہ

جن خواتین و حضرات نے قرآن مجید کو ناظرہ کے ساتھ پڑھا ہے لیکن اب وہ روزانہ تلاوت نہیں کرتے جیسے کہ آج کل اکثر مسلمان ہیں، تو ان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ آج سے روزانہ ایک پارہ یا نصف پارہ یا ربع پارہ جتنا مناسب ہو تلاوت کرنا شروع کریں۔

1۔ جامع الترمذی، رقم: ۲۹۱۴؛ سنن نسائی، رقم: ۸۰۵۶ (صححہ الالبانی)
2۔ سورۃ الفرقان: ۳۰

تلاوت کے آداب

قرآن مجید کی تلاوت ذکر اور دعا سے بہتر عمل ہے اور بہت زیادہ خیر و برکت کا باعث بنتا ہے لیکن ان آداب کا خیال جب رکھا جائے جن کے بارے میں قرآن مجید اور احادیث میں تذکرہ آیا ہے۔

1. قرآن مجید کی تلاوت میں اخلاص پیدا کرنا چاہیے۔(التبیان فی آداب حملۃ القرآن)
2. باوضو اور طہارت کی حالت میں تلاوت کرنا چاہیے۔ کپڑے بھی پاک ہونا چاہیے۔(ایضا)
3. اس بات کا احساس دل میں رکھنا چاہیے کہ یہ ایک عظیم کتاب ہے جو کہ عظیم ذات کی طرف سے ہے۔(ایضا)
4. قرآن مجید کو دائیں ہاتھ میں لینا چاہیے۔(یستنبط من آیۃ سورۃ البقرۃ:۶۳)
5. تلاوت کے آغاز میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہیے۔(یستنبط من آیۃ سورۃ النحل:۹۸)
6. اور اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا چاہیے۔(کما فی الحدیث اخرجہ ابوداود رقم:۴۸۴۰)
7. تلاوت آرام سے کرنی چاہیے۔ (یستنبط من آیۃ سورۃ المزمل:۴)
8. اور اچھے تلفظ اور بہترین آواز میں کرنی چاہیے۔(کمافی الحدیث اخرجہ البخاری)
9. اگر کسی کو تکلیف نہ ہو تو بلند آواز اور جہراً تلاوت کرنی چاہیے(ابوداود، والترمذی، احیاء العلوم)
10. دوران تلاوت رونا یا رونے کی کیفیت بنانا چاہیے۔(ابن ماجۃ، احیاء العلوم)
11. کھلے اور تر و تازہ دل کے ساتھ تلاوت کرنی چاہیے۔(کمافی الحدیث اخرجہ البخاری و مسلم)
12. روزانہ کی بنیاد پر کچھ نہ کچھ حصہ قرآن مجید کی تلاوت کو لازماً اپنا معمول بنانا چاہیے۔ صرف رمضان یا جمعہ تک تلاوت کو محدود نہیں کرنا چاہیے۔(التبیان فی آداب حملۃ القرآن، والاذکار کلاھما للنووی)

13. جب تلاوت کا اختتام کیا جائے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے۔ خاص کر پورا قرآن مجید ختم کرنے کے موقع پر اپنے اہل و عیال وغیرہ کو جمع کر کے دعا مانگنی چاہیے۔ اس موقع پر ہر قسم کی دعا مانگی جاسکتی ہے لیکن امام نوویؒ نے "آداب حملۃ القرآن" میں کچھ ذکر کئے ہیں۔ حضرت عمرؓ بھی یہی دعا کیا کرتے تھے:

❖ اللھم ارزقنی التفکر والتدبر بمایتلوہ لسانی من کتابك والفھم لہ والمعرفۃ بمعانیہ والنظر فی عجائبہ والعمل بذلك مابقیتُ انك علی كل شیئ قدیر [1]

"اے اللہ ! مجھے تفکر اور تدبر نصیب فرما اس چیز کا جو میری زبان تیری کتاب سے پڑھتا ہے، اس کے معانی کی سمجھ اور فہم اور اس کے عجائب پر سوچ اور جب تک زندہ ہوں اس پر عمل نصیب فرما اور یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

[1] ۔آداب زندگی، ص ۹۵

درود شریف

نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا ہر امتی پر فرض ہے۔ جب کبھی نبی کریم ﷺ کا تذکرہ آجائے تو فوراً درود شریف پڑھنا چاہیے۔اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا ایک بہترین عمل ہے۔اس کے بے شمار فوائد ہیں۔

علامہ حافظ ابن قیمؒ نے اس موضوع پر مستقل کتاب لکھی ہے۔ان میں چند خاص مواقع کا ذکر یہاں کرتے ہیں جن کا تذکرہ احادیث مبارکہ میں آیا ہے۔

1. **اذان کے بعد:** جب اذان کا جواب دیا جائے۔اس کے بعد درود شریف اور پھر دعا پڑھے۔
2. **دعا کے وقت:** جب کبھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی ہو تو دعا کے آغاز میں درود شریف پڑھنا چاہیے۔
3. **مسجد میں داخل اور باہر جاتے وقت:** مسجد میں داخل ہوتے یا نکلتے وقت درود پڑھنا چاہیے۔
4. **جمعہ کے دن:** جمعۃ المبارک کے دن کثرت سے درود پڑھنا چاہیے۔
5. **سخت حالات میں:** جب کبھی سخت اور پریشان کن حالات درپیش ہو تو درود شریف کا ورد کرنا چاہیے۔
6. **نبی کریم ﷺ کا نام لیتے وقت:** جب کوئی نبی کریم ﷺ کا نام لے تو اس وقت درود شریف پڑھنا چاہیے۔
7. **دن کے آغاز اور اختتام پر:** حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی صبح اور شام کے وقت دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوتی ہے۔

الأذكار والأدعية عندالمساء

(شام کے وقت کے اذکار اور دعائیں)

جب سورج غروب ہونے لگے اور افق پر سیاہی چھا کر رات کا آغاز ہو جائے تو اس وقت کچھ اذکار اور دعائیں ہیں جن کا نبی کریم ﷺ نہ صرف خود اہتمام کیا کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ نے امت کو بھی اس کی ترغیب دی ہے۔ ویسے تو اذکار اور دعائیں بہت زیادہ ہیں لیکن یہاں پر چند کا تذکرہ کرتے ہیں، جن کا خود بھی اہتمام کرنا چاہیے اور اپنے بچوں کو بھی سکھانا چاہیے تاکہ وہ بھی ان دعاؤں کا اہتمام کریں ۔ان دعاؤں کے ذریعے گھر میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے اور بہت سی آفات، حوادثات اور بیماریوں سے بچاؤ کا سبب بنتا ہے۔

❖ آیۃ الکرسی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۥ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (1)

”اللہ، وہ زندۂ جاوید ہستی ہے، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اُس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ وہ نہ سوتا ہے اور نہ اُسے اُونگھ لگتی ہے۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اُسی کا ہے کون ہے جو اُس کی جناب میں اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اُسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ اُن سے اوجھل ہے، اُس سے بھی وہ واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفتِ ادراک میں نہیں آسکتی اِلاّ یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی اُن کو دینا چاہے۔ اُس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور اُن کی نگہبانی اس کے لیے

[1] ۔سورۃ البقرۃ:۲۵۵

کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے۔"

فائدہ: جو کوئی آیۃ الکرسی شام کے وقت پڑھے تو صبح تک وہ محفوظ رہتا ہے۔

❖ **سورۃ الاخلاص** (تین بار) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ○ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○

"کہو، ! وہ اللہ یکتا ہے، اللہ سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج ہیں۔ (اللہ سب کے ساتھ ہے) نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اور کوئی اس کا ہمسر (کُفو) نہیں ہے۔"

❖ **سورۃ الفلق** (تین بار) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ○ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ○ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

"کہو میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے ربّ کی، ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی ہے، اور رات کی تاریکی کے شر سے جبکہ وہ چھا جائے اور گرہوں میں پُھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے، (آفت سے) اور حاسد کے شر سے (آفت سے) جب کہ وہ حسد کرے۔"

❖ **سورۃ الناس** (تین بار) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِکِ النَّاسِ ○ اِلٰہِ النَّاسِ ○ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ○ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ○ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ○

"کہو، میں پناہ مانگتا ہوں ! انسانوں کے ربّ کی، انسانوں کے بادشاہ ! انسانوں کے حقیقی معبود کی ! اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے، (دبک جانے والے کی آفت سے) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، خواہ وہ جنّوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔"

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ تین سورتیں صبح اور شام تین بار پڑھتا ہے تو یہ اس کے لیے ہر معاملے میں کافی ہے۔[1]

❖ بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَہُوَ السَّمِیۡعُ

1۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۵۷۵؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۸۲

الۡعَلِیۡمُ [1] (تین بار)

"اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

فائدہ: جو کوئی یہ ذکر شام کے وقت تین بار پڑھے تو اس کو کوئی بھی کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچا سکتا بیماری، ڈاکو، چور اور جانور وغیرہ جانی، مالی اور بدنی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں (ان شاء اللہ تعالیٰ)

❖ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ [2] (ایک، دس، سو مرتبہ)

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، سارا اختیار اسی کا ہے۔ حمد اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے جو کوئی اس دعا کو شام کے وقت پڑھے تو اس کو ایک عربی غلام کے آزاد کرنے جتنا ثواب ملے گا اور دس نیکیاں بھی لکھ دی جائیں گی، دس گناہ معاف کئے جائیں گے اور دس درجے بلند کئے جائیں گے اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔

❖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ لَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمۡ یَشَأۡ لَمۡ یَکُنۡ [3]

"میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، کسی میں طاقت نہیں سوائے اللہ کے، جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا اور جو وہ نہیں چاہے گا وہ نہیں ہوگا۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ کوئی اس دعا کو شام کے وقت پڑھے تو صبح تک (ہر قسم کی آفات، حوادث، بیماری، دشمنی اور پریشانیوں سے) محفوظ رہتا ہے۔

❖ **درود شریف** (دس مرتبہ) [4]

1۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۳۸۸؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۸۸

2۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۵۰۵، جامع الترمذی، رقم: ۳۵۸۵

3۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۷۵

4۔ مجمع الزوائد رقم: الترغیب والترھیب

احادیث مبارکہ میں درود شریف کے مختلف الفاظ آئے ہیں لیکن مشہور درود ابراہیمی ہے۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

❖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ O اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

”اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آلِ محمد ﷺ پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر، یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آلِ محمد ﷺ پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر، یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔“

فائدہ: جو شخص صبح اور شام کے وقت دس مرتبہ درود شریف پڑھ لے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گی۔

❖ اَللّٰھُمَّ بِكَ أَمْسَیْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَیْكَ النُّشُوْرُ (1)

”اے اللہ! ہم نے تیرے ہی نام پر شام کی، اور تیرے ہی نام پر صبح کی، اور تیرے ہی نام پر جیتے ہیں، تیرے ہی نام پر مریں گے، اور تیری ہی طرف پلٹ کر جانا ہے۔“

❖ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ وَاَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّہٗ وَلَاتَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَبَدًا (2)

”اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے قائم رہنے والے! میں تیری رحمت کے ذریعے تیری مدد چاہتا ہوں، تو میرے کام درست فرما اور مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔“

فائدہ: یہ بہت قیمتی دعا ہے جو شخص شام کے وقت پڑھے تو جو بھی کام کرنا چاہے اس میں خیر و برکت ہو گی۔ جب صبح کو پڑھے جو بھی کام کرنا ہو تو وہ باعث خیر و برکت ہو گی ان شاءاللہ

1۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۳۹۱؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۶۸
2۔ مستدرک حاکم، رقم: ۲۰۰۰؛ سنن نسائی، رقم: ۱۰۴۰۵

❖ أَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (1) (تین مرتبہ)

”میں اللہ کے مکمل کلموں کے ذریعہ اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کی ساری مخلوقات کے شر سے۔“

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ ان کلمات کو شام کے وقت تین دفعہ پڑھنے سے کسی قسم کی تکلیف اور نقصان کا اندیشہ نہ ہو گا۔

❖ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ، عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (2) (۷ مرتبہ)

”کافی ہے مجھے اللہ، صرف وہی معبود برحق ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے، وہی عرش عظیم کا رب ہے“

فائدہ: یہ بہت ہی اہم ذکر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے یہ صبح و شام سات مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت کے تمام غموں کے لیے کافی ہو گا۔

❖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (3) (سو مرتبہ) ”اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اس کے حمد و ثنا کے ساتھ۔“

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جس نے صبح اور شام سو مرتبہ اس ذکر کو پڑھا تو قیامت کے دن اس سے اعلیٰ آدمی اور کوئی نہیں ہو گا سوائے اس کے جس نے اس سے زیادہ ذکر کیا ہو۔

❖ اَللّٰھُمَّ مَا أَمْسٰی بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ، لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّکْرُ (4)

”اے اللہ! جن جن نعمتوں کے ساتھ میں نے شام کی، تو یہ صرف تیری ہی دی ہوئی ہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے لیے ہی تعریف اور شکر ہے۔“

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جس کسی نے یہ دعا شام کے وقت پڑھی تو اس نے رات کا شکر ادا کیا۔

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۷۰۸؛ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۳۷
2۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۸۱
3۔ صحیح مسلم، رقم ۲۶۹۲؛ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۶۹
4۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۸۳

سید الاستغفار

❖ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ [1]

"اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ میری مغفرت کردے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا۔"

فائدہ: حدیث شریف میں اس دعا کو سید الاستغفار کہا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ان الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے دعا مانگی اور اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت مانگی اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ بھی جنتی ہے۔

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَآمِنْ رَوْعَتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي [2]

"اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طالب ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے عفو و در گزر کی، اپنے دین و دنیا، اہل و عیال، مال میں بہتری و درستگی کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! ہماری ستر پوشی فرما۔ اے اللہ! ہماری شرمگاہوں کی حفاظت فرما اور ہمیں خوف و خطرات سے مامون و محفوظ رکھ، اے اللہ! تو ہماری حفاظت فرما آگے سے، اور پیچھے سے، دائیں اور بائیں سے، اوپر سے، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۶۳۲۳، ۶۳۰۶؛ سنن نسائی، رقم: ۱۰۴۱۵

2۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۷۴؛ سنن نسائی، رقم: ۷۹۷۱

اچانک اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں۔"

فائدہ: یہ دعا بہت ہی جامع ہے۔ جو کوئی اس کا اہتمام کرے گا اس کی زندگی عافیت سے ہوگی اور ہر طرف سے محفوظ ہوگا۔ نبی کریم ﷺ اس دعا کا صبح و شام بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے، کبھی بھی آپ ﷺ نے اس کو چھوڑا نہیں ہے۔

آداب وأذكار الأكل والشرب

(کھانے پینے کے آداب)

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے امتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس پر فخر کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ اس وقت سچا ثابت ہوگا جب ہم نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں اور آداب کے مطابق زندگی بسر کریں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو کھانے پینے کے آداب بتائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ان پر عمل کریں۔

کھانے پینے کے آداب میں سے کچھ یہ ہیں۔

1) کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مناسب ہے۔

2) کھانے یا پینے کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا صرف بسم اللہ پڑھے۔ (بخاری و مسلم)

3) اگر کوئی عذر نہ ہو تو دائیں ہاتھ سے کھانا کھائے۔ (ایضا)

4) کھانا تین انگلیوں کی مدد سے کھانا چاہیے۔ (مسلم)

5) اپنے سامنے سے کھانا چاہیے۔ (بخاری و مسلم)

6) برتن کے درمیان کی بجائے کنارے سے کھانا چاہیے۔ (ابوداود)

7) اگر کہیں کوئی لقمہ یا ٹکڑا ہاتھ سے گر جائے اگر وہ گندی جگہ پر نہ گرا ہو تو صاف کر کے دوبارہ کھانا چاہیے۔ (مسلم)

8) کھانے میں کدو، میٹھا اور دنبے کا گوشت پسند کرنا چاہیے۔(بخاری)

9) کھانے کے آخر میں اپنی انگلیوں کو چاٹنا۔(مسلم)

10) جس برتن میں کھایا ہوا گر ممکن ہو تو اس کو صاف کرنا چاہیے۔(ایضا)

11) کھانا اجتماعی طور پر کھانا چاہیے۔اگرچہ الگ الگ بھی جائز ہے لیکن اجتماعی کھانے میں جب بہت زیادہ افراد ایک ہی برتن سے کھائے برکت زیادہ ہوتی ہے۔(ابن کثیر سورۃ النور)

12) سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے سے اجتناب کرنا چاہیے۔(مسلم)

13) کھانے کے اختتام پر دعا پڑھے۔

14) بہت زیادہ کھانے پینے سے اجتناب کرنا چاہیے۔(مسلم)

15) کھانے اور پینے میں خود کو اسراف سے بچانا چاہیے۔(سورۃ الاعراف:۳۱)

16) ٹیک لگا کر کھانے پینے سے احتراز کرنا چاہیے۔(بخاری)

17) کھانے پینے کی چیزوں میں عیب تلاش نہیں کرنا چاہیے۔اگر آپ کی پسند کے مطابق نہیں تو نہیں کھانا چاہیے۔(بخاری ومسلم)

18) ٹوٹا ہوا گلاس یا پلیٹ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔(مسند احمد،ابوداود)

19) بغیر کسی عذر کے کھڑے ہو کر کھانے پینے سے اجتناب کرنا چاہیے۔(مسلم)

20) کھانے کی ابتدا میں اگر بسم اللہ بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے تو پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهٗ پڑھنا چاہیے۔(ابوداود)

21) اگر کوئی عذر نہ ہو تو زمین پر بیٹھ کر کھانا چاہیے۔

22) اگر کوئی دوسرے لوگوں کو پانی یا شربت پلاتا ہے تو خود آخر میں پیئے۔(ترمذی)

ان آداب کا اگر خیال رکھا جائے تو انسان بے شمار بیماریوں سے محفوظ اور صحت اچھی رہے

گی۔احادیث مبارکہ میں مختلف قسم کی دعائیں آئی ہیں لیکن یہاں پر ہم آسان اور جامع دعاؤں کو ذکر کرتے ہیں۔

کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے: ❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے ضرور خوش ہوتا ہے جو کھانے اور پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا حمد بیان کرتا ہے۔

بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر لقمے اور پانی کے ہر گھونٹ کے ساتھ الحمد للہ پڑھے۔یہی اللہ تعالیٰ کے قریب ترین بندوں کا طریقہ رہا ہے۔

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هَذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ[1]

”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور یہ رزق اس نے مجھے بغیر میری طاقت اور قوت کے عطا فرمایا۔“

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جس نے یہ دعا پڑھی تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَ، وَسَقَا وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا[2]

”سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے کھلایا پلایا، اس کو نگلنے میں آسان بنایا اور اس کے نکلنے کے لیے راستہ بنایا“

فائدہ: یہ بہت مفید دعا ہے، جو کوئی اس کا اہتمام کرے گا ان شاء اللہ اس کو پیشاب اور رفع حاجت میں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ ہوگا۔

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ[3]

”تمام تعریفیں اس پاک ذات کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہم کو مسلمان بنایا۔“

1۔ شعب الایمان للبیہقی، رقم:۶۲۸۵؛ سنن ابوداؤد، رقم:۴۰۲۳

2۔ سنن ابوداؤد، رقم:۳۳۵۳

3۔ سنن ابوداؤد، رقم:۳۳۵۲

الدعاءبعد شرب اللبن(دودھ پینے کے بعد کی دعا)

حدیث شریف میں ہے جو کوئی کچھ کھائے تو یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْراً مِنْهُ[1]

”اے اللہ تعالی! ہمارے لیے اس کھانے میں برکت ڈالے اور اس سے بہتر عطا فرمادے۔“

لیکن جب دودھ پیئے تو یہ دعا پڑھی جائے:

❖ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ[2]

”اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت ڈالے اور ہمارے لیے زیادہ کر دے۔“

فائدہ: میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ جب یہ دعا پڑھنا مجھ سے رہ جائے یا بھول جاؤں تو کافی عرصے کے لیے اس نعمت سے محروم رہتا ہوں۔

الدعاءعندأ كل الثمار الجديدة(نیا پھل کھاتے وقت کی دعا)

عموماًیہ ایک رواج بن چکا ہے کہ لوگ کھانا کھانے کے بعد پھل کھاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کھانا کھانے کے بعد کھجور وغیرہ تناول فرماتے۔ اگرچہ کھانا کھانے سے پہلے پھل کھانا کوئی گناہ کا کام نہیں ہے۔ اگر پھلوں میں کوئی نیا پھل ہو تو اس کے کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

❖ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا[3]

”اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما اور ہمارے شہر میں برکت فرما اور ہماری اس چیز سے جو صاع اور مد سے ناپی جاتی ہے اس میں برکت عطا فرما۔“

1۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۳۲۴۲

2۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۳۷۷

3۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۳۷۶

فائدہ: حدیث شریف میں ہے جب بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نیا پھل پیش کیا جاتا تھا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے۔ پھر اس مجلس میں جو بھی چھوٹا بچہ موجود ہوتا تو سب سے پہلے اس کو دیتے تھے۔

آداب الخلاء

(بیت الخلاء کے آداب)

حدیث شریف میں ہے کہ مشرکین اور یہودیوں نے حضرت سلمان فارسیؓ پر اعتراض کرتے ہوئے مذاق اڑایا کہ تمھارے پیغمبر تو تمھیں قضائے حاجت کے طریقے تک بھی بتاتا ہے۔ تو حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا کہ ہم اس پر فخر کرتے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ ہم سب پر انتہائی مہربان ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں قضائے حاجت کا طریقہ اور اس کے آداب سکھائے ہیں تاکہ ہم معاشرے کے مہذب انسان بن جائے۔

وہ آداب احادیث مبارکہ میں مذکور ہیں۔

1. اگر مصحف ہو یا ایسے اوارق جن پر آیات مبارکہ یا اذکار وغیرہ لکھے ہوئے ہوں اگر ضائع ہونے کا خدشہ نہ ہو تو ان کو اپنے آپ سے دور کریں۔
2. قضائے حاجت ایسی جگہ پر کرنا چاہیے جو لوگوں سے باپردہ ہو۔(ابوداد، ابن ماجہ، رقم: ۳۳۵)
3. راستے، سوراخ اور لوگوں کی بیٹھنے کی مقامات میں قضائے حاجت سے اجتناب کرنا چاہیے۔(ابوداود، رقم: ۲۶، ابن ماجہ، رقم: ۳۲۸)
4. کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے احتراز کرنا چاہیے۔(ابوداد، رقم: ۲۷، الترمذی، رقم: ۲۱)
5. الدعا عند الخلاء: قضائے حاجت کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

❖ بِسۡمِ اللّٰه[1]

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّيۡ أَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ[2]

6. قبلہ کی طرف منہ اور پشت نہیں کرنا چاہیے۔(بخاری، رقم:۳۹۴؛ مسلم:۲۶۴)

فائدہ: اگر کسی نے ابتدا میں بسم اللہ پڑھ لیا تو پھر بھی سنت ادا ہو جائے گی ان شاء اللہ۔ جو کوئی اس کا اہتمام کرتا ہے تو وہ جناب اور شیطان کے وسوسوں سے محفوظ ہو گا۔

7. پیشاب کی چینٹوں سے بچنا چاہیے۔(بخاری، رقم:۲۱۶؛ مسلم، رقم:۲۹۲)

8. کسی سوراخ میں پیشاب کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔(ابوداود، رقم:۲۹)

9. قضائے حاجت کے دوران صفائی کے لیے دایاں ہاتھ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔البتہ اگر عذر ہو۔(بخاری، رقم:۱۵۳؛ مسلم، رقم:۲۷۱)

10. ہڈی، گوبر پر صفائی نہیں کرنا چاہیے۔(مسلم، رقم:۲۶۲)

11. اگر پتھر یا ٹیلے سے صفائی کرنی ہو تو تین عدد استعمال کرنا چاہیے۔(مسلم، رقم:۲۶۲)

12. استنجا اور وضو کے لیے الگ الگ لوٹے یا برتن استعمال کرنا چاہیے۔(ابوداؤد، رقم:۴۵؛ ابن ماجہ، رقم:۳۵۷)

13. جب قضائے حاجت سے فارغ ہو جانے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

❖ غُفۡرَانَكَ[3]

❖ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذۡهَبَ عَنِّي الۡأَذٰى وَعَافَانِي[4]

1۔ الترمذی رقم:۶۰۶ وصححہ الالبانی فی الاوراد، ۵۰

2۔ صحیح بخاری، رقم:۲۱۶؛ صحیح مسلم، رقم:۲۹۲

3۔ سنن ابوداد، رقم:۳۰؛ جامع الترمذی، رقم:۷

4۔ سنن ابن ماجہ، رقم:۳۰۱

فائدہ: محققین علما اس حدیث کی سند پر ضعیف ہونے کا اطلاق کرتے ہیں۔ لیکن اگر حدیث کے الفاظ اور معانی پر غور کیا جائے اور پھر قضائے حاجت کرنے کے بعد انسان کو جو راحت اور سکون ملتی ہے، تو اس کے ساتھ یہ بہت زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر قضائے حاجت بند ہو جائے تو بدنی تکلیف کے ساتھ مالی نقصان کا سامنا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بے پردگی کا سامنا ہوتا ہے۔ اعاذنا اللہ منہا

تنبیہ:۔ قضائے حاجت کے اور بھی بہت سے آداب ہیں ان میں امام غزالیؒ نے کچھ ذکر کئے ہیں اور کچھ دیگر کتابوں میں مذکور ہیں لیکن ثبوت کے لحاظ سے صحیح نہ ہونے کی وجہ سے یہاں ان کو ذکر نہیں کرتے ہیں۔

آداب النوم

(نیند کے آداب)

نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو خصوصاً رات کو سونے کے آداب بھی بتائے ہیں۔ ان آداب میں سے ہے کہ نماز عشاء سے پہلے نہیں سونا چاہیے اور نماز پڑھنے کے بعد بغیر کسی عذر کے گپ شپ سے اجتناب کر کے فوری سونا چاہیے۔(بخاری:۵۶۸ ؛ مسلم:۲۳۷)

1. وضو کی حالت میں سونا چاہیے۔(بخاری؛ مسلم:۲۷۱۰)

2. سونے سے پہلے بستر ہ جھاڑنا چاہیے۔(بخاری:۵۹۶۱؛ مسلم:۲۷۱۴)

3. داہنے پہلو پر اس طرح کہ ہاتھ چہرے یا سر کے نیچے ہو۔(بخاری، مسلم)

4. سونے سے پہلے دعائیں، اذکار اور سورتیں پڑھنی چاہیے۔ جن کا ذکر بعد میں آتا ہے۔

5. تہجد کے لیے اٹھنے کی نیت کرنا چاہیے۔(ابن حبان:۲۵۷۹)

6. سونے سے پہلے اپنے ہاتھوں اور منہ کو کھانے کے اثرات سے پاک وصاف کرنا چاہیے۔(جامع

(الترمذی، الحاکم)

7. اوندھے منہ سونے سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ اس طرح سونا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور اس کو جہنمیوں کی نیند کہا گیا ہے۔(جامع الترمذی)

8. اونچی جگہ پر سونے مثلاً چھت وغیرہ جہاں کنارے پر حفاظتی دیوار نہ ہو اس سے گریز کرنا چاہیے۔(ابوداود)

9. کمرے میں اکیلا نہیں سونا چاہیے۔حدیث میں اس سے ممانعت آئی ہے۔(صحیح الجامع:۶۹۱۹)

الأذكار والأدعية عند المنام (سوتے وقت کے اذکار اور دعائیں)

احادیث مبارکہ میں سونے سے پہلے بہت زیادہ اذکار اور دعائیں آئی ہیں۔ لیکن ہم یہاں پر چند اذکار اور دعائیں ذکر کرتے ہیں۔ان اذکار اور دعاؤں کو دو حصوں میں تقسیم کئے ہیں۔

(۱)جب سونے کا ارادہ کرکے بستر پر بیٹھ جائے۔(۲)جب سونے کے لیے لیٹ جائے۔

ان اذکار اور دعاؤں کو پہلے ذکر کرتے ہیں جو بستر پر بیٹھ کر پڑھے جاتے ہیں اور پھر وہ دعائیں اور اذکار جو سونے کے لیے لیٹتے وقت پڑھے جاتے ہیں۔

جب سونے کا ارادہ ہو اور بستر پر بیٹھ جائے:

❖ سُبْحَانَ اللهِ (۳۳بار) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳بار) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۳۴بار)

فائدہ: حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے خدمت کے لیے ایک خادم کی درخواست کی تو نبی کریم ﷺ نے آپؓ کو اس ذکر کے بارے میں بتایا کہ سونے سے پہلے یہ ذکر کریں یہ تمھارے لیے خادم سے اچھا ہے۔[1]

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین

1۔ صحیح بخاری، رقم:۵۸۴۳

میں یہی کلمات پڑھے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جو مرد یا عورت ان اذکار کی پابندی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو خصوصی طاقت اور صحت سے نوازے گا۔

حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّهُ مَنْ حَافَظَ عَلَى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لَمْ يَأْخُذْهُ إِعْيَاءٌ فِيمَا يُعَانِيهِ مِنْ شُغْلٍ وَنَحْوِهِ[1] "یقیناً ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو کوئی ان کلمات کو یاد اور قائم دائم رہے تو اس کو کبھی بھی اپنی مصروفیات یا اس طرح دیگر چیزوں میں تھکاوٹ محسوس نہیں ہوگی۔"

❖ آیۃ الکرسی

فائدہ: حدیث شریف میں ہے جو کوئی سوتے وقت آیت الکرسی پڑھے۔اللہ تعالیٰ صبح تک اس بندے کا محافظ ہوگا اور شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔

نوٹ:۔ آیت الکرسی اور اس کا ترجمہ شام کے اذکار میں پہلے گزر چکا ہے۔

❖ سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی رات کو بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیوں کو اکھٹا کرکے پھر ان تینوں سورتوں کو پڑھتے۔اس کے بعد ہاتھوں پر پھونک مار کر اور پھر دونوں ہاتھوں کو بدن مبارک پر پھیر دیتے تھے۔[2]

طریقہ: حدیث شریف کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سورتوں کو ایک ایک مرتبہ پڑھے اور پھر بدن پر پھیرے۔ اس کے بعد دوبارہ ایک ایک مرتبہ پڑھے اور بدن پر پھیرے۔اسی طرح تیسری بار ایک ایک مرتبہ پڑھے اور پھر بدن پر پھیرے۔

❖ سورۃ البقرۃ کے آخری آیات[3]

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

1۔ الوابل الصیب، ص۱۸۰

2۔ صحیح بخاری، رقم:۵۸۴۴

3۔ صحیح بخاری، رقم:۳۷۰۷

وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ[1]

"رسول اللہ ﷺ اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اس رسول اللہ ﷺ کے ماننے والے ہیں انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ "ہم اللہ تعالیٰ کے رسولوں درمیان کوئی فرق نہیں کرتے، ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی۔ مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ اللہ کسی متنفس پر اس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے، اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے، اس کا وبال اسی پر ہے۔ (ایمان لانے والو! تم یوں دعا کیا کرو) اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کر۔ مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار، جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے در گزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سوتے وقت ان دو آیات کی تلاوت کرے گا تو "كَفَتَاهُ" یہ اس کے لیے کافی ہو گا۔"

پھر علمائے کرام فرماتے ہیں کہ كَفَتَاهُ کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اور انسانوں کی شر سے محفوظ ہو گا۔ بعض فرماتے ہیں کہ اگر تہجد اس سے رہ گیا تو یہ اس کے لیے کافی ہو گا۔

جب سونے کے لیے لیٹ جائے:

❖ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا[2] "یا اللہ! خاص تیرے نام پر سوتا ہوں اور بیدار ہوتا ہوں۔"

1۔ سورۃ البقرۃ: ۲۸۶، ۲۸۵
2۔ صحیح بخاری، رقم: ۵۸۳۹

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سونے سے پہلے اپنے چہرہ مبارک پر اپنے ہاتھ مبارک رکھ دیتے اور یہی دعا پڑھ لیتے۔

❖ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ[1]

"یا اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جس دن تم اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کریں گے۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کے لیے لیٹتے تو اپنے ہاتھ مبارک اپنے سر کے نیچے رکھ لیتے اور پھر یہی دعا پڑھتے تھے۔

❖ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ[2]

"اے اللہ! میں نے اپنی نفس کو تیری طرف جھکا دیا اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنا ہر کام تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھ پر اعتماد کیا۔ (یہ سب کام) میں نے تیرے شوق اور خوف سے کئے تیری بارگاہ کے علاوہ کوئی نجات کی جگہ نہیں ہے جہاں تیرے عذاب سے پناہ ملے۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اس دعا کو پڑھے اور اس کو اسی رات موت آئے تو اس کا خاتمہ اسلام پر ہو گا۔ اگر صبح ہوئی تو خیر و برکت نصیب ہو گی۔

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رُؤْيَا صَالِحَةً صَادِقَةً غَيْرَ كَاذِبَةٍ نَافِعَةً غَيْرَ ضَارَّةٍ[3]

"اے اللہ! میں تجھ سے نیک اور سچے خوابوں کا سوال کرتا ہوں، جھوٹے نہیں، فائدہ مند، تکلیف دہ کی نہیں"

فائدہ: حضرت عروہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ جب بھی نیند کا ارادہ

1۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۳۸۸
2۔ صحیح بخاری، رقم: ۵۸۴۰
3۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ج۳، ص۴۱۳، رقم: ۷۴۱

کرتی تو یہ دعا پڑھتی اس کے بعد کسی کے ساتھ بھی بات نہیں کرتی۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جو کوئی اچھا اور سچا خواب دیکھے تو یہ دعا پڑھے۔

أذكار الفزع فی النوم (نیند میں ڈرنے کے موقع پر اذکار)

❖ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ[1]

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل و جامع کلموں کے ذریعے اللہ کے غضب، اللہ کے عذاب اور اللہ کے بندوں کے شر و فساد اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ ہمارے پاس آئیں۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی بھی نیند میں ڈرتا تھا تو رسول اللہ مبارک ﷺ ان کو یہ کلمات سکھاتے تھے۔ اس لئے حافظ ابن قیم نے خواب میں ڈرنے کے لئے یہ دعا ذکر کی ہے۔ ایک اور دعا بھی ذکر کی ہے لیکن اس کی سند میں انقطاع ہے۔

اچھا یا بُرا خواب دیکھتے وقت مسنون طریقہ کار

- اچھا خواب دیکھے تو الحمد للہ پڑھے اور لوگوں کو بیان کیا جا سکتا ہے۔ (صحیح بخاری: ۶۹۸۵)
- اگر برا خواب دیکھے تو فوراً بیدار ہو کر بائیں طرف تین مرتبہ تھوک کر اعوذ باللہ پڑھے۔ جس پہلو پر سوئے تھے اس کو بدل دے۔ یہ خواب کسی کو بیان نہ کرے۔ (صحیح مسلم: ۲۲۶۲)
- سنن ترمذی میں ہے کہ خواب دیکھنے کے بعد اٹھ کر نماز پڑھے۔ (جامع ترمذی: ۲۲۷۰)
- ابن السنی میں ایک منقطع روایت میں یہ دعا بھی آئی ہے:

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَسَيِّئَاتِ الْأَحْلَامِ[2]

1۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۳۸۹۳؛ جامع الترمذی، رقم: ۳۵۲۸
2۔ الاذکار، رقم: ۳۱۱

الأذكار والأدعية عندالاستيقاظ

(بیداری کے اذکار اور دعائیں)

جب نیند سے بیدار ہو جائے تو اس وقت پڑھنے کے لیے بہت سی دعائیں اور اذکار ہیں لیکن یہاں پر چند دعائیں اور اذکار ذکر کرتے ہیں۔

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ[1]

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا، خاص اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہو کر جانا ہے۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ دعا پڑھنے سے نیند کا شکر ادا ہو گا ان شاءاللہ

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ، وَعَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ، وَأَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ[2]

"تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے مجھے اپنا روح واپس کیا اور میرے جسم کو عافیت دی اور مجھے اپنے ذکر کرنے کی اجازت دی۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ دعا پڑھنے سے نیند کا شکر ادا ہو گا ان شاءاللہ

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ[3]

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اللہ کی ذات پاک ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۵۸۳۷؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۳۹۰
2۔ الکلم الطیب، رقم: ۳۷
3۔ صحیح بخاری، رقم: ۱۰۸۶

سب سے بڑا ہے اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت۔"

پھر یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی "اے اللہ! میری مغفرت فرما۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ بیدار ہوتے وقت کوئی یہ ذکر پڑھے اور اس کے بعد دعا مانگے تو اس کی دعا لازماً قبول ہوگی۔ وضو اور نماز ادا کرے تو وہ بھی قبول ہوگی۔

❖ **بیداری کے بعد آنکھوں پر ہاتھ پھیر کر آسمان کے طرف دیکھنا اور ان آیات کی تلاوت کرنا:**

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ○ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ○ لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ○ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ○ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ○ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا

وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ [1]

"زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں اور رات اور دن کے باری باری سے آنے میں ان ہوش مند لوگوں کے لیے بہت نشانیاں ہیں۔ جو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے، ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں اور زمین آسمانوں کی ساخت میں غور و فکر کرتے ہیں۔ (وہ بے اختیار بول اٹھتے ہیں) "پروردگار، یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے، تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے۔ پس اے رب، ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ تو نے جسے دوزخ میں ڈالا اسے درحقیقت بڑی ذلت و رسوائی میں ڈال دیا، اور پھر ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ مالک، ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو۔ ہم نے اس کی دعوت قبول کرلی، پس اے ہمارے آقا، جو قصور ہم سے ہوئے ہیں ان سے درگزر فرما، جو برائیاں ہم میں ہیں انہیں دور کردے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر۔ خداوندا، جو وعدے تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے کیے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوائی میں نہ ڈال، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں۔ جواب میں ان کے رب نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں۔ خواہ مرد ہو یا عورت، تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ لہذا جن لوگوں نے میری خاطر اپنے وطن چھوڑے اور جو میری راہ میں اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور میرے لیے لڑے اور مارے گئے ان کے سب قصور میں معاف کردوں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ ان کی جزا ہے اللہ کے ہاں، اور بہترین جزا اللہ ہی کے پاس ہے۔ اے نبی ﷺ! دنیا کے ملکوں میں خدا کے نافرمان لوگوں کی چلت پھرت تمہیں کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہ محض چند روزہ زندگی کا تھوڑا سا لطف ہے، پھر یہ سب جہنم میں جائیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔ برعکس اس کے جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کی طرف سے یہ سامانِ ضیافت ہے ان کے لیے، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے نیک لوگوں کے لیے وہی سب سے بہتر ہے۔ اہلِ کتاب میں بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں، اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو تمہاری طرف بھیجی گئی ہے اور اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو اس سے پہلے خود انکی طرف بھیجی گئی تھی، اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں، اور اللہ کی آیات کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ نہیں دیتے۔ ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ حساب چکانے میں دیر نہیں لگاتا۔ اے لوگو، جو ایمان لائے ہو، صبر سے کام لو، باطل پرستوں کے مقابلہ میں پامردی دکھاؤ۔ حق کی خدمت کے لیے کمربستہ رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔"

---

[1] ۔ سورۃ آل عمران: ۱۹۰ تا ۲۰۰

فائدہ: نبی کریم ﷺ جب رات کو سونے سے بیدار ہوتے تو سب سے پہلے دعائیں پڑھتے اور مسواک کرتے پھر جب باہر نکلتے تو آسمان کی طرف دیکھتے اور سورۃ آل عمران کی یہ آخری دس آیات تلاوت کرتے تھے۔[1]

آداب وأذكار التهجد

(تہجد کے اذکار و آداب)

ہر مسلمان مرد ہو یا عورت رات کو اس نیت سے سوئے کہ رات کے آخری پہر میں نمازِ تہجد پڑھنے کے لیے اٹھے گا اور اپنے رب کی عبادت کروں گا اور اللہ تعالیٰ کی دربار میں دعائیں مانگے گا۔ حدیث شریف میں اس نیت کیے بغیر سونے کو باعث افسوس قرار دیا گیا ہے۔

جب تہجد کے لیے بندہ بیدار ہوتا ہے تو احادیث مبارکہ میں اس حوالے سے چند اداب بتائے گئے ہیں جن کا اہتمام ضروری ہے۔

ان آداب میں سے ایک ادب اخلاص نیت ہے۔ ریا اور تکبر سے اجتناب کرنا چاہیے۔

دوسرا ادب یہ ہے کہ تہجد نبی کریم ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہو۔ نبی کریم ﷺ دعاؤں اور اذکار کا اہتمام کرتے تھے، مسواک استعمال کرتے تھے، غسل یا وضو کرتے، خوشبو اور پاک وصاف کپڑے پہنتے تھے۔ پھر دو دو رکعات نماز پڑھتے جن کے درمیان میں ذکر اور بہت زیادہ استغفار کا ورد کیا کرتے تھے۔ جتنا بھی ممکن ہو رونے کی کیفیت طاری کرنا چاہیے۔

الأسباب المعينة على التهجد (تہجد پڑھنے کے لیے مددگار اسباب)

کچھ اعمال اور اذکار ایسے ہیں کہ اگر کوئی اس کا اہتمام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو رات کے وقت تہجد پڑھنے اور اپنے سامنے کھڑے ہونے کی توفیق فرماتا ہے۔

❖ ان اعمال میں سے ایک عمل یہ ہے کہ دن کو قیلولہ کرنا چاہیے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۴۲۰۳

اسْتَعِينُوا بِقَائِلَةِ النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ[1] "قیولہ کی مدد سے رات کے وقت تہجد پڑھنے میں مدد مانگو۔"

❖ مولانا مفتی محمد شفیعؒ معارف القرآن میں فرماتے ہیں کہ سورۃ الکہف کے آخری دو آیات تلاوت کرنی چاہیے: ﴿قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ○ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○﴾[2]

- نماز عشاء کے فوراً بعد سونا چاہیے۔ بغیر ضرورت کے گپ شپ سے اجتناب کرنا چاہیے۔
- دن کے وقت حتی الوسع ہر قسم کے گناہوں سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔ کیونکہ گناہ گار کو رات کو اٹھنے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔
- اللہ تعالیٰ سے اخلاص اور محبت سے یہ دعا مانگنی چاہیے کہ یا اللہ ! مجھے تہجد پڑھنے اور اپنی بارگاہ میں کھڑے ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

الدعاء بعد التهجد (تہجد پڑھنے کے بعد کی دعا)

تہجد پڑھنا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا معمول تھا۔ آپ ﷺ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ "پھر وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے" کا عملی مجسمہ تھے۔

کثرۃ الاستغفار:

❖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا

1۔ معجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۱۹۵

2۔ سورۃ الکہف: ٦٠ و ٦١

فِي سَمْعِي وَنُورًا فِي بَصَرِي وَنُورًا فِي شَعْرِي وَنُورًا فِي بَشَرِي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي دَمِي وَنُورًا فِي عِظَامِي، اَللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَأَعْطِنِي نُورًا وَاجْعَلْ لِّي نُورًا، سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [1]

"اے اللہ! تو میری قبر میں نور (روشنی) کردے، اے اللہ! تو میرے قلب میں نور بھر دے، اے اللہ! تو میرے آگے اور سامنے نور پھیلا دے، اے اللہ تو میرے پیچھے نور کردے، نور میرے داہنے بھی نور میرے بائیں بھی، نور میرے اوپر بھی اور نور میرے نیچے بھی، نور میرے کانوں میں بھی نور میری آنکھوں میں بھی، نور میرے بالوں میں بھی نور میری کھال میں بھی نور، میرے گوشت میں بھی، نور میرے خون میں بھی اور نور میں اضافہ فرما دے، میرے لیے نور بنادے، پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کو اپنا اوڑھنا بنایا، اور عزت ہی کو اپنا شعار بنانے کا حکم دیا، پاک ہے وہ ذات جس نے مجد و شرف کو اپنا لباس بنایا اور جس کے سبب سے وہ مکرم و مشرف ہوا، پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کسی اور کے لیے تسبیح سزاوار نہیں، پاک ہے فضل اور نعمتوں والا، پاک ہے مجد و کرم والا، پاک ہے عظمت و بزرگی والا۔" (مسلم کی حدیث میں حالت سجدہ میں اس کا ذکر آیا ہے۔)

فائدہ: اس کے علاوہ اپنے لیے جو چاہے دعائیں مانگ سکتا ہے۔

الأذكار والأدعية عند الصباح

(صبح کے اذکار اور دعائیں)

صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک جس وقت ممکن ہو ان اذکار اور دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس کی برکت سے دن خیر و برکت اور حفاظت کے ساتھ گزرے گا۔ ان میں سے اکثر اذکار اور دعائیں تو پہلے شام کے اذکار اور دعاؤں میں گزر چکی ہیں۔ یہاں پر مختصراً ان کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

1۔ سنن ترمذی، رقم: ۳۴۱۹؛ معجم الکبیر، رقم ۱۲۱۹۰

❖ **آیۃ الکرسی**

فائدہ: جو کوئی صبح کے وقت آیت الکرسی پڑھے تو شام تک محفوظ رہے گا۔

❖ **سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس** (تین تین مرتبہ پڑھنا)

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ان تین سورتوں کو تین تین مرتبہ صبح کے وقت پڑھ لے تو یہ اس کے لیے ہر معاملے میں کافی ہے۔

❖ بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ [1] (تین مرتبہ)

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو اس کو تین مرتبہ صبح کے وقت پڑھ لے تو شام تک اس کو کوئی بھی نقصان اور تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [2] (ایک، دس، سو مرتبہ)

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو صبح کے وقت یہ ذکر پڑھے تو اس کو ایک عربی غلام کو آزاد کرانے جتنا ثواب ملے گا۔ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں، دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔

❖ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ [3]

"اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اس کے لیے تعریفیں ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی طاقت نہیں۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو صبح کے وقت یہ ذکر پڑھے وہ شام تک محفوظ رہے گا۔

❖ **درود شریف** (دس مرتبہ) [1]

1۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۸۸، سنن ترمذی، رقم: ۳۳۸۸

2۔ صحیح بخاری، رقم: ۳۲۹۳، سنن ترمذی، رقم: ۳۴۶۸؛ الصحیحۃ، رقم: ۲۷۶۲، ۲۵۶۳

3۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۷۵؛ سنن نسائی، رقم: ۹۸۴۰

فائدہ: جو کوئی صبح اور شام کے وقت دس مرتبہ درود شریف پڑھ لے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گی۔

❖ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ وَاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا[2]

فائدہ: یہ قیمتی دعا ہے جو کوئی شام کے وقت پڑھ لے تو اور جو کام بھی کرنا چاہے اس میں خیر و برکت ہو گی۔ جب صبح کو پڑھ لے جو بھی کام کرنا ہو تو وہ باعث خیر و برکت ہو گی ان شاء اللہ

❖ اَللّٰهُمَّ ما أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لا شَرِيْكَ لَكَ، لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ[3]

فائدہ: حدیث میں ہے کہ جس کسی نے یہ دعا صبح کے وقت پڑھی تو اس نے دن کا شکر ادا کیا۔

سید الاستغفار

❖ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ[4]

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے پڑھ لیے اور اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ بھی جنتی ہے۔

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ

2۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۴۱۳
2۔ مستدرک حاکم، رقم: ۲۰۰۰؛ سنن نسائی، رقم: ۱۰۴۰۵
3۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۸۳
4۔ صحیح بخاری، رقم: ۶۳۲۳؛ سنن ترمذی، رقم: ۳۳۹۳

وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَآمِنْ رَوْعَتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ، وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ[1]

فائدہ: یہ دعا بہت ہی جامع ہے۔ جو کوئی اس کا اہتمام کرے گا اس کی زندگی عافیت سے ہو گی اور ہر طرف سے محفوظ ہو گا۔ نبی کریم ﷺ اس دعا کا صبح و شام بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے، کبھی بھی آپ ﷺ نے اس کو چھوڑا نہیں ہے۔

مسجد کے آداب، اذکار اور دعائیں

حساس علاقوں اور قبائلی علاقہ جات میں اکثر لوگ عذر کی وجہ سے مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے کے لیے مسجد میں حاضر نہیں ہو سکتے، جب کہ نمازِ فجر پڑھنے کے لیے مسجد لازمی جاتے ہیں، اسی وجہ سے مسجد کے آداب اور اذکار یہاں پر ذکر کرتے ہیں۔

جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے۔

1. مرد اور خواتین اذان کا جواب دیں، جس طرح موذن کلمات ادا کرتا ہے۔ اذان کے اختتام پر درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا ﷺ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَهُ[2]

"اے اللہ! اس کامل پکار کے رب اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو قرب اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کیجیے۔ جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔"

2. مرد حضرات کو چاہیے کہ وہ اذان سنتے ہی فوراً نماز کے لیے تیاری شروع کر کے مسجد کی

1۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۷۴، سنن نسائی، رقم: ۱۰۴۰۱ (صححہ الالبانی)
2۔ صحیح بخاری، رقم: ۴۷۱۹؛ سنن ابی داود، رقم: ۵۲۹

طرف روانہ ہو جائے۔

3. وضو گھر کرنا سنت ہے۔ وضو کی ابتدا میں بسم اللہ پڑھنا جمہور علمائے کرام کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے، جس کے بغیر وضو مکمل نہیں اور وضو کی خیر و برکت سے محرومی کا باعث ہے۔ بعض محدثین اور علمائے کرام کے نزدیک وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا واجب ہے اور اس کے بغیر وضو نہیں ہوتا۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ وضو کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا چاہیے اگرچہ صرف بسم اللہ پڑھے تو یہ بھی سنت ہے۔

4. **الذکر والدعا بعد الوضوء** (وضو کے بعد ذکر اور دعا)

❖ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ [1]

”میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ہے۔“

ترمذی شریف میں یہ دعا بھی آئی ہے:

❖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ [2]

”اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں ٹھہرائے۔“

5. مسجد جانے سے پہلے گھر میں دو رکعت نفل نماز پڑھنا مسنون ہے اور جب واپس گھر آجائے تو پھر بھی دو رکعت نفل پڑھنا مسنون عمل ہے۔

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو بھی اس کا اہتمام کرے گا تو گھر سے نکلتے وقت اور داخل ہوتے وقت حالت بد سے محفوظ رہے گا۔ [3]

(شیخ الالبانیؒ سفر کے موقع پر یہ عمل کرتے تھے۔)

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۳۴۵
2۔ جامع الترمذی، رقم: ۵۰
3۔ البزار وحسنہ الالبانی فی الصحیحۃ، رقم: ۱۳۲

6. جب نماز کے لیے مسجد کی طرف روانہ ہو جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

❖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَعَظِّمْ لِي نُورًا

”یا اللہ! کر دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور، داہنے اور بائیں نور، آگے نور اور پیچھے نور اور کر دے میری ذات میں نور اور زیادہ دے مجھے نور۔“

فائدہ: یہ دعا بڑی خیر و برکت کی باعث ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پابندی کے ساتھ اس دعا کا اہتمام کرے گا وہ ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو گا۔ اس کو ایک روشن اور پر نور زندگی نصیب ہو گی۔ اگر بالفرض کوئی شخص یہ دعا عربی الفاظ میں نہیں پڑھ سکتا تو اپنی مادری زبان میں بھی پڑھ سکتا ہے۔

7. مسجد جاتے وقت اطمینان اور باوقار انداز سے جانا چاہیے۔ دوڑنے سے اجتناب کرنا چاہیے اگرچہ آپ سے کوئی رکعت بھی چھوٹ جائے اس کو بعد میں ادا کرے۔

8. مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اس کے بعد بایاں پاؤں داخل کرے۔ جب کہ مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں اس کے بعد دایاں پاؤں کو نکالنا ہے۔

9. مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنی چاہیے۔ احادیث مبارکہ میں مختلف دعائیں آئی ہیں۔

جب نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ

اس کے بعد: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ، یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

مسلم شریف اور ابو داؤد شریف میں یہ دعا بھی آئی ہے:

❖ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ [1] ”اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“

10. **افشاء السلام:** مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر نمازی موجود ہوں تو ان کو سلام کرنا

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۷۱۳؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۶۵

چاہیے۔ یہی نبی کریم ﷺ کا طریقہ تھا۔

11. جب صف میں پہنچ جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ یہ مسنون طریقہ ہے:

❖ اَللّٰھُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ مَاتُؤْتِیْ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ(1)

”اے اللہ! وہ کچھ دے دے جو تو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہے۔“

12. **تحیۃ المسجد:** جب کوئی مسجد میں داخل ہو جائے اور ابھی جماعت کھڑی ہونے کے لیے کچھ وقت باقی ہو یا عام اوقات میں مسجد میں جائے اور اس وقت نماز پڑھنے کی ممانعت نہ کی گئی ہو تو اس موقع پر مسنون طریقہ یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے۔ بعض علمائے کرام نے اس کو واجب کہا ہے۔

13. جب اقامت شروع ہو جائے تو نماز کے لیے کھڑا ہونا چاہیے۔ اقامت اور امام کے کھڑے ہونے سے پہلے کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔

14. اذان کے جواب کی طرح اقامت کا جواب دینا چاہیے۔

15. جماعت سے پہلے صف بندی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

(نماز باجماعت اور انفرادی کی مکمل تفصیلی بحث راقم کی کتاب تنبیہات میں مذکور ہے۔ اس کا مطالعہ کیا جائے۔)

فرض نماز کے بعد اذکار اور دعائیں

احادیث مبارکہ میں جو اذکار اور دعائیں فرض نمازوں کے بعد آئے ہیں ان میں کچھ یہاں ذکر کرتے ہیں۔

❖ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

فائدہ: بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی نماز کا اختتام تکبیر کے ذریعے معلوم ہوتا تھا۔ ظاہری بات ہے کہ تکبیر سے مراد اللہ

1۔ مستدرک حاکم، رقم: ۷۴۸؛ سنن نسائی، رقم: ۹۹۲۱

اکبر ہے، اگرچہ تکبیر کا اطلاق ہر ذکر پر بھی ہوتا ہے۔

❖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (تین مرتبہ) اس کے بعد

❖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ(1)

”اے اللہ! تو سب عیبوں سے سالم ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے یعنی تمام عالم کی اور اے بزرگی اور عزت والے تو بڑی برکت والا ہے۔“

❖ سُبْحَانَ اللّٰہِ (۳۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳۳) اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۳۴)

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص فرض نمازوں کے بعد یہ اذکار پڑھے تو وہ کبھی بھی ذلیل و خوار نہیں ہوگا۔

❖ آیۃ الکرسی

فائدہ: حدیث شریف میں ہے جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

❖ سورۃ الاخلاص

فائدہ: حدیث شریف میں ہے جو شخص فرض نماز کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھے تو جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

❖ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس

فائدہ: عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ہر فرض نماز کے بعد یہ دونوں سورتیں پڑھا کرو۔

❖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۵۹۲؛ سنن ترمذی، رقم: ۲۹۸

وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ [1]

”کوئی معبود لائق عبادت نہیں، نہ اس کا کوئی شریک ہے، اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور نہ گناہ سے بچنے کی طاقت، نہ عبادت کرنے کی قوت ہے مگر ساتھ اللہ کے، نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت کے سوائے اللہ کے اور نہیں پوجتے ہم مگر اسی کو، اس کا ہے سب احسان اور اسی کو سب بزرگی اور اسی کے لیے سب تعریف اچھی، نہیں ہے کوئی معبود عبادت کے لائق مگر اللہ، ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر برا مانیں۔“

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرض نماز کے بعد یہ دعا اونچی آواز میں پڑھتے تھے۔

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ [2]

”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اس کی ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں۔ اور کسی مال دار کو اس کی دولت و مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں گے۔“

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا اونچی آواز میں پڑھتے تھے۔

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [3]

”اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں، لاچاری و مجبوری کی عمر کو پہنچنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۵۹۴؛ سنن نسائی، رقم: ۱۱۴۶۱
2۔ صحیح بخاری، رقم: ۶۶۱۵؛ صحیح مسلم، رقم: ۵۹۳
3۔ صحیح بخاری، رقم: ۲۸۲۲؛ سنن نسائی، رقم: ۹۹۶۰

فائدہ: جو شخص اس دعا کا اہتمام کرے گا ان شاءاللہ اس پر زندگی میں کبھی بھی ایسا وقت اور نہ ایسی بیماری آئے گی جس سے وہ دوسروں کا محتاج ہو۔

نماز فجر اور مغرب کے بعد کے اذکار

اس سے پہلے جو اذکار بیان ہوئے وہ پانچوں وقت کی نماز کے بعد کے تھے لیکن کچھ ایسے اذکار اور دعائیں ہیں جو مخصوص فرض نمازوں جیسے مغرب اور فجر کے بعد مسنون ہیں۔

❖ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ [1] (سات مرتبہ) ”اے اللہ! مجھے آگ سے نجات دلائے۔“

فائدہ: ابوداؤد میں حدیث ہے کہ جو شخص فجر اور مغرب کی نماز کے بعد دیگر گفتگو کرنے سے پہلے یہ دعا سات مرتبہ پڑھے، اگر اسی دن یا رات کو فوت ہو جائے تو وہ جہنم سے محفوظ ہو گا۔

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [2] (دس مرتبہ یا سو مرتبہ)

”نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اکیلا، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے حمد و ثنا ہے وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے کبھی مرے گا نہیں، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

فائدہ: مسند احمد میں حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز فجر اور مغرب کے بعد نماز کی ہیئت تبدیل کئے بغیر کسی قسم کی گفتگو کئے بغیر یہ ذکر پڑھے تو اس کو دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں، دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور بری چیز اور شیطان سے محفوظ ہو گا۔ شرک کے علاوہ کسی ایک گناہ پر محاسبہ نہیں ہو گا اور عمل کے لحاظ سے تمام لوگوں سے بہتر ہو گا۔

1۔ سنن ابی داؤد، رقم: ۵۰۷۹؛ سنن نسائی، رقم: ۹۹۳۹
2۔ مسند احمد، رقم: ۱۸۰۱۹؛ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۷۴

فجر کی سنتوں کے بعد دعا:

❖ اَللّٰھُمَّ رَبِّ جِبْرِیْلَ وَإِسْرَافِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ ومُحَمَّدٍ النَّبی صَلَّی الله عَلَیْهِ وَسَلَّمْ، أعُوذُبِكَ مِنَ النَّارِ[1] (۳مرتبہ)

”اے جبرائیل، اسرافیل، میکائیل اور محمد ﷺ کے رب، مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے۔“

نماز فجر کے بعد دعا:

❖ اَللّٰھُمَّ إنی أسألُكَ عِلْماً نافِعاً، وعَمَلاً مُتَقَبَّلاً، وَرِزْقاً طَیِّباً[2]

”اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم، قبول ہونے والے عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔“

باقی اس سے پہلے فرض نماز کے بعد جو اذکار اور ادعیہ گزر چکے ہیں ان کا ورد کرنا چاہیے۔

تنبیہ: تمام اوقات میں سب سے قیمتی وقت نمازِ فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے، اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے خصوصی طور پر دعا کی: اَللّٰھم بَارِك لأمتی فی بکورھم ”اے اللہ میری امت کے لیے صبح کا وقت بابرکت بنائے۔“

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ عوام وخواص کی اکثریت بلکہ علمائے کرام اور طلبہ بھی یہ قیمتی وقت سونے یا فیس بک کی نذر کرتے ہیں۔ امام نوویؒ نے الاذکار میں موطا امام مالک کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ نماز فجر کے بعد عالم کی نیند کی وجہ سے زمین چیختی ہے۔ لہٰذا یہ قیمتی وقت دعاؤں، اذکار، تلاوت، مراقبہ اور دینی مطالعہ میں گزارنی چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی نمازِ فجر پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک ذکر واذکار میں مشغول رہے، اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھے، تو اس کو پورے حج اور عمرے جتنا ثواب ملے گا۔

---

[1] ۔ الاذکار، ص: ۸۶

[2] ۔ الاذکار، ص: ۸۷؛ ہدایۃ الرواۃ، رقم: ۲۴۳۲

صلاۃ الضحیٰ کے بعد دعا

❖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلیٰ إنَّكَ أنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْر[1] (سومرتبہ)

”اے اللہ! مجھے بخش دے اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے اور بخشنے والا ہے۔“

فائدہ: جو شخص بھی اس دعا کا اہتمام کرے گا تو اس پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوگی۔

مسجد سے نکلتے وقت کی دعا

❖ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ[2] ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل طلب کرتا ہوں۔“

آداب اللباس

(کپڑوں کے آداب)

عموماً جب صبح ہو جاتی ہے تو لوگ مختلف کام کاج کے سلسلے میں گھروں سے نکلتے ہیں اور اپنے کپڑے اور جوتے وغیرہ تبدیل کرتے ہیں۔ پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہمیں کپڑے تبدیل کرنے، پہننے، جوتے نکالنے اور پہننے کے آداب بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً

1) وہ کپڑا استعمال کرنا چاہیے جو جسم کو اچھی طرح ڈھانپ لیتا ہے اور جس میں تکبرانہ اثرات اور اسراف نہ ہو۔

2) کپڑوں کا ایسا رنگ نہ ہو جس کی مردوں کے لیے ممانعت کی گئی ہو جیسے خالص سرخ رنگ کا کپڑا۔ مردوں کے لیے سفید رنگ کا کپڑا بہتر ہے (کمافی الحدیث) جب کہ خواتین کے لیے کالے رنگ کے کپڑے بہتر ہے۔ (کمافی جلباب المراۃ المسلمۃ للشیخ الالبانیؒ، ص ۱۲۱)

3) کپڑے ایسے بھی نہ ہوں جس میں فساق، فجار اور کفار کے ساتھ مشابہت آتی ہو۔

---

[1] ۔ سنن نسائی، رقم: ۹۹۳۴

[2] ۔ صحیح مسلم، رقم: ۷۱۳؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۶۵

4) کپڑے اتارتے وقت بائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے۔جب کہ پہنتے وقت دائیں طرف سے آغاز کرنا چاہیے۔

5) کپڑے اتارتے وقت یہ ذکر پڑھنا بہتر ہے:

❖ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ [1]

"اللہ تعالیٰ کے نام سے وہی ذات جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

فائدہ: یہ ذکر کرنے والا شخص جنات کی نظر سے محفوظ ہوگا۔

نئے کپڑے پہننے کی دعا:

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ [2]

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے یہ عنایت فرمایا۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے تمام گناہوں کو معاف کردے گا۔[3]

❖ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ [4]

"اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔میں اس کے خیر اور جس خیر کے لیے یہ بنایا گیا ہے وہ خیر تجھ سے طلب کرتا ہوں اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور جس شر کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔"

اگر کسی نے نئے کپڑے پہنے ہو تو دیکھ کر اس کو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

❖ أَبْلِي وَأَخْلِقِي [5] "ان کپڑوں کو بوسیدہ کرو اور تمہیں ان کا عوض عطا فرمائے۔"

1۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ج۲، ص۱۸، رقم: ۲۷۲
2۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۰۲۳؛ مستدرک حاکم، رقم: ۷۴۰۹ (حسنہٗ الالبانی)
3۔ ایضاً
4۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۰۲۰؛ شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۶۲۸۴
5۔ صحیح بخاری، رقم: ۳۰۷۱

اگر عورت نے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہو تو یہ دعا کرنی چاہیے:

❖ تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰی [1] "ان کپڑوں کو بوسیدہ کرو اور اللہ تعالیٰ تمہیں ان کا عوض عطا فرمائے۔"

فائدہ: صحابہ کرامؓ ایک دوسرے کے لیے یہ دعا کرتے تھے

آئینہ میں چہرہ دیکھتے وقت کی دعا

❖ اَللّٰھُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَأَحْسِنْ خُلُقِيْ [2]

"اے اللہ! تونے مجھے خوبصورت بنایا، اسی طرح میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنادے۔"

فائدہ: کوئی شخص آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھتے وقت یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اعلیٰ اخلاق عطا فرماتا ہے۔

آداب شعر الرأس واللحية

(سر اور داڑھی کے بالوں کے آداب)

سر کے بال انسان کی خوبصورتی ہے جبکہ داڑھی کے بال مرد کا حسن وجمال ہے۔مرد حضرات کے لیے سر کے بال منڈوانا اور کٹوانا جائز ہے لیکن سر کے بالوں کے کچھ حصے کو کاٹنا اور کچھ کو چھوڑنا شرعاً حرام ہے۔اس کے علاوہ لمبے بال رکھنا بھی جائز ہے البتہ اس کے درمیان میں مانگ بنانا سنت نبوی ہے اور کان کے برابر بالوں کو لمبے رکھنا مسنون طریقہ ہے۔داڑھی منڈوانا یا ایک مشت سے کم رکھنا بڑا گناہ ہے بلکہ داڑھی کو قبضے تک چھوڑنا واجب ہے۔

- داڑھی منڈوانا ہندو مذہب کے ساتھ مشابہت ہے۔
- حضرت آدمؑ سے لے کر نبی کریم ﷺ تک تمام انبیائے کرامؑ اور اولیائے کرامؒ کی داڑھیاں تھیں لہٰذا منڈوانا ان سے عملاً مخالفت ہے۔

1۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۰۲۰؛ شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۶۲۸۴
2۔ مسند احمد، رقم: ۲۴۴۳۷؛ شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۸۵۴۳

- نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمی آئے جنہوں نے داڑھیاں منڈوائی تھیں تو نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کیا اور فرمایا: تمھاری لیے ہلاکت ہو تمھیں یہ حلیہ اپنانے کا کس نے حکم دیا ہے؟
- لہٰذا داڑھی سنت نبوی کے مطابق رکھنا اتباع شریعت بھی ہے، اتباع سنت اور زینت بھی

بالوں میں کنگھی کرنے کے آداب:

ہر دن اور ہر وقت بالوں میں کنگھی نہیں کرنا چاہیے۔ جب ضرورت ہو تو بالوں کی کنگھی دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے۔

آداب النعال

(جوتے پہننے کے آداب)

ایک مرد یا عورت جب چلتا پھرتا ہے خصوصاً جب گھر سے باہر جاتا ہے تو چپل، جوتے وغیرہ پہنتا ہے (ہر علاقے کے اپنے رواج کے مطابق چپل، بوٹ اور جوتے ہوتے ہیں) نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ [1] "جب ایک آدمی نے چپل پہنا تو یہ ایسا ہے کہ گویا وہ سواری پر ہے۔"

فائدہ: انسان موسم کی شدت اور پاؤں زخمی ہونے سے محفوظ ہوتا ہے۔

اس حوالے سے نبی کریم ﷺ نے آداب بھی بیان کیے ہیں۔

- بہتر طریقہ یہ ہے کہ دونوں پاؤں میں چپل یا جوتے ہو۔ ایک پاؤں میں چپل یا جوتا ہو اور دوسرے میں نہ ہو تو یہ خلاف سنت ہے اور غیر سنجیدہ حرکت ہے بلکہ نقصان دہ ہے۔ [2]
- بیٹھ کر جوتے پہننا چاہیے، خاص کر جب بوٹ وغیرہ پہننا ہوں تو یہ طریقہ اولیٰ ہے۔ اس

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۰۹۶؛ سنن نسائی، رقم: ۹۸۰۰

2۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۰۹۷

طرح کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ہو دونوں طریقے جائز ہیں۔

- پہلے دائیں پاؤں میں جوتا یا چپل پہننا، جب جوتے اتارنا ہو تو پہلے بائیں پاؤں سے نکالنا مسنون طریقہ ہے۔ [1]
- نئے جوتے یا چپل پہلی بار پہننے ہو تو اس میں دو رکعات نماز ادا کرنا مسنون ہے لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ حالت سجدہ میں پاؤں موڑ سکتے ہو۔

آداب المشی

(چلنے پھرنے کے آداب)

- راستے میں اگر کوئی رکاوٹ ہو تو ہٹانا چاہیے۔
- راستے کے دائیں جانب چلنا چاہیے۔ راستے پر چلتے وقت سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے بلکہ نظریں سامنے رکھنے چاہیے۔ اس دوران لوگوں پر سلام ڈالنا چاہیے۔ اگر کوئی سلام کرے تو اس کا جواب دینا چاہیے۔

لوگوں پر سلام کرنا:

جب راستے پر جا رہے ہو تو جو کوئی بھی سامنے آجائے، عمر میں چھوٹا ہو یا بڑا اور حیثیت میں کم ہو یا زیادہ اور آپ اس کو جانتے ہو یا نہیں جانتا اس کو سلام کرنا چاہیے یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اگرچہ صرف السلام علیکم کہنا بھی جائز ہے لیکن زیادہ ثواب کے حصول کے لیے پورا سلام کہنا بہتر ہے۔

جب کوئی آپ کو سلام کرے تو اس کا پورا جواب دینا چاہیے یعنی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اگرچہ فقط وعلیکم السلام کہنا بھی کافی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر مصافحہ ہو جائے تو یہ بہتر طریقہ ہے۔ مصافحہ ایک ہاتھ سے بھی کیا جا سکتا ہے لیکن دونوں ہاتھوں سے کرنا زیادہ

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۰۹۷

بہتر ہے خصوصاً علمائے کرام اور اکابر کے ساتھ، کیونکہ یہ تعظیم و تکریم کی علامت ہے۔(کذا فی شرح البخاری لشیخ ابن العثیمین)

مسلم بھائی کو خوش دیکھے تو کہے: ❖ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ[1] ”اللہ تمہیں خوش رکھے۔“

کوئی اچھی چیز دیکھتے وقت کی دعا: ❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ[2]

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی مہربانی سے تمام نیک کام پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔“

بری چیز دیکھتے وقت کی دعا:

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ[3] ”ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔“

باعث تعجب بات یا کام ہو جائے:

❖ سُبْحَانَ اللّٰهِ (مختصر البخاری، ۱۷۳) ❖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (مختصر البخاری، ۱۱۳۱)

کسی کام یا بات پر خوش ہو جائے:

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ❖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (مختصر مسلم، ۱۰۳)

کسی سے گناہ سرزد ہو جائے:

اس موقع پر اچھے طریقے سے وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھے، اس کے بعد اس گناہ سے توبہ و استغفار کرے۔(صحیح الجامع: ۵۷۳۸)

❖ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ[4] (۳مرتبہ)

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اس دعا کو تین دفعہ پڑھے، اس کے تمام گناہ معاف کئے جائیں گے اگرچہ اس نے میدان جنگ سے فرار اختیار کی ہو۔

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۲۰۸۵، صحیح مسلم، رقم: ۲۳۹۶

2۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۸۰۳؛ مستدرک حاکم، رقم: ۱۸۴۰ (حسنہ الالبانی)

3۔ الصحیحہ، رقم: ۲۷۲۷

4۔ کنز العمال، ج۱، ص۴۶۴، رقم: ۳۵۷۳

جب ایک چیز پسند آجائے لیکن نظر بد کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ ”اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت ڈال۔“

اگر اولاد ہو تو یہ پڑھے:

❖ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ[1]

”اللہ تعالیٰ جو چاہے وہی ہوتا ہے اور نہ چاہے تو وہ نہیں ہوتا، کسی کو نیکی کرنے کی قوت ہے نہ برائی سے بچنے کی قوت ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔ جو عظیم ذات ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔“

جب کوئی تیری تعریف کرے تو یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ وَاجْعَلْنِي خَيْرًا مِّمَّا يَظُنُّونَ[2]

”یا اللہ! میری پکڑ ان باتوں پر نہ کرے جو لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں اور معاف کر دے وہ جو لوگ نہیں جانتے، اور مجھے اس بہتر بنا دے جو یہ گمان کرتے ہیں۔“

جب کوئی تیرے ساتھ اچھائی اور بھلائی کرے: ❖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا[3]

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جس کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کرے اور وہ جزاک اللہ خیراً کہے تو اس نے اس شخص کی مکمل ثنا بیان کی۔

❖ اَلدُّعَاءُ لَهُ وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِ[4] ”اس کے لیے دعا اور اس کی صفت“

فائدہ: حدیث شریف میں ہے جس کسی نے تیرے ساتھ بھلائی کی، تو نے اس کی تعریف

1۔ کنز العمال، ج۱، ص۴۶۴، رقم: ۳۵۷۳

2۔ الادب المفرد، ص۷۶۱

3۔ الترغیب والترہیب، رقم: ۲۶۹

4۔ ایضاً، رقم: ۹۷۷

کی اور اس کے لیے دعا کی تو یہ بھی اس کا بدلہ ہے۔

بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [1]

"نہیں کوئی معبود برحق ہے مگر اللہ اکیلا، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے ملک (بادشاہت) ہے اور اسی کے لیے حمد وثناء ہے وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے، وہ زندہ ہے کبھی مرے گا نہیں، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائیاں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

فائدہ: جو شخص یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند فرماتا ہے۔

جب کسی کے گھر جانے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ [2]

"اے اللہ! ساتوں آسمانوں، اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں ان سب کے رب! ساری زمینوں اور ان ساری چیزوں کے رب جن کا وہ بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں اور اے شیاطین اور جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہے ان سب کے رب! اپنی ساری مخلوق کے شر سے بچانے کے لیے میرا پڑوسی بن جا، تاکہ ان میں سے کوئی مجھ پر نہ ظلم وزیادتی کر سکے، اور نہ ہی بغاوت وسرکشی کا مرتکب ہو، تیرا پڑوسی باعزت ہو، اور تیری ثنا (وتعریف) بڑھ چڑھ کر ہو، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں معبود تو بس تو ہی ہے۔"

1۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۲۳۵؛ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۲۸
2۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۵۲۳

شادی کے موقع پر دعا:

❖ بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ [1]

"اللہ تیرے لیے برکت کرے اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر میں اکٹھا کرے۔"

دولہا کو کو مبارک باد دینا ہو: ❖ بَارَكَ اللهُ لَكَ [2]

دولہا اور دولہن کے لیے دعا:

❖ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِمَا وَبَارِكْ لَهُمَا فِيْ بِنَائِهِمَا [3]

"اے اللہ! تو ان میں برکت دے اور انہیں ان کی شادی میں برکت دے۔"

آداب السفر

(سفر کے آداب)

یہ دنیا دینی اور دنیاوی ضروریات اور تقاضوں کو پورا کرنے کی جگہ ہے۔ اس حوالے سے بعض اوقات گھر بار اور علاقے کو چھوڑ کر سفر کرنے کی نوبت پیش آجاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس حوالے سے ہمیں مکمل ہدایات دی ہیں۔ مثلاً

- بغیر ضرورت کے سفر سے اجتناب کرنا چاہیے۔
- اگر سفر کی ضرورت پیش آجائے تو کوشش کرنی چاہیے کہ بدھ اور جمعرات کے دن سفر کیا جائے۔
- اکیلے سفر کی بجائے کسی ساتھی کے ہمراہ سفر کرنا چاہیے۔
- دوران سفر امیر مقرر کرنا چاہیے اور اس کی اطاعت کرنی چاہیے۔

1۔ مستدرک حاکم، رقم: ۲۷۴۵
2۔ مستدرک حاکم، رقم: ۲۷۴۵
3۔ معجم الکبیر الطبرانی، رقم: ۱۱۵۳

- دوران سفر اپنے ساتھیوں کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔
- اگر کہیں لمبا سفر (حج، عمرہ، تجارت، دعوت و تبلیغ) سے واپس آجائے تو سب سے پہلے مسجد جا کر دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے۔
- سفر سے واپسی پر صدقہ اور کھانے کا اہتمام کرنا مسنون طریقہ ہے۔
- خواتین کے لیے ضروری ہے کہ جو سفر ایک دن سے زیادہ اور رات کو ہو تو بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ اس دوران پردے کا اہتمام اور خوشبو سے اجتناب کرے۔ اپنے سرپرست سے اجازت لے۔ جب راستے میں مرد آجائے تو راستے کے ایک کنارے پر ہونا چاہیے۔
- جب کوئی سفر کا ارادہ کرے اور روانہ ہونے والا ہو تو اس وقت سے لے کر واپسی تک مختلف اوقات کے لیے مختلف دعائیں اور اذکار ہیں جن میں سے کچھ کو یہاں ذکر کرتے ہیں۔

گھر کے لوگوں کے لیے دعا:

❖ أَسْتَوْدِعُكُمَ اللهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ[1]

"تمھیں اس اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے جا رہا ہوں جس کی امانتیں ضائع نہیں ہوتی۔"

گھر والے یہ دعا پڑھے:

❖ أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ[2]

"میں تمہارا دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔"

مسافر کو یہ دعا دی جائے:

❖ زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ[3]

1۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۸۲۵؛ سنن نسائی، رقم: ۱۰۳۴۲
2۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۸۲۶؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۲۶۰۰
3۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۴۴؛ مستدرک حاکم، رقم: ۲۴۷۷

"اللہ تعالیٰ تمہیں تقویٰ کا زاد راہ دے اور تیرے گناہ بخش دے اور تو جہاں کہیں بھی ہو بھلائی کو تیرے لیے آسان کر دے۔"

❖ اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبَعِيدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ[1]

"اے اللہ! دوری کو لپیٹ دے اور اس کے لیے سفر کو آسان کر دے۔"

گھر سے نکلتے وقت کی دعائیں اور اذکار:

❖ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ[2]

"اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا، کسی کو نیکی کرنے کی قوت ہے نہ برائی سے بچنے کی قوت ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔"

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی گھر سے نکلے اور یہ دعا پڑھے تو وہ محفوظ ہو گیا اور ہدایت پر ہے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ اس دوران ایک شیطان دوسرے شیطان کو کہتا ہے کہ اس شخص کو کس طرح گمراہ کیا جائے گا لیکن اس کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اس کو ہدایت ہوئی ہے اور محفوظ ہے۔

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ[3]

"اے اللہ تعالیٰ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں راہ بھٹک جاؤں یا پھسل جاؤں یا کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا میں جہالت کروں یا کوئی مجھ سے جہالت کرے۔"

فائدہ: جو شخص اس دعا کا اہتمام کرے گا تو وہ ہر چیز سے محفوظ ہو گا۔ خاص کر وہ شخص جو وعظ و نصیحت اور دعوت کی نیت سے سفر کے لیے نکلا ہو۔

1۔ مسند احمد، رقم: ۸۳۶۷
2۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۳۴۸؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۴۳۱
3۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۸۸۴؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۹۴

❖ اَللّٰہُ اَکْبَرُ[1] (تین مرتبہ)

❖ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ[2]

"پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

❖ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ[3]

"اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دوری لپیٹ دے۔ اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے اہل میں ہمارا خلیفہ ہے۔"

فائدہ: جو شخص اس دعا کا اہتمام کرے گا تو وہ سواری کی ہر آفت (ایکسیڈنٹ، بریک فیل وغیرہ) سے محفوظ ہو گا اور اس کا سفر خیریت سے ہو گا۔ اس کے گھر میں بھی خیریت ہو گی دوران سفر اس کو کثرت سے نیک اعمال کرنا نصیب ہو گا اس کا سفر گناہوں سے محفوظ ہو گا۔

چڑھتے اور اترتے وقت کی دعا:

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ جب کبھی اوپر چڑھتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے تھے اور جب نیچے اترتے تھے تو سُبْحَانَ اللّٰہ فرماتے تھے اور جب ہموار راستے پر چلتے تھے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

1۔ سنن ابوداود، رقم: ۲۶۰۲
2۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۴۶؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۲۶۰۲
3۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۴۷

جب ایک جگہ آرام کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

❖ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ[1]

"میں تمام مخلوقات کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے اسی کی پناہ چاہتا ہوں۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے جو شخص یہ دعا پڑھے جب تک اس جگہ موجود رہے، اسے کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

سفر (خاص کر جہاد) سے واپسی کی دعا اور ذکر:

نبی کریم ﷺ سفر سے واپسی کے موقع پر یہ دعا اور ذکر بہت زیادہ اور بار بار پڑھتے تھے:

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ[2]

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، سارا اختیار اسی کا ہے۔ حمد اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا اسی نے تمام جماعتوں کو شکست دی۔"

فائدہ: اصل میں یہ دعا اور ذکر جہاد سے واپسی کے موقع پر کیا جاتا ہے لیکن جب عام مسافر اس کو پڑھے تو "حامدون" تک پڑھے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى أَهْلِهٖ[3]

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۷۰۸؛ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۳۷
2۔ صحیح بخاری، رقم: ۲۹۹۵؛ صحیح مسلم، رقم: ۱۳۴۴
3۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۹۶؛ معجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۳۴۵۲

''اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ! پر ہم نے بھروسہ کیا۔''

فائدہ: سنن ابن ماجہ کی حدیث شریف میں ہے جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے تو ایک شیطان دوسرے کو کہتا ہے کہ ہماری رات گزارنے کی جگہ نہیں رہی۔
اسی طرح حدیث میں تو عام دعا اور ذکر آیا ہے لیکن یہ دعا بھی مانگی جا سکتی ہے۔ ان شاء اللہ

اولاد کو دیکھتے وقت کی دعا:

❖ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[1]

''اللہ تعالیٰ جو چاہے، کسی کو نیکی کرنے کی قوت ہے نہ برائی سے بچنے کی قوت ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔''

فائدہ: امام ابن السنیؒ نے حدیث نقل کی ہے اور حافظ ابن قیمؒ نے ''عدۃ الصابرین'' میں بھی نقل کی ہے کہ جو شخص اپنا اہل و عیال اور مال پر نظر پڑتے ہی یہ دعا اور ذکر پڑھے تو اس کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچے گا۔

آداب الحج والعمرة

(حج و عمرے کے آداب)

اسلام کے بہترین اعمال میں سے حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرنا ہے۔ جس میں حرمین کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ حج کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کے گناہوں کو بخشتا ہے اور یہاں ایسے مختلف مقامات ہیں جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور نمازوں کے اجر میں کئی گنا اضافہ ہوتا ہے۔ حج کمزور اور خواتین کے لیے جہاد کا مرتبہ رکھتا ہے۔ زیادہ عمرے اور حج کرنے سے انسان کی غربت اور فقر کا خاتمہ ہوتا ہے بلکہ عمر میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ یہاں پر اجر و ثواب حاصل کرنے کے بہت سے مواقع ہیں لیکن ان سب کا دار و مدار صحیح طریقے سے حج کرنے

[1] ۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، رقم:۳۵۹

اور اس کے آداب کا خاص خیال رکھنے پر ہے۔ حج کے دوران جن امور کے کرنے کا کہا گیا ہے وہ کرنے چاہیے اور جن سے ممانعت کی گئی ہے اس سے بچنا چاہیے۔ وہ کام جو دورانِ حج و عمرہ کرنے چاہیے۔ ان کی دو قسمیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) **فی خاصة الأوقات:** وہ کام جو ایک مخصوص وقت اور موقع پر کئے جاتے ہیں مثلاً احرام میں، بیت اللہ شریف سے نکلتے وقت، طواف کے وقت، صفا و مروہ کے مابین سعی کے دوران، آٹھ، نو اور دس ذوالحجہ کے ایام میں۔

(۲) **فی عامة الأوقات** (عام اوقات میں) حج اور عمرہ کرنے والا شخص خاص ارکان اور افعال کے علاوہ کرتے ہیں، اس میں ان امور کا اہتمام کرنا چاہیے۔

- **الدعاء:** حج اور عمرے کے دوران اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے، اولاد، رشتہ داروں، دوست واحباب اور عام مسلمانوں کے لیے زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگنی چاہیے۔
- **الذکر:** حج اور عمرے کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔
- **الاستغفار:** اس نادر موقع پر اللہ تعالیٰ سے اپنے سابقہ گناہوں کی معافی طلب کریں اور زیادہ سے زیادہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه کا ورد کیا کریں۔
- **الصلاة النافلة** (نفل نمازیں) اس زریں موقع پر فرض نمازوں کے علاوہ زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنا چاہیے۔ خصوصاً مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نوافل کا اہتمام کرنا چاہیے۔
- **الطواف:** حج اور عمرے کے موقع پر نفل طواف زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔
- **تلاوة القرآن الكريم:** کثرت سے تلاوت قرآن مجید کرنا چاہیے۔
- **الانفاق فی سبیل الله:** انسان کی جتنی طاقت ہو اس کے مطابق صدقات کرنی چاہیے۔

اب وہ کام جس سے حج اور عمرے کے دوران اجتناب کرنا چاہیے۔ وہ درج ذیل ہیں۔

1. **الاشراك بالله:** حج اور عمرے کے دوران بعض لوگ لاعلمی کے عالم میں مقدس مقامات پر شرکیات میں پڑ جاتے ہیں۔ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

2. **الکبائر والنواھی** (کبائر اور منکرات) گناہ ویسے بھی انسان کے لیے باعث نقصان و خسران ہیں۔ پھر خصوصاً حج اور عمرے کے ایام میں ان مقدس مقامات میں گناہ اور معاصی سے اپنے آپ کو بچانا بہت ضروری ہے۔ مثلاً

- **التصاویر** (تصاویر) بعض لوگ حج اور عمرہ کے دوران سیلفیاں اور تصاویر اتارتے ہیں۔ منٰی اور عرفات وغیرہ میں لوگ اس گناہ کا بہت زیادہ ارتکاب کرتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہیے۔
- **الجدال** (جنگ وجدل) جنگ وجدل ویسے بری حرکت ہے لیکن نبی کریم ﷺ نے حج وعمرے کے دوران ان سے خصوصی طور پر بچنے کی تاکید کی ہے۔
- **بد نظری:** حج اور عمرے کے دوران غیر محرم خواتین کو دیکھنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طرح خواتین کو چاہیے کہ وہ غیر مردوں کو دیکھنے سے اجتناب کریں۔
- **بے صبری:** حج کے مقدس موقع پر انتہائی صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور معمولی معمولی باتوں پر بحث ومباحثوں اور ناراضگیوں سے بچنا چاہیے۔
- **ناشکری:** حج کے موقع پر جو کچھ بھی میسر ہو اس پر شکر ادا کرنا چاہیے۔ ناشکری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ جہاز میں، کھانے میں اور ہوٹل کی سہولیات وغیرہ ان سب پر قناعت کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طریقے سے حج اور عمرہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(اللهم ارزقنا زيارة الحرمين يا ارحم الراحمين (امين)

حج و عمرہ کرنے کا طریقہ، اذکار اور دعائیں

جب حج یا عمرے کی نیت سے روانگی ہو تو اُن آداب، اذکار اور دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے جو آداب سفر میں گزر چکے ہیں۔

- **الاحرام:** احرام باندھنے سے پہلے غسل یا پھر وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے۔ اس کے بعد احرام کی نیت کرے:

❖ اَللّٰهُمَّ حَجَّةً وَعُمْرَةً لَا رِيَاءَ فِيهِمَا وَلَا سُمْعَةً

"اے اللہ! اس حج یا عمرہ کو دکھاوے اور شہرت سے پاک کر دے۔"

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا لِي وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي

"اے اللہ! میں حج اور عمرہ کرنا چاہتا ہوں، اسے میرے لیے آسان بنا اور قبول فرما۔"

تنبیہ: اگر صرف عمرہ یا حج کرنے کا ارادہ ہو تو وہ صرف عمرہ یا پھر حج کا نام لے۔

- پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے تلبیہ پڑھے:

❖ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ, لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ [1]

- ہر نماز کے بعد چاہے فرض ہو یا نفل، عام اوقات میں بھی اس کو زیادہ سے زیادہ پڑھے۔ تلبیہ کے ساتھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا ذکر بھی کرنا چاہیے۔
- دورانِ احرام بال نکالنے اور ناخن تراشنے سے گریز کرنا چاہیے۔ خوشبو استعمال نہ کرے۔ مباشرت سے اجتناب کرے۔ اس کے ساتھ شکار، سلے ہوئے کپڑے پہنے اور سر ڈھانپنے سے گریز کرنا چاہیے۔

1۔ صحیح البخاری، رقم: ۱۵۴۹؛ صحیح مسلم، رقم: ۲۸۱۱)

• مسجد حرام اور بیت اللہ شریف میں داخل ہوتے ہی ان کے آداب کا خیال رکھے جو آدابِ مسجد کے ضمن گزر چکے ہیں۔

• الدعاء عندرؤیۃ بیت اللہ: بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑتے ہی کسی قسم کی خاص دعا یا ذکر منقول نہیں ہے۔ ہر قسم کی دعا مانگی جاسکتی ہے۔ البتہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے لہٰذا یہ دعا مانگنی چاہیے کہ اے اللہ! میری ہر دعا قبول فرمائے۔ حضرت عمرؓ اس موقع پر یہ دعا مانگتے تھے:

❖ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ [1]

• الطواف: بیت اللہ شریف کے پاس پہنچ کر ایک کندھے سے احرام کی چادر کو ہٹا کر طواف کی نیت کرے اور حجر اسود کے سامنے ہو کر یہ پڑھے:

❖ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ [2]

• اگر حجر اسود کا چومنا یا ہاتھ سے مسح کرنا ممکن ہو تو چومنا یا مسح کرنا چاہیے۔ طواف کی کل سات چکر ہیں پہلے تین چکروں میں مستعدی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

• طواف کے دوران کوئی خاص دعا یا ذکر منقول نہیں، جو بھی دعا یا ذکر کرے درست ہے لیکن بلاضرورت باتوں سے گریز کرنا چاہیے۔ طواف کو انتہائی سکون اور اطمینان کے ساتھ کرے۔ دوڑنے اور جلدی کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ طواف کے دوران رکن یمانی کو مسح کرنا چاہیے۔

• رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا مانگنی چاہیے:

❖ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [3]

1۔ سنن بیہقی، رقم: ۸۹۹۸
2۔ صحیح بخاری، رقم: ۱۶۱۳؛ سنن بیہقی، طبرانی
3۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۸۹۲؛ مسند احمد، رقم: ۵۲۹۵

• الدعا عندالملتزم: حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیانی احاطے کو ملتزم کہتے ہیں، یہاں پر دعا قبول ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے جو بھی دعا یہاں مانگی ہے وہ قبول ہوئی ہے۔ یہاں پر بھی کوئی خاص قسم کی دعا مانگنا منقول نہیں ہے۔ لیکن ملتزم کے ساتھ ہاتھ یا چھاتی یا سر مسح کرے اور پھر جو بھی دعا چاہے، مانگنی چاہیے۔ یہ عمل ہر طواف میں کر سکتے ہیں خصوصاً طواف وداع میں۔

• رکعتی الطواف: جب بھی طواف سے فارغ ہو جائے تو مقام ابراہیم کے پاس اگر ممکن ہو تو دو رکعت نفل نماز پڑھنی چاہیے۔ کسی اور جگہ بھی پڑھ سکتا ہے۔ پہلی رکعت میں قل یاایہا الکافرون جبکہ دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھے۔ (صحیح مسلم، ۲۹۵۰)

• شرب ماءزمزم: اس کے بعد آب زمزم پیئے اور سر پر بھی ڈالے۔ ابن عباسؓ یہ دعا پڑھتے:

❖ اَللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ [1]

• استلام الحجرالاسود: بعدازاں حجر اسود کے سامنے ہو کر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھے۔

• السعی بین الصفا والمروۃ: اس کے بعد سعی کرنے کے لیے صفا کی طرف روانہ ہو جائے۔ جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائے:

❖ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝ [2]

"یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے، اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کر لے اور جو برضا ورغبت کوئی بھلائی کا کام کرے گا، اللہ کو اُس کا علم ہے اور وہ اُس کی قدر کرنے والا ہے۔"

1۔ مستدرک حاکم، رقم: ۱۷۳۹
2۔ سورۃ البقرۃ: ۱۵۸

پھر یہ پڑھے :

❖ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ[1] ”اس جگہ سے آغاز کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے آغاز کیا ہے۔“

• الذکر والدعاء عندالصفا: جب صفا پر چڑھ جائے تو بیت اللہ کی طرف منہ کرکے تین دفعہ اللہ اکبر پڑھے۔اس کے بعد یہ دعا پڑھے :

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ[2] (تین مرتبہ)

• اس کے بعد جو بھی دعا چاہے مانگے۔

• اس کے بعد صفا سے مروہ کی جانب روانہ ہو جائے، درمیان میں جہاں سبز رنگ کے بلب نصب ہیں وہاں اپنی بس کے مطابق دوڑنا چاہیے۔

• جب مروہ پر پہنچ جائے تو قبلہ کی طرف منہ کرکے دعا مانگے۔صفا اور مروہ کے مابین ہر قسم کی دعا مانگی جاسکتی ہے۔لیکن عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے یہ دعا منقول ہے :

❖ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ، إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ[3]

• صفا اور مروہ کے مابین سات چکر پورے کرنے کے بعد مرد حضرات سر کے بالوں کو منڈوائے یا چھوٹے کر دے جبکہ عورت بھی بالوں کا معمولی سا حصہ کاٹ دیں اور احرام کھول دے۔پھر عبادات، طوافوں، تلاوت، اذکار وغیرہ میں مشغول ہو جائے۔

• جب حج کے ایام آجائے تو آٹھ ذوالحجہ کو احرام باندھے اور وہی طریقے کار اپنائے جو اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۹۵۰

2۔ سنن بیہقی، رقم: ۸۹۹۸

3۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۹۵۰

• احرام باندھنے کے بعد منیٰ جائے، وہاں بلند آواز میں تلبیہ پڑھتے جائے۔یہی دن اور رات منیٰ میں گزارے۔اس موقع پر دعاؤں اور اذکار کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

• نو ذوالحجہ کی سورج طلوع ہوتے ہی عرفات کی طرف روانہ ہو جائے اور ساتھ تلبیہ بھی پڑھتے جائے۔سب سے پہلے مسجد نمرہ جائے وہاں ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کی نمازیں اکھٹی پڑھے۔اس کے بعد خطبہ سنے۔

• بعد ازاں میدان عرفات تشریف لے جائے، اگر یہاں پر جبل رحمت پر چڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی تو بہت بہتر ہے۔یہاں پر قبلہ کی طرف منہ کرکے ہاتھوں کو بلند کرکے تلبیہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں۔اس کے ساتھ اس ذکر کا اہتمام زیادہ کرنا چاہیے :

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۱۰۰مرتبہ)

• یہ دعا بھی پڑھے :

❖ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

• غروب آفتاب ہوتے ہی عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائے اور اونچی آواز میں تلبیہ پڑھے۔مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت مغرب اور عشاء کی نمازیں اکھٹی پڑھیں جائے۔

• اس کے بعد صبح تک آرام کرنا چاہیے۔

• نماز فجر ادا کرنے کے بعد قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے کھڑے دعا مانگنی چاہیے۔

• اس کے بعد اپنے ساتھ مشعر حرام کے احاطے سے سات عدد کنکریاں لے کر طلوع آفتاب سے پہلے منیٰ کی طرف روانہ ہو جائے اور تلبیہ بھی پڑھے۔

• جب بطنِ محسر پہنچ جائے تو یہاں تیزی کے ساتھ چلنا چاہیے کیونکہ یہ ہلاکت کا مقام ہے۔

- رمی الجمرة الکبریٰ: اس کو لوگ بڑا شیطان کہتے ہیں۔زوال سے پہلے پہلے جمرۃ کبریٰ کو سات عدد کنکریاں آرام کے ساتھ ماریں۔اس طریقے سے کہ جمریٰ کی طرف منہ کر کے مکہ مکرمہ آپ کے بائیں طرف، جبکہ منیٰ دائیں طرف واقع ہو گا۔ہر ایک پتھر مارتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہے۔
- اس کے بعد تلبیہ پڑھنے کا عمل ختم ہو جائے گا۔
- ذبح الهدی: اس کے بعد قربانی کرے۔
- حلق الرأس اوالقصر: پھر مرد حضرات اپنے سر کے بالوں کو منڈوائے یا پھر چھوٹے کرے۔جبکہ خواتین بالوں کا کچھ حصہ کاٹ دیں۔
- بعدازاں غسل کر کے عام لباس پہنے اور طواف زیارت کے لیے مسجد الحرام تشریف لے جائے.
- جب طواف زیارت، سعی بین الصفا والمروہ سے فارغ ہو جائے تو اس کے بعد منیٰ جائے اور یہاں پر دو یا تین راتیں گزارنی ہیں۔یہاں پر کثرت سے دعائیں، اذکار کا اہتمام کرنا چاہیے۔
- سب سے پہلے زوال کے بعد چھوٹے جمرہ (جو مسجد خیف کی طرف ہے) پر سات کنکریاں سات دفعہ میں بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ماریں۔
- اس کے بعد تھوڑا آگے بڑھ کر دائیں یا بائیں جانب ہو جائیں اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں کریں۔
- اس کے بعد بیچ والے جمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور بائیں یا دائیں جانب ہو کر خوب دعائیں کریں۔
- پھر آخر میں تیسرے اور بڑے جمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور بغیر دعا کے چلے جائیں۔
- جب منیٰ کے ایام ختم ہو جائے تو وہاں سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو جائے وہاں پر سکونت

اختیار کر کے مختلف اعمال اور طوافوں کا اہتمام کرے۔

- جب واپسی ہو تو طواف وداع کرنا چاہیے اور اپنے ساتھ آب زمزم بھی لے جانا چاہیے۔

آداب دعوت وارشاد

توحید، اعمال صالحہ اور اچھے اخلاق کی دعوت دینا اللہ تعالیٰ کا حکم اور تمام انبیائے کرامؑ کا طریقہ ہے۔ایک مسلمان کی دینی ذمہ داری ہے کہ وہ خود نیکی کرے اور برائی سے اپنے آپ کو بچائے۔اگر استطاعت ہو اور اس کے پاس اسباب ہو تو دوسروں کو بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔

جس شخص کو کوئی مسئلہ معلوم ہو اگر اس کی استطاعت ہو تو وہ اس کو دوسروں تک پہنچائے اور جو کام دینی لحاظ سے ناجائز ہو، تو اس سے منع کرے۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے کامل عالم ہونا ضروری نہیں ہے۔

اس اہم ذمہ داری کے چند آداب ہیں، کبھی کبھی معمولی لاپرواہی کی وجہ سے فائدہ کی بجائے نقصان زیادہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات محنت ومشقت تو زیادہ ہوتی ہے لیکن اس کا ثمر بظاہر نظر نہیں آتا ہے۔وہ آداب درج ذیل ہیں۔

- الاخلاص وابتغاء مرضات اللہ: منصب، عہدہ، شہرت، عزت، کھانا مقصود نہ ہو۔
- الدعوة بقدر الاستطاعة: اپنی استطاعت کے مطابق دعوت کا کام کرنا ہے۔
- الدعوة بنية الاصلاح: لوگوں کے عقائد، اعمال اور اخلاق کی اصلاح مقصود ہو۔
- العمل بالعلم: داعی خود بھی نیک سیرت اور با عمل ہو۔
- اهتمام التهجد وقيام الليل: سورۃ الجن میں اس کے بارے میں مذکور ہیں۔
- التزام الحكمة: ایسا طریقہ کار اور مواقع کا انتخاب کرنا چاہیے جو موثر ہو اور کسی کی دل آزاری بھی نہ ہو جائے۔اس کے علاوہ کسی کا پردہ بھی چاک نہ ہو جائے۔

- اگر کسی نے وعظ پر عمل نہ کیا تو مخاطب کی بجائے اپنے آپ کی کمزوری سمجھنا۔
- **التزام الاستغفار:** اس اہم فریضــہ ادا کرتے وقت جو بھی کمزوری واقع ہو جائے تو اس پر زیادہ سے زیادہ استغفار کا ورد کرنا چاہیے۔

باقی دعوت وارشاد کی نیت سے روانگی کے وقت آداب، اذکار اور دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے جو گھر سے نکلتے، گھومتے پھرتے وقت اور سفر میں ہیں جو کہ آداب المشیٔ اور آداب سفر میں بیان ہو چکے ہیں۔

آدابـــ جہـــاد وقتـــال فی ســـبیل اللـــہ

اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے ایک حکم جہاد و قتال فی سبیل اللہ ہے۔ ہم لوگ جہاد کریں یا نہ کریں لیکن جہاد کو ماننا اور اس کی دعوت وترغیب دینا دینی فریضــہ ہے کیونکہ جہاد اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔

- جہاد کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت ہوتی ہے۔
- جہاد ہی بدولت اسلام کو غلبہ حاصل ہوتا ہے اور اعلائے کلمۃ اللہ کا ذریعہ ہے۔
- جذبہ جہاد مسلمانوں کے دلوں میں کفار اور منافقین کے خلاف ایک ایٹم بم ہے بلکہ اس سے زیادہ کارآمد ہے۔
- جہاد مسلمانوں کی پہچان ہے۔

آدابـــ

جہاد کی فضیلت اور اہمیت اس وقت ہے جب اس کے آداب اور شرائط کا خیال رکھا جائے جو قرآن مجید میں سورۃ آل عمران، سورۃ الانفال، سورۃ التوبہ، سورۃ محمد اور احادیث مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں، جن میں اہم کا تذکرہ یہاں کرتے ہیں۔

❁ جہاد کے نام پر جو محنت کرتا ہے، اپنا مال و جان قربان کرتا ہے کیا یہ قرآن مجید اور سنت رسول اللہ ﷺ کے موافق ہے؟

❁ اگر قرآن وسنت کے مطابق ہے تو کیا اس کا اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ ملے گا یا نہیں؟

❁ **الاخلاص و ابتغاء مرضات اللہ تعالیٰ:** ورنہ انسان کی سب سے قیمتی جان ویسے ضائع ہو جائے گی بلکہ باعث جہنم بن جائے گا۔

❁ **التوکل علی اللہ تعالیٰ التقویٰ** ❁ **اہتمام الذکر** ❁ **الوفاء بالعهد**

❁ **الاجتناب عن الفساد والظلم والخیانۃ** ❁ **الاجتناب عن التکبر والفخر**

شـــرائط فرضیـــت جہـــاد وقتـــال

❁ **الاسلام** ❁ **البلوغ** ❁ **العقل** ❁ **الحریۃ** (آزاد ہونا)

❁ **الذکورۃ:** اگر نفیر عام ہو تو خواتین بھی شریک ہو سکتی ہے۔

❁ **السلامۃ من الضرر:** مثلاً نابینا، لنگڑا ہونا، شدید بخار اور بڑھاپے کی وجہ سے فرض نہیں۔

❁ **وجود النفقۃ:** الا یہ کہ حکومت یا کوئی شخص نفقہ کی ذمہ داری لے۔

❁ **اذن الوالدین:** اگر جہاد فرض عین اور نفیر عام ہو تو والدین کی اجازت ضروری نہیں۔

❁ **امر امام العام:** جب خلیفہ وقت اعلان کر دے، لیکن یہ اقدامی جہاد میں ہے۔

جب جہاد کے لیے روانہ ہو تو ان آداب، اذکار اور دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے جو آداب سفر کے ضمن میں گزر چکے ہیں۔

آداب العیادة

(عیادت کے آداب)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر بہت سے حقوق ہیں۔ان حقوق میں سے ایک حق بیمار پرسی ہے۔ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ جب ایک مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کے وقت جائے تو اس کے لیے فرشتے شام تک دعا مغفرت مانگتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک فرشتے دعائے مغفرت مانگتے ہیں۔

- بیمار پرسی صرف مسلمان کی نہیں بلکہ کافر کی بھی جاسکتی ہے۔
- مرد حضرات خواتین کی اور خواتین مردوں کی بیمار پرسی کر سکتے ہیں۔اس طرح بچوں کی بیمار پرسی بھی کی جاسکتی ہے۔ بیماری معمولی نوعیت کی ہو یا بڑی بیماری ہو سب کی عیادت کی جاسکتی ہے۔
- عیادت بار بار بھی کی جاسکتی ہے۔

بیمار پرسی کے چند آداب ہیں جو نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے سامنے بیان فرمائے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔بیماری پرسی کے آداب درج ذیل ہیں۔

- بیمار پرسی اس نیت سے کرنی چاہیے کہ یہ نبی کریم ﷺ کا حکم اور طریقہ ہے۔
- عیادت پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے بلکہ بعض افراد مثلاً علمائے کرام اور نیک لوگوں کی عیادت پر اللہ تعالیٰ ملتا ہے۔
- بہتر یہ ہے کہ عیادت صبح یا عصر کے وقت کی جائے۔اگرچہ عیادت ہر وقت ہو سکتی ہے۔
- جب کسی کی عیادت کر رہے ہو تو وہاں مختصر وقت کے لیے بیٹھنا چاہیے۔اگر کہیں بیمار مطالبہ کرے یا وہ اس پر خوش ہوتا ہو تو زیادہ وقت گزارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
- بیمار کے ہاں کھانے پینے سے اجتناب کرنا چاہیے اگر وہ خود زیادہ اصرار اور خواہش کا اظہار

کرے تو اس صورت میں کھانا چاہیے۔

- بیمار کو جس طرح مناسب ہو تسلی دینی چاہیے خاص کر صبر کی تلقین اور حوصلہ افزا باتیں کرنی چاہیے۔اگر بیمار کہیں آہ و فریاد بہت زیادہ کرتا ہو اور مرنے کی تمنا کرتا ہو تو اس کو بہترین انداز میں اس سے منع کرنا چاہیے۔
- بیمار کے جسم کے کسی عضو پر خاص کر ہاتھ پر ہاتھ رکھنا، اگر ممنوع نہ ہو۔
- بیمار کے لیے دعا کرنا یا بیمار سے دعا کروانا چاہیے۔
- بیمار کو دم کرنا جس طرح مناسب ہو۔خاص کر علمائے کرام کے لیے یہ طریقہ بہتر ہے کہ وہ بیمار کے جسم یا سر پر ہاتھ رکھے یا جہاں تکلیف ہو وہاں ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا[1]

"اے لوگوں کے رب! اس بیماری کو دور کر دے۔شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔کوئی شفا نہیں سوائے تیری شفا کے ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔"

❖ اسی طرح معوذ تین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کی پھونک بھی مار سکتا ہے۔

یہ دعا بھی سات مرتبہ پڑھے:

❖ أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ[2]

"میں عظمت والے اللہ سے جو عرش کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا دے۔"

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ عیادت کے دوران جو کوئی یہ دعا سات مرتبہ پڑھے۔

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۵۷۵۰؛ صحیح مسلم، رقم: ۲۱۹۱

2۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۳۱۰۶: سنن ترمذی، رقم: ۲۰۸۳

اگر اس بندے کی اجل کا وقت نہ آیا ہو تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

اگر بیمار پر سحر اور بد نظری کا اثر ہو تو یہ اس پر دم کرے:

❖ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ [1]

"اللہ کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو اذیت پہنچائے، ہر جاندار نظر بند اور حاسد کے شر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے، میں اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں۔"

اور یہ دعا بھی پڑھ سکتا ہے:

❖ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا وَيَمْشِي لَكَ إِلَى الصَّلَاةِ [2]

"اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے تاکہ وہ تیرے لیے دشمن کو تکلیف پہنچائے یا تیرے لیے کسی نماز میں شرکت کے لیے پیش ہو۔"

آداب المریض

(بیمار کے آداب)

دنیا ایک امتحان گاہ اور مصائب کی جگہ ہے یہاں پر پریشانیاں، غم اور بیماریاں وغیرہ اور مختلف قسم کی حوادثات اور آفات پیش ہوں گے۔ جبکہ آخرت میں ایک مسلمان مرد اور عورت جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا تو وہاں اس کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔ بیماری سے بچنے اور چھٹکارا پانے کے لیے ہر قسم کا طریقہ کار اپنانا چاہیے، چاہے مادی ہو یا روحانی ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہو چکا ہو۔

اب بیماری کے دوران ایک مسلمان کیا طریقہ کار اپنائے گا؟ تو اس سلسلے میں احادیث

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۱۸۶

2۔ مسند احمد، رقم: ۶۶۰۰

مبارکہ میں مختلف اداب اور احکامات بتائے گئے ہیں جن کو اپنی معلومات کی حد تک بیان کرتے ہیں۔

- سب سے پہلے یہ عقیدہ اور یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ایک انسان کے ساتھ اتنی محبت کرتا ہے کہ اتنی ہماری خود اپنے آپ سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے جو دنیا یا آخرت یا دونوں میں باعث خیر ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی فیصلہ ہو اس پر صبر کرنا چاہیے اور آہ و بکا کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔
- بیماری کی حالت میں دم کرنا اور اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ دعائیں مانگنا چاہیے کہ اے اللہ! میں گناہ گار ضرور ہوں لیکن تیری گرفت کو برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ اے اللہ! مجھے معاف کر دے۔ اے اللہ! یہ امتحان اور آزمائش ہے تو میں اس کے بھی قابل نہیں۔ مجھے امتحانات اور آزمائشوں سے بچا کر رکھنا۔ مجھے صحت اور عافیت کی زندگی عنایت فرمائے۔
- جسم میں جہاں تکلیف ہو وہاں ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھنا چاہیے اور پھر یہ دعا سات مرتبہ پڑھنی چاہیے:

❖ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ [1]

"میں اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کی قدرت کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس بیماری کی برائی سے جو اس وقت مجھے لاحق ہے اور جس کا آئندہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔"

- سورۃ الفاتحہ اور معوذتین اپنے آپ پر دم کرنا چاہیے۔
- بیمار یہ دعائیں بہت زیادہ پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [2]

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۲۰۲

2۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۶۹۰؛ صحیح بخاری، رقم: ۶۳۸۹

"اے ہمارے رب! ہمیں اس دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور جہنم کی آگ سے بچا۔"

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ [1]

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، بردبار اور مہربان ہے، پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے۔"

بیماریوں سے بچنے کی دعا:

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّءِ الْأَسْقَامِ [2]

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص، دیوانگی، کوڑھ اور تمام بری بیماریوں سے۔"

جب بیمار کو بہت زیادہ تکلیف ہو تو پھر یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي [3]

"اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک میری زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مجھے موت دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔"

تنبیہ: احادیث مبارکہ میں موت کی تمنا کرنے سے ممانعت آئی ہے۔ لیکن قرآن مجید، بعض احادیث مبارکہ اور صحابہ کرامؓ کی سیرت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مواقع پر موت کی تمنا اور آرزو کر سکتے ہیں۔

- **نجاۃ من الفتنۃ:** اگر ایسے حالات آگئے کہ ایمان اور دین کو نقصان پہنچ رہا ہوں۔
- **عند المباھلۃ:** جب اپنے مخالف کے ساتھ مباہلہ ہو۔
- **اشتیاقا للقاء اللہ ونعمہ:** اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور نعمتوں کی طلب کے شوق میں۔

جو شخص زندگی سے ناامید ہو جائے تو یہ ذکر بہت زیادہ کیا کریں۔

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ،

1۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۰۲

2۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۵۵۴؛ مسند احمد، رقم: ۱۳۰۲۷ (صححہ الالبانی)

3۔ صحیح بخاری، رقم: ۵۶۷۱؛ صحیح مسلم، رقم: ۲۶۸۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ [1]

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کی ذات پاک ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت۔"

فائدہ: حدیث شریف میں آتا ہے جو شخص بیماری کی حالت میں یہ ذکر کرے اس کے بعد اگر وہ فوت ہو جائے تو آگ کا عذاب اسے نہیں جلائے گا۔

جو شخص حالت نزع میں ہو اور آخری سانس لے رہا ہو تو اس کے ارد گرد جتنے بھی لوگ موجود ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اسے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کریں تاکہ اس کا آخری خاتمہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ہو جائے۔ اگر کوئی سورۃ یٰسین تلاوت کرے تو یہ بھی درست ہے اور اسلاف کے آثار میں اس کا ذکر آیا ہے۔

جب جسم سے روح نکل جائے تو اس کے بعد جسم کو سیدھا کیا جائے اور منہ آنکھیں بند کرے۔ کسی کپڑے کے ساتھ اس کو ڈھانپ دے۔ خیر و بھلائی کی باتیں کرنا چاہیے اور اس کے لیے مغفرت اور صبر کی دعا کرنی چاہیے۔ جب حضرت ابوسلمہؓ کی فوت ہونے پر نبی کریم ﷺ نے آپؓ کے ورثا کو صبر کی تلقین کی اور یہ دعا فرمائی:

❖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ [2]

"اے اللہ! ابوسلمہ (یہاں پر میت کا نام لیں) کی مغفرت فرما اور ان کا درجہ ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند فرما اور پیچھے رہ جانے والوں میں اس کا جانشین بنا اور اسے اور ہمیں بخش دے، اے رب العالمین ان کے لیے قبر میں

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۱۱۵۴

2۔ صحیح مسلم، رقم: ۹۲۰؛ سنن ابوداود، رقم: ۳۱۱۸

کشادگی فرما اور قبر میں روشنی عطا فرما۔''

جس شخص پر یہ مصیبت اور تکلیف آئی ہو تو وہ اس دعا کا بہت زیادہ ورد کیا کریں۔

❖ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ [1] ''ہم سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اور ہمیں اس کی طرف جانا ہے۔''

❖ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا [2]

''یا اللہ! مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلہ میں اس سے اچھی عنایت فرما۔''

اس کے بعد اپنے رشتہ داروں اور اہل علاقہ کو جنازے سے جس طرح مناسب ہو باخبر کریں۔ میت کی تجہیز و تکفین کا بندوبست کرنا چاہیے۔ اگر وعظ و نصیحت کرنے کے لیے وقت ہو تو ورثا کو وعظ و نصیحت کریں جس طرح نبی کریم ﷺ نے ابو سلمہؓ کے ورثا کو کی تھی۔

وبائی امراض آداب، اذکار اور دعائیں

یہ دنیا دار المصائب والبلاء ہے۔ انسان پر طرح طرح کے حالات آسکتے ہیں۔ اکثر بیماریاں اور مصیبتیں تو وقتی طور پر ہوتی ہیں لیکن کبھی کبھار لوگوں کے گناہوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وبائی امراض اور آفتیں نازل ہوتی ہیں جیسا کہ اس دنیا میں طاعون کی وباء آئی تھی۔ کچھ عرصہ قبل ڈینگی مچھر اور ڈینگی وائرس کے سبب سینکڑوں لوگ لقمہ اجل بنے اور اب کرونا وائرس پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ اس وائرس نے انسانیت کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے۔

اگرچہ یہ بظاہر اتنی بڑی بیماری نہیں لیکن اس نے پوری دنیا اور خصوصاً ہمارے وطن عزیز میں بہت زیادہ اضطراب اور پریشانی برپا کی ہے۔ لوگ نفسیاتی طور پر مفلوج ہو چکے ہیں۔ خاص کر شہر کے باسیوں، تعلیم یافتہ طبقے، سوشل میڈیا، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے وابستہ

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۹۱۸؛ جامع الترمذی، رقم: ۳۵۱۱
2۔ صحیح مسلم، رقم: ۹۱۸

لوگوں کے اعصاب پر یہ بیماری حاوی ہو چکی ہے۔

ایک کہاوت مشہور ہے کہ ایک وبائی مرض سواری پر بیٹھ کر کہیں جا رہی تھی، راستے میں کسی بزرگ کے ساتھ ملاقات ہوئی تو بزرگ نے پوچھا کہ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ تو وبائی مرض نے کہا کہ فلاں گاؤں جانا ہے اور وہاں کے بیس ہزار لوگوں کو مروانا ہے۔ جب گاؤں میں وبا آئی تو ایک لاکھ لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ جب وبا واپس جا رہی تھی تو راستے میں پھر بزرگ کے ساتھ ملاقات ہوئی، بزرگ نے پوچھا کہ تم تو بیس ہزار بندوں کو مروانے کا کہہ رہی تھی لیکن ایک لاکھ لوگ لقمہ اجل بنا دیا۔ وبا نے کہا کہ میں نے بیس ہزار لوگوں کو مروایا باقی لوگوں کو وہم نے مروایا۔

اللہ تعالیٰ کے بندو! موجودہ حالات میں اتنا زیادہ وہم کا شکار ہونا کسی بندہ مومن کی شان نہیں۔ ہمیں غیر مسلموں کی روش اختیار نہیں کرنی چاہیے، ان کا تو کوئی سہارا نہیں اور نہ ایمان ہے۔ الحمد للہ ہم سب صاحب ایمان اور اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ رکھتے ہیں۔

مجھے تو چند دوستوں نے تو یہاں تک کہا کہ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا قہر اور عذاب اس سے زیادہ سخت نہ ہو جائے یعنی اس سے بھی سخت آفت اور وبا کا خدشہ ظاہر کیا۔ کفار اگر وہم کا شکار ہیں تو ہونے دیں، لیکن مسلمانو! تم کیوں اتنے وہم کا شکار ہوئے۔ (أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ قَهْرِهِ وَعِقَابِهِ)

ہمیں اس موقع پر قرآن کریم، سنت رسول ﷺ اور اہل علم کی طرف رجوع کرنا چاہیے کہ ان حالات میں ہمارے لیے کیا آداب اور ہدایات ہیں جن کو اپنانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان آداب اور ہدایات کو بیان کرتے ہیں۔

قوۃ الایمان: ہمیں اپنے ایمان کو مضبوط تر کرنا چاہیے کہ زندگی اور موت کا اختیار صرف

اور صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، کسی وبا اور مرض میں نہیں ہے۔ اس دنیا میں متعدد وبائی بیماریاں آئی ہیں لیکن ایک ہی محلے کا ایک گھر اس کا شکار ہوا ہے اور ساتھ دوسرا گھر محفوظ رہا ہے۔ بلکہ ایک ہی گھر میں ایک بندہ وبا کا شکار ہوا لیکن گھر کے دیگر افراد محفوظ رہے ہیں۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے بیمار آج کل گھومتے پھیرتے ہیں لیکن کئی صحت مند لوگ وفات پا چکے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ پر یقین محکم اور مکمل بھروسہ رکھنا چاہیے اور یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور مشیئت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔

الایمان بالقدر: تقریباً چھ بنیادی عقائد ہیں، ان میں سے اگر ایک بھی نہ پایا جائے تو بندہ کفر کا مرتکب پایا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک عقیدہ ایمان بالقدر ہے جس کا ذکر قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بار بار آیا ہے۔ اس بیماری اور وبا کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جس کسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بیماری کا فیصلہ کیا ہو وہ احتیاط کرے یا نہ کرے وہ بیماری کا شکار ہو جاتا ہے اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بیماری سے محفوظ رہنے کا فیصلہ کیا ہوا گر وہ احتیاط کرتا ہے یا نہیں، وہ بیماری سے محفوظ ہو گا۔ اب اگر کوئی بیمار ہو جائے تو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اس نے احتیاط نہیں کی ہو گی؟ یا کسی اور سے بیماری لگ گئی بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اللہ نے اس کے لیے یہ مقرر کیا تھا۔

احتیاطی تدابیر

بیماریوں اور آفتوں خصوصاً وبا کی صورت میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی دین اور شریعت نے ممانعت نہیں کی بلکہ ترغیب دی ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ

سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ[1] "برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو۔ اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔"

یہاں پر ان تدابیر جو آفات اور وبا خاص کر کرونا وائرس سے پیدا شدہ صورت حال میں اختیار کرنا ضروری ہے، دو طرح کے ہیں۔ (۱) مادی تدابیر (۲) شرعی و روحانی تدابیر

مادی تدابیر: احادیث مبارکہ میں ہماری رہنمائی کے لیے مادی احتیاطی تدابیر موجود ہیں۔ ان کو اختیار کرنے کے ساتھ ماہرینِ صحت اور حکومتِ وقت کی طرف سے جو تدابیر بتائی جاتی ہیں، ان کو اختیار کرنا چاہیے بشرطیکہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے نصوص کے ساتھ متصادم نہ ہوں۔ احتیاطی تدابیر کے بارے میں ایک یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ وقت کی مناسبت سے یہ تدابیر غلط بھی ثابت ہو سکتی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس پر کماحقہ عمل درآمد کرنا بعض اوقات ممکن نہیں ہوتا البتہ روحانی تدابیر سو فیصد درست ہیں اور ان پر عمل کرنا ممکن ہے۔

روحانی تدابیر

الحمدللہ ثم الحمدللہ ہم کائنات کے بہترین دین اسلام کے پیروکار ہیں۔ کائنات کا رب اور بادشاہ جو ہم پر بہت زیادہ مہربان اور ہم اس کو بہت زیادہ عزیز ہیں، موجود ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہماری ہر طرح کی رہنمائی فرمائی ہے اور اپنی امت کو ہر طرح کی خیر و بھلائی بتائی ہے۔ ہمیں اس وبا اور آفت سے بچاؤ کا راستہ اور روحانی علاج بتایا ہے۔

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ وبا کو بھگانے کے تین طریقے ہیں۔ ذکر اللہ، صدقہ، تلاوت

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۵۲۵۵

علمائے کرام نے کئی دیگر اور علاج بتائے ہیں، جن میں کچھ ذکر کرتے ہیں۔

التزام الاستغفار والتوبہ: اکثر بیماریاں اور وبائیں وغیرہ گناہوں اور بداعمالیوں کے نتیجہ میں اللہ نازل کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ [1] "خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ مزا چکھائے اُن کو اُن کے بعض اعمال، کاشاید کہ وہ باز آجائیں۔"

ایک اور جگہ فرماتا ہے: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ [2] "تم لوگوں پر جو مصیبت بھی آئی ہے، تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آئی ہے، اور بہت سے قصوروں سے وہ ویسے ہی در گزر کر جاتا ہے۔"

لہٰذا مسلمان انفرادی اور اجتماعی گناہوں سے توبہ مانگتے ہوئے گزشتہ گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

اہتمام الدعا: مسلمان کے پاس دعا ایک قیمتی ہتھیار ہے۔ اس کو الآلة الدافعة کہا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ بِالدُّعَاءِ [3] "دعا نازل شدہ مصیبت، اور جو ابھی نہیں نازل ہوئی ہے اس سے بچنے کا فائدہ دیتی ہے، تو اے اللہ کے بندو! تم اللہ سے برابر دعا کرتے رہو۔"

لہٰذا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انفرادی اور اجتماعی طور پر گریہ وزاری کرنا چاہیے کہ یارب کریم ورحیم! ہمیں اس وبا سے نجات دلائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا

1۔ سورۃ الروم: ۴۱
2۔ سورۃ الشوریٰ: ۳۰
3۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۷۱

تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ [1] "پس جب ہماری طرف سے ان پر سختی آئی تو کیوں نہ انہوں نے عاجزی اختیار کی؟ مگر ان کے دل تو اور سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کو اطمینان دلایا کہ جو کچھ تم کر رہے ہو خوب کر رہے ہو۔"

فعل الحسنات: حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتا ہے: صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِي مَصَارِعَ السُّوْءِ، وَالْآفَاتِ وَالْهَلَكَاتِ وَاَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ اَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي الْآخِرَةِ [2] "نیکیوں اور بھلائی کا کرنا انسان کو برائیوں، آفات اور ہلاکتوں سے بچا لیتا ہے۔ دنیا میں نیکیاں اور بھلائیاں کرنے والے آخرت میں بھی بھلائیوں میں ہوں گے۔"

اہتمام الوضو: شریعت مطہرہ میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے اور عام اوقات میں باوضو رہنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اس وبا کی صورت میں عوام الناس وضو کا بہت زیادہ اہتمام کریں۔ پہلے گزر چکا ہے کہ صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

اہتمام الصلاۃ: نماز پڑھنا دینی اور ایمانی فریضہ ہے لیکن ان ایام میں اس کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔ جب تک کوئی عذر نہ ہو تو پابندی کے ساتھ مسجد جانا چاہیے۔ خاص کر نمازِ فجر کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ [3] "جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں خلل ڈالا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔"

اہتمام الاذکار الشرعیة: ویسے عام اوقات میں اذکار کا اہتمام کرنا چاہیے لیکن آفت کے وقت خصوصی طور پر اذکار کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔ مثلاً

1۔ سورۃ الانعام: ۴۳
2۔ مستدرک حاکم
3۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۰۵۰

- **فرض نماز کے بعد اذکار:۔**

اس کی تفصیل فرض نماز کے بعد اذکار کے ذیل میں صفحہ نمبر ۱۰۸ پر گزر چکی ہے۔

- **صبح و شام کے اذکار:۔** اس کی تفصیل صفحات نمبر ۸۱ و ۱۰۲ پر گزر چکی ہے۔

واقعہ مشہور ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اچانک آپؓ کے محلہ میں آگ لگ گئی، مکانات جلنے لگے۔ کسی نے آکر آپؓ کو اطلاع دی کہ آپؓ کا گھر بھی نذرِ آتش ہونے والا ہے اور شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ آپؓ نے بہت اطمینان سے جواب دیا کہ میرا گھر محفوظ ہے۔ چنانچہ آگ کے بجھنے کے بعد معلوم ہوا کہ واقعی حضرت ابوالدرداءؓ کا مکان محفوظ رہا۔ کسی نے وجہ دریافت کی تو آپؓ نے فرمایا: ''میں نے صبح کچھ کلمات پڑھ لیے تھے اور حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص صبح ان کلمات کو پڑھ لے شام تک اس کو کوئی مصیبت لاحق نہیں ہوگی۔[1]

جب گھر سے باہر نکلنا ہو تو یہ دعا پڑھے:

❖ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ[2]

حدیث شریف میں ہے کہ کفیت ووقیت

جب کسی کے پاس جائے تو یہ دعا پڑھے:

❖ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ[3]

جب کسی بیمار اور مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا[1]

1۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، حدیث: ۵۷، دلائل النبوۃ للعینی
2۔ جامع الترمذی، رقم: ۶۴۱۹
3۔ صحیح مسلم، رقم: ۸۴۸۱

فائدہ: ان شاء اللہ یہ بیماری آپ کو لاحق نہیں ہوگی۔

عام اوقات میں درج ذیل اوراد کا اہتمام کرنا چاہیے۔

❖ معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں سخت اندھی، طوفان اور تاریکی چھاگئی تو نبی کریم ﷺ نے ان دو سورتوں کی تلاوت فرمائی اور مجھے بھی فرمایا کہ اسے پڑھو۔

❖ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

❖ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ

❖ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ڰ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ[2]

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ[3]

میت کو غسل دینا

میت کو غسل دینا شریعت کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ جو شخص میدان جنگ میں شہید ہو جائے تو شریعت میں اس کو غسل نہ دینے کا حکم ہے۔ میت کو اس کے نیک اور صالح رشتہ داروں میں سے جو غسل دینے کا طریقہ جانتے ہوں غسل دیں۔

غسل کا طریقہ یہ ہے کہ پانی میں بیر کے پتے ڈال کر گرم کرنے کے بعد تھوڑا رکھ دیں تاکہ نیم گرم ہو جائے۔ میت کی شرم گاہ کو کسی کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے اور باقی کپڑے

1۔ الجامع الترمذی، رقم: ۳۴۴۲
2۔ الجامع الترمذی، رقم: ۴۴۱۲
3۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۳۲۹

اتار دیں۔اگر کہیں شرم گاہ پر گندگی کے اثرات ہوں تو اس کو صاف کریں اور میت کو وضو کرایا جائے۔اس کے بعد ناک اور کان میں روئی رکھ دیں تاکہ پانی اندر نہ جائے اور میت کے سر کو دھویا جائے۔ اس کے بعد میت کو بائیں پہلو پر پھیر دیں اور اس کے دائیں پہلو کو گردن سے لے کر پاؤں تک دھویا جائے۔اس کے بعد دائیں پہلو پر پھیر کر بائیں پہلو کو گردن سے پاؤں تک دھویا جائے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ طاق مرتبہ دھویا جائے۔آخر میں کافور اور خوشبو لگائی جائے۔اگر میت حج و عمرہ میں حالتِ احرام میں ہو تو پھر خوشبو وغیرہ نہیں لگانا چاہیے۔اگر عورت کی میت ہو تو اس کے بالوں کو کھول دیا جائے گا۔ غسل کے بعد دوبارہ بالوں کو باندھ دیا جائے۔

میت کو غسل دینے والے کو چاہیے کہ غسل کے بعد وہ خود غسل کرے۔اگر میت میں کوئی عیب دیکھے تو وہ اپنے پاس راز رکھے کسی کو نہ بتائے۔

اگر میت کو غسل دینے کے لیے پانی نہ ہو یا غسل دینے کے لیے شریعت کا مطلوبہ فرد میسر نہ ہو تو پھر غسل کی بجائے تیمم کرائے۔(ابوداؤد)

میت کی تکفین

جب میت کو غسل دیا جائے تو شریعت نے اس کی تکفین کے انتظام کا حکم دیا ہے۔بہتر یہ ہے کہ کفن کا کپڑا سفید ہو،نہ زیادہ بے کار ہو اور نہ بہت زیادہ قیمتی ہو اور نہ ایسا کپڑا ہو جس سے شریعت نے زندگی میں منع فرمایا ہے۔

مرد کا کفن تین کپڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ کپڑے کے تین حصے بنائے جائیں۔ایک حصے کو زمین پر بچھا دیا جائے گا۔دوسرا کپڑا اس سے چھوٹا ہو گا اور تیسرا کپڑا قمیص کا ہو گا۔سب سے پہلے میت کو قمیص پہنایا جائے گا اس کے بعد دوسرے کپڑے میں لپیٹ دیا جائے گا آخر میں سب سے بڑے کپڑے میں لپیٹ دیا جائے۔اس کے بعد سر

اور پاؤں کی جگہ کو باندھ دیا جائے گا۔

عورت کا کفن پانچ کپڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔تین کپڑے تو مرد کے کفن والے ہیں۔اس کے علاوہ ایک کپڑے میں میت کو سر سے کندھوں تک لپیٹ دیا جائے گا اور دوسرا سینہ بند کے طور پر میت کے سینے سے لے کر گھٹنوں تک لپیٹ دیا جائے گا۔ کفن پہنانے کے بعد میت کو خوشبو لگائی جائے گی۔اگر کوئی حج اور عمرے کے دوران حالت احرام میں فوت ہو جائے تو اس کا سر نہیں ڈھانپا جائے گا بلکہ غسل کے بعد احرام اس کا کفن ہو گا۔(مسند احمد)

فائدہ: یہ تمام مراحل اس صورت میں ہے جب یہ سب چیزیں مہیا ہو۔اگر مذکورہ اشیاء فراہم نہ ہو تو پھر اتنا کپڑا کافی ہے جس میں میت ڈھانپا جا سکتا ہے۔

نماز جنازہ

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر ایک حق یہ بھی ہے کہ فوت ہونے کے بعد اس کا نماز جنازہ پڑھے جو کہ فرض کفایہ ہے۔اس کی وہی شرائط ہیں جو عام نماز کی شرائط ہیں۔جب نماز جنازہ پڑھانے کے لیے میت گھر سے اٹھائی جائے تو مردوں کو شریعت کا حکم ہے کہ وہ میت کے ساتھ جنازہ گاہ جائیں تاکہ وہاں نماز جنازہ پڑھیں اور تدفین کا انتظام کریں۔البتہ خواتین میت کے ساتھ نہیں جا سکتیں اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھنا ہے۔[1]

اخلاص نیت کے ساتھ نماز جنازہ کے لیے جانا،نماز پڑھنا اور پھر تدفین تک وہاں ٹھہرنا زیادہ افضل ہے۔(بخاری)

آداب

احادیث مبارکہ میں نماز جنازہ پڑھنے اور جنازے کے ساتھ جانے کے بہت زیادہ آداب

1۔ سنن ابن ماجہ،رقم:۸۵۷۱

بیان ہوئے ہیں۔ یہ اجر و ثواب تب ملے گا جب ان اداب کا خیال رکھا جائے۔

- تصحیح النیة: نماز جنازہ اس نیت سے پڑھنا چاہیے کہ یہ میرے ذمے اس میت کا حق ہے اور شریعت کا طریقہ یہی ہے، کسی قسم کی دنیاوی شہرت اور مفادات کا حصول پیش نظر نہ ہو۔
- میت کی چارپائی کو پیدل جنازہ گاہ تک لے جانا چاہیے اور لوگوں کو بھی پیدل جانا چاہیے۔(ترمذی، ابن ماجہ) البتہ اگر کوئی عذر ہو تو سواری پر لے جانے میں حرج نہیں۔
- میت کو نہ اتنی تیزی کے ساتھ لے جانا چاہیے اور نہ بالکل سست روی سے بلکہ اعتدال اختیار کرنا چاہیے۔
- جو لوگ بھی میت کے ساتھ جا رہے ہیں تو وہ میت کی چارپائی کے پیچھے جائے۔ البتہ اگر بزرگ اور علمائے کرام آگے جانا چاہتے ہیں تو حرج نہیں۔(مسند احمد، ابو داؤد)
- میت کے ساتھ جاتے ہوئے بلا عذر گپ شپ لگانے سے گریز کرنا چاہیے بلکہ ذکر و فکر کرنا چاہیے۔
- نمازہ جنازہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھلے میدان میں ہو لیکن ضرورت کے وقت مسجد میں بھی ہو سکتا ہے۔ امام میت کے بالکل سامنے کھڑا ہو۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ آدمی کے سر کے برابر اور عورت کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔
- نماز جنازہ کی امامت ولی یا جس کو وصیت کی گئی ہو یا پھر محلے کی مسجد کا جو امام ہو وہ پڑھائے۔
- عام لوگ دیگر نمازوں کی طرح صف بندی کریں گے۔ بہتر یہ ہے کہ یہ صفیں طاق ہو۔ اگر لوگ کم ہو تو تین صفیں بنائی جائے۔
- نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھی جاتی ہیں (اگرچہ اس سے زیادہ بھی جائز ہے۔)
- سب سے پہلے نیت کی جائے گی۔ اس کے بعد پہلی تکبیر اللہ اکبر پڑھی جائے گی۔ پہلی تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو بالاتفاق کانوں تک اوپر اٹھایا جائے گا۔ اس کے بعد حمد و ثنا

پڑھا جائے گا۔ سورۃ الفاتحہ کو دعا اور ثنا کی نیت سے پڑھا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد دوسری تکبیر کہی جائے گی اس کے بعد درود شریف جس کے مختلف قسم کے الفاظ ہیں لیکن درود ابراہیمی بہتر ہے۔ اس کے بعد تیسری تکبیر پڑھے۔ اس کے بعد میت کے لیے ہر قسم کی دعا پڑھی جا سکتی ہے جو احادیث میں منقول ہیں۔ ان میں سے کچھ دعائیں یہ ہیں۔

❖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ[1]

”اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو موت دے اس کو ایمان پر موت دے۔ اے اللہ! اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔“

❖ اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ[2]

”اے اللہ! فلاں بن فلاں، تیرے ذمہ میں ہے، اور تیری پناہ کی حد میں ہے، تو اسے قبر کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے بچا لے، تو عہد اور حق پورا کرنے والا ہے، تو اسے بخش دے، اور اس پر رحم کر، بیشک تو بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

❖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ[3]

1۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۴۹۸

2۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۴۹۹ (صححہ الالبانی)

3 صحیح مسلم، رقم: ۹۶۳؛ سنن نسائی، رقم: ۲۱۱۰ (صححہ الالبانی)

"اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم کر، اسے عافیت دے، اسے معاف کر دے، اس کی (بہترین) مہمان نوازی فرما، اس کی (قبر) کشادہ کر دے، اسے پانی، برف اور اولے سے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اس کو بدلے میں اس کے گھر سے اچھا گھر، اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے، اور اس کی بیوی سے اچھی بیوی عطا کر، اور اسے جنت میں داخل کر، اور جہنم کے عذاب سے نجات دے، یا فرمایا اسے عذاب قبر سے بچا۔"

فائدہ: نماز جنازہ میں مختلف دعائیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز جنازہ میں ہر قسم کی دعا پڑھ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عام کتابوں میں بچے اور بچی کے لیے علیٰحدہ علیٰحدہ دعائیں آئی ہیں۔

اگر بچہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا[1]

اگر بچی ہو تو یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا

آخر میں تکبیر کہے اور پھر دونوں طرف سلام پھیرے اگر ایک طرف پھیر دیا تو یہ بھی کافی ہے۔

نوٹ: نماز جنازہ میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ خفیہ طریقے سے پڑھا جائے البتہ مصلحت کے تحت جہری طور پر پڑھنا بھی جائز ہے۔

آداب زیارۃ القبور

(زیارت قبور کے آداب)

قبرستان جانا اور اپنے رشتہ داروں کی قبروں کی زیارت کرنا ایک مستحب اور مسنون عمل

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ۲۹۸۳۸

ہے۔ بعض علمائے کرام نے اس کو واجب قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس کا حکم دیا گیا ہے۔ (مسلم) نبی کریم ﷺ اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے ہیں اور شہدائے احد کی زیارت کے لیے ہر سال تشریف لے جاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ اور اپنی امت کو بھی زیارت قبور کا حکم دیا ہے اور زیارت قبور کے بہت سارے فوائد بیان فرمائے ہیں۔

- فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا (یہ دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتا ہے۔)
- وَتذكر الآخِرة (ابن ماجہ) (اس کے ذریعے آخرت یاد آجاتی ہے۔)
- وتذكر الْمَوْتَ (مسلم) (اس کے ذریعے موت یاد آجاتی ہے۔)

آداب

- بندہ ہر وقت قبرستان جا سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ رات کے آخری پہر میں جائے۔ (مسلم)
- اگر عام قبرستان ہو تو ان کو سلام کرنا چاہیے اور یہ دعا پڑھنی چاہیے:

❖ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ. أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ، وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، فَنَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ[1]

"اے مومن اور مسلمان گھر والو! تم پر سلامتی ہو، اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم (عنقریب) تم سے ملنے والے ہیں، تم ہمارے پیش رو ہو، اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ میں اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کی درخواست کرتا ہوں۔"

اور یہ دعا بھی منقول ہے:

❖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ[2]

1۔ سنن نسائی، رقم: ۲۱۱۷ (صححہ الالبانی)

2۔ جامع الترمذی، رقم: ۱۰۵۳

"سلامتی ہو تم پر اے قبر والو! اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔"

- اگر قبرستان میں کانٹے، پتھر اور تکلیف دہ چیزیں نہ ہو تو چپل اتارنا چاہیے۔
- اگر (استاد، والدین، اقرباء اور دوست) کے قبر کی زیارت کے لیے جانا ہوا تو بجانب قبلہ قبر کی طرف منہ کر کے سلام کہے اس کے بعد دعا مانگے۔
- زیارت القبور کے لیے ہر روز اور ہر وقت جا سکتے ہیں لیکن جمعہ کا دن بہتر ہے۔(عند الحنفیہ)

أعمال يوم الجمعة

(جمعۃ المبارک کے معمولات)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو زندگی بخشی ہے۔اس کو مختلف دنوں، مہینوں اور سالوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ بندہ مومن ہر وقت عبادت میں مصروف رہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق مضبوط اور قائم و دائم رہے۔ان اوقات میں سے بعض اوقات ایسے ہیں جن میں عبادت اور نیکی کرنا دیگر اوقات کی نسبت زیادہ باعث اجر و ثواب ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے جمعۃ المبارک کے دن کو دیگر آیام کے مقابلے میں یہاں تک کہ عیدین سے بھی زیادہ فضیلت دی ہے۔ [1]

جمعہ کا دن اس وقت باعث فضیلت ہوگا جب ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مطالبے کے مطابق اور اس کے شایان شان اور جن اعمال و اذکار کے کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اس کے مطابق یہ دن گزاریں۔ مثلاً

1) **سورۃ الکہف کی تلاوت کرنا:** جمعہ کے دن یا رات کو سورۃ الکہف کی تلاوت کرنا مسنون طریقہ ہے۔(احمد و بیہقی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ سورۃ الکہف کی تلاوت کرنے والے کو بہت بڑا نور عطا کرتا ہے۔

2) **سورۃ ہود کی تلاوت کرنا:** جمعہ کے دن سورۃ ہود پڑھنا چاہیے۔(دارمی)

1_ سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۰۷۴

3) **الاکثار من الصلاۃ علی النبی ﷺ:** جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود شریف بھیجنا چاہیے۔(ابوداؤد، ابن ماجہ)

4) **نماز فجر باجماعت ادا کرنا:** اگرچہ ہر نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے لیکن فجر اور عشا کی نماز کے بارے میں بہت زیادہ تاکید آئی ہے کیونکہ ان نمازوں کو باجماعت نہ پڑھنا نفاق کی علامت ہے۔لیکن جمعۃ المبارک کے دن نماز باجماعت ادا کرنا بہت ضروری ہے۔

5) **صفائی کرنا:** جمعہ کے دن اپنے ناخنوں اور غیر ضروری بالوں کو تراشنا مسنون ہے۔(بخاری)

6) **غسل کرنا:** جمعہ کے دن غسل کرنا مسنون ہے بلکہ ابتدائے اسلام میں یہ واجب تھا۔(بخاری)

7) **اچھے کپڑے پہنانا:** جمعہ کے دن صاف کپڑے پہننا چاہیے۔

8) **مسواک اور خوشبو لگانا:** جمعہ کے دن مسواک اور خوشبو کا استعمال کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔(بخاری)

9) **بروقت مسجد جانا:** نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے گھر سے بروقت نکلنا مسنون طریقہ ہے۔احادیث میں اس کی بہت زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے۔(ابوداؤد، ترمذی)

10) **نفل نماز پڑھنا:** نماز جمعہ سے پہلے نوافل پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔ صحابہ کرامؓ کا بھی یہی طرز عمل رہا ہے۔(ابوداؤد)

11) **خطبہ جمعہ سننا:** جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اس کا سننا واجب ہے۔اس کے علاوہ نزدیک بیٹھنا، توجہ سے سننا، خاموش رہنا اور تشہد کی کیفیت اختیار کرنا چاہیے اگر اس کی استطاعت ہو۔

12) **دعا:** جمعہ کے دن ایک خاص وقت ہے جس کے دوران دعا اچھی طرح قبول ہوتی ہے۔(بخاری و مسلم) اس وقت کے بارے میں علمائے کرام سے تقریباً چالیس اقوال منقول ہیں لیکن اکثر

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ وقت جب امام منبر پر بیٹھ جائے سے لے کر سلام پھیرنے تک کا ہے۔ امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ نماز عصر سے لے کر مغرب تک وقت ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے یہ وقت لیلۃ القدر کی طرح ہم سے خفیہ رکھا ہے۔

چاند دیکھنے کی دعا

اسلام میں اکثر اعمال کا تعلق مہینوں کے ساتھ ہے۔ مہینے کا اندازہ چاند دیکھنے اور غائب ہونے پر ہے۔ لہٰذا مسلمان مرد اور خواتین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامی مہینوں کے بارے میں معلومات رکھیں۔ جب چاند دیکھے تو **اللہ اکبر** کہنا چاہیے، اور یہ دعا پڑھنی چاہیے:

❖ اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيمَانِ ,وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ , وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى ,رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللهُ[1]

''اے اللہ! اس چاند کو امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ ہم پر نکال اور اس چیز کی توفیق دے جو تجھے پسند ہے اور اس پر تو راضی ہوتا ہے۔ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

یا پھر یہ دعا پڑھے:

❖ اللّٰهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ[2]

''اے اللہ! اس چاند کو امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ ہم پر نکال، اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

أعمال شهر رمضان

(ماہ رمضان کے اعمال)

اللہ تعالیٰ نے بعض مہینوں کو دوسرے مہینوں کے مقابلے میں بہت فضیلت اور فوقیت دی ہے۔ ان میں سے ایک ماہ رمضان ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کئے ہیں۔

1۔ معجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۱۳۳۳۰
2۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۵۱

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص بغیر کسی عذر کے رمضان کے روزے چھوڑ دے تو یہ زنا اور شراب نوشی سے بڑا گناہ ہے بلکہ اس شخص کے اسلام میں بھی شک ہے۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو یہ معلوم ہو کہ روزہ فرض ہے اس کے باوجود وہ روزے نہ رکھے اور اگر وہ اس کام کو جائز سمجھتا ہے تو اس طرح کا شخص قتل کرنا جائز ہے۔ اگر گناہ سمجھتا ہے تو فاسق ہو گا اور سزا کا مستحق ہو گا۔

اس ماہ میں روزے رکھنا فرض ہے۔ اس کے علاوہ اس کی بہت زیادہ فضیلت اور فوائد احادیث مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس ماہ کے لیے کچھ خاص اعمال بتائے ہیں اگر ان کا اہتمام کیا جائے تو یہ ماہ بہت زیادہ قیمتی بن جاتا ہے۔۔

ما هو الواجب: وہ اعمال جن کو شریعت نے واجب قرار دیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

1) **البعد عن المعاصي والمحرمات**: اس مہینے میں حرام اور گناہوں سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ ورنہ روزے کا اجر اور اثر ختم ہو جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ[1] ''حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا (روزے رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔''

ابن ماجہ میں حدیث شریف ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ[2] ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی روزہ دار ہیں جنہیں اپنے روزہ سے صرف بھوک حاصل ہوتی ہے

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۱۹۰۳
2۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۶۹۰؛ سنن نسائی، رقم: ۳۲۴۹

اور کتنے ہی قیام کرنے والے ہیں جنہیں اپنے قیام سے جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔"

2) **ترك الجدال:** روزے کی حالت میں لڑائی جھگڑوں اور بحث مباحثوں سے گریز کرنا چاہیے۔

حدیث شریف میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ [1]

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو وہ نہ فحش کلامی کرے، نہ شور مچائے اور نہ جاہلانہ کلام کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ کہے میں روزہ دار ہوں۔"

ما ھو المستحب: وہ امور جو مستحب ہیں اگر کوئی روزے کی حالت میں کرے تو زیادہ فائدے اور اجر کے باعث ہوتے ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

1) **سحری کا اہتمام:** روزہ دار ہر صورت سحری کا اہتمام کرے اگرچہ پانی اور کھجور ہی کیوں نہ ہو۔

2) **جلدی افطار کرنا:** غروب آفتاب ہوتے ہی روزہ افطار کرنا مسنون طریقہ ہے۔ اس موقع پر یہ نہیں کہنا چاہیے کہ پورا دن روزہ رکھا، اب اگر چار پانچ منٹ مزید انتظار کرے تو کیا ہوگا؟

3) **كثرة العبادة:** رمضان میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے مثلاً ہر فرض نماز سے پہلے نوافل ادا کرنا چاہیے۔ خاص کر مرد حضرات کو باجماعت تراویح کا اہتمام کرنا چاہیے۔

4) **الجود والسخاء:** رمضان کے مہینے میں سخاوت وفیاضی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ جس شخص کے پاس علم ہو تو وہ علم کے میدان میں سخاوت کا مظاہرہ کریں۔ جس کے پاس مال و دولت ہو تو دولت میں سخاوت کریں، یہ سخاوت چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ ہو۔ اور جس کسی کو اللہ تعالیٰ نے خدمت اور لوگوں کے مابین اصلاح کرنے کی صلاحیت دی ہو تو اپنی صلاحیتوں کو زیادہ سے

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۱۸۹۴

زیادہ استعمال کریں۔

5) **كثرة التلاوة:** رمضان المبارک کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں۔ خاص کر نمازوں میں قرآن مجید پڑھنا چاہیے۔

6) **كثرة الدعاء:** رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگنی چاہیے۔ خصوصاً سحری اور افطار کے وقت، کیونکہ یہ قبولیت کے اوقات ہیں۔

7) **الانابة والتوبة:** رمضان کے بابرکت مہینے میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ تائب ہونا چاہیے۔

8) **كثرة الصدقة:** رمضان المبارک کے مہینے میں اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ صدقات کرنے چاہیے کیونکہ اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

9) **عدم الاکثار من الطعام:** زیادہ کھانے سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ زیادہ کھانا روزے کی اصل روح کو متاثر کرتا ہے۔

10) **عدم الاکثار من النوم:** زیادہ سونے سے بچنا چاہیے کیونکہ نیند کی وجہ سے انسان خیر سے محروم رہ جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: فاستكثروا فيه من أربع خصال، خصلتان ترضون بها ربكم، وخصلتان لا غنى لكم عنهما، فأما الخصلتان اللتان ترضون بها ربكم: فشهادة أن لا إله إلا الله وتستغفرونه، وأما اللتان لا غنى لكم عنهما فتسألون الله الجنة، وتعوذون به من النار [1] "رمضان المبارک میں چار خصلتیں زیادہ اپنائے۔ دو ایسی ہیں جن کے ذریعے اپنے رب کو راضی کیا جاتا ہے اور دو ایسی ہیں جن کے بغیر تمھارا چارہ نہیں۔ وہ خصلتیں جن کے ذریعے اپنے رب کو راضی کیا جاتا ہے، ایک لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا اور دوسری یہ کہ اپنے رب سے بخشش مانگنا، اور وہ دو خصلتیں جن کے بغیر چارہ نہیں، ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جنت طلب

1۔ شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۳۶۰۸

کرنااور دوسری خصلت آگ سے پناہ مانگنا ہے۔"

11) **اعتکاف:** رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا مسنون ہے جو کہ قرآن اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

- ہر وہ شخص اعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے جو مسلمان ہو، حیض، نفاس اور نجاست سے پاک ہو۔
- اگر نابالغ ہو لیکن صاحبِ تمیز ہو تو اس کا اعتکاف بھی صحیح ہے۔
- اعتکاف کی نیت اللہ تعالیٰ کی قربت اور بندگی ہو، نہ کہ آرام، فراغت، تصنیف، امتحان کے لیے تیاری اور مطالعہ کرنا ہو۔

اعتکاف کا مقصود:

- اعتکاف کا ایک مقصد یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں عبادت کرنا نصیب ہو جائے۔
- اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں سے جدائی اختیار کرنا ہے۔ لہٰذا بغیر ضرورت کے گفتگو کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ زیادہ سونے سے احتراز اور بغیر ضرورت مسجد سے نکلنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ عام دینی مطالعہ اور گرمی کے موسم میں غسل کرنے کی بجائے درج ذیل اعمال کا اہتمام کریں۔

✿ کثرۃ الذکر ✿ کثرۃ النوافل ✿ کثرۃ التلاوت

✿ نبی کریم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام بھیجنا ✿ کثرۃ الاستغفار والتوبہ

أعمال يوم العيدين

(عیدین کے اعمال)

سال بھر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے خوشی منانے کے لیے دو دن مقرر کیے ہیں۔ ان میں سے ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ ہے۔ احادیث مبارکہ میں ان ایام کے کچھ آداب ذکر ہوئے ہیں۔

- **غسل کرنا:** عیدین کے لیے غسل کا اہتمام کرنا چاہیے۔
- **پاک وصاف کپڑے پہننا:** اس دن پاک وصاف اور نئے کپڑے پہننا چاہیے۔
- **خوشبو لگانا:** عیدین کے دن خوشبو لگانا مسنون ہے۔
- عید الفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھانا، خاص کر ایک یا تین یا پانچ کھجور کھانا چاہیے۔ جبکہ عید الاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد کھانا چاہیے۔ قربانی کا گوشت کھانا بہت زیادہ اچھا ہے۔
- **المشي بالأقدام:** جس کسی میں طاقت ہو تو اس کو پیادہ عید گاہ تک جانا چاہیے۔
- **راستہ تبدیل کرنا:** عید گاہ کو آتے جاتے وقت راستہ تبدیل کرنا چاہیے۔
- **التبريك:** ایک دوسرے کو مبارک باد دینی چاہیے۔ اسلاف ایک دوسرے کو کہتے تھے: تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ "اللہ تعالیٰ ہم سے اور تم سے قبول فرمائے۔"

تنبیہ: ہمارے ہاں ایک رواج چلا آرہا ہے کہ عیدین کے موقع پر لوگ فاتحہ خوانی کے لیے ورثا کے پاس جاتے ہیں جو کہ خلاف شریعت ہے۔ اس کے علاوہ عید الاضحیٰ کے موقع پر لوگ نماز عید سے پہلے اجتماعی کھانے کا اہتمام کرتے ہیں تو یہ بھی خلاف سنت ہے۔

عشرہ ذوالحجۃ

اللہ تعالیٰ نے بعض دنوں اور راتوں کو خاص فضیلت دی ہے۔ ان میں ذوالحجۃ کے دس دن بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ﴿وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝﴾[1] "قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی۔"

صحیح احادیث مبارکہ میں ان دس دنوں کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔ ان ایام میں نیکی کرنے کا بہت زیادہ اجر وثواب ہے یہاں تک کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور علامہ عبدالحیؒ

[1] سورۃ الفجر: ۱،۲

فرماتے ہیں کہ ذوالحجۃ کے پہلے دس دن رمضان المبارک کے آخری دس آیام سے زیادہ افضل ہیں۔ لہٰذا ان آیام میں چند اعمال کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

• **العمل الصـــالح:** جو کہ ذکر واذکار، درس وتدریس، نوافل، تلاوت، صدقات وخیرات، جہاد، دعوت وتبلیغ، وغیرہ ہیں۔

مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ [1] ”ان دنوں یعنی عشرہ ذی الحجہ کا نیک عمل اللہ تعالی کو تمام دنوں کے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہے۔“

محدثین فرماتے ہیں کہ ان آیام میں خصوصی طور پر روزوں کا اہتمام کرنا چاہیے بلکہ بعض روایات میں روزے رکھنے کا ذکر آیا ہے۔ (ترمذی، مسند احمد)

• **صوم عــــرفۃ:** نو ذوالحجۃ کو روزہ رکھنا بہت زیادہ افضل ہے۔ جس سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (مسلم)

• **اہتمـــام التکبیرات:** ان دس آیام میں ہر وقت تکبیرات کا ورد کرنا مستحب اور مسنون عمل ہے جبکہ عرفہ کے دن نماز فجر لے کر ۱۳ ذوالحجہ کے تک نماز عصر تک ہر نماز تک ہر نماز کے بعد پڑھنا واجب ہے۔

الفاظ التکبیـــرات: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، واللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وِلِلّٰهِ الْحَمْدُ (بیہقی)

• **الاضحیۃ:** دس، گیارہ اور بارہ ذوالحجۃ یعنی تین دن تک قربانی کی جاسکتی ہے۔

آداب الأضحية

(قربانی کے آداب)

عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ اس موقع پر

1۔ جامع الترمذی، رقم: ۷۵۱؛ سنن ابوداؤد، رقم: ۲۴۳۸ صححہ الالبانی

گائے، بکری، دنبہ، اونٹ وغیرہ کو ذبح کرتے ہیں۔ یہی نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی سنت ہے اور آپ ﷺ نے اپنی امت کو اس کی ترغیب اور تاکید کی ہے۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنے کے بھی بہت سے آداب ہیں۔

- قربانی کے لیے بہترین جانور کا انتخاب کرنا چاہیے۔
- عید کی نماز پڑھنے کے بعد جانوروں کو ذبح کیا جائے گا۔
- کھلے میدان میں قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنا چاہیے۔
- قربانی کرنے والے شخص کو چاہیے کہ اگر وہ جانور ذبح کر سکتا ہو تو وہ اپنی قربانی کے جانور کو خود ذبح کیا کرے۔
- جانور ذبح کرنے سے پہلے چھری کو اچھی طرح تیز کرنا چاہیے۔ اس وقت جانور کے سامنے چھری تیز کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔
- جانور کو قبلہ رخ لٹانا چاہیے۔ اس موقع پر یہ دعا پڑھے:

❖ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ [1]

”میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا جبکہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہوں جو ایک اللہ تعالی کے ماننے والے مسلم تھے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالی کے لیے ہے جو رب العالمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمین میں سے ہوں۔“

❖ پھر اس کے بعد بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے

1۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۲۷۹۵؛ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۱۲۱

❖ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ[1] کہہ کر جانور کے گلے پر چھری پھیر دے۔

"اے اللہ! یہ جانور تیری طرف سے ملا ہے اور تیرے ہی لیے قربان کیا جا رہا ہے۔"

جانور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ

"اے اللہ! تو اس کو مجھ سے قبول کر جس طرح تو نے قبول کیا۔"

- اس کے بعد تھوڑا انتظار کرنا چاہیے تاکہ جانور سے مکمل طور پر سانس نکل جائے۔ اس کے بعد جانور سے کھال اتارے اور گوشت کاٹے۔
- اگر جانور میں مختلف افراد شریک ہو تو باہم برابر تقسیم کرنا چاہیے۔
- قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنا چاہیے۔ ایک حصہ اپنے لیے، دوسرا اپنے عزیز و اقارب اور تیسرا غرباء اور یتیموں میں تقسیم کرنا چاہیے اگر کوئی پورا گوشت صدقہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور اہل و عیال کی کثرت کی وجہ سے سارا گوشت خود رکھ بھی سکتا ہے۔

آداب الزفاف

(زفاف کے آداب)

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام نے ہمیں زندگی گزارنے کے جملہ معاملات کے بارے میں ہدایات دی ہیں۔ چاہے ان معاملات کا تعلق انفرادی زندگی کے ساتھ ہو یا اجتماعی زندگی۔ خوشی اور غم غرض ہر معاملے میں ہدایات دی ہیں لیکن افسوس کا مقام یہ ہے کہ ہم مسلمان نہ غموں کا سامنا شریعت کے مطابق کرتے ہیں اور نہ اپنی خوشی کے لمحات میں شریعت یاد ہوتی ہے۔

1۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۲۷۹۵

شریعت نے شادی کرنے کے بارے میں مکمل ہدایات دی ہے۔ یہاں پر اس حوالے سے چند اہم آداب بیان کرتے ہیں۔

- **النظر الی المخطوبة:** جس عورت کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ ہو تو اس کو ایک نظر دیکھ سکتے ہیں۔
- **النكاح يوم الجمعة مساء** (جمعہ کے دن نکاح کرنا) نکاح جمعہ کے دن ظہر کے بعد کرنا چاہیے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث مروی ہے جس میں اس طرح کے نکاح کو بابرکت قرار دیا ہے۔
- **الوليمة** (ولیمہ) اپنی استطاعت کے مطابق شادی کے موقع پر ولیمہ کا اہتمام کرنا چاہیے جس میں دوست احباب، رشتہ دار اور اہل علاقہ کو مدعو کر سکتے ہیں۔
- **اعلان النكاح** (نکاح کی تشہیر کرنا) نکاح کی تشہیر ولیمہ کے ذریعے بھی ہوتی ہے، دف بجانے یا مسجد میں نکاح کرنے سے ہوتی ہے۔
- جب شوہر اپنی بیوی کے پاس جائے تو پہلے سلام کرے اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ أَهْلِيْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ مِنْهُمْ وَارْزُقْهُمْ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ إِلَى خَيْرٍ، وَفَرِّقْ بَيْنَنَا إِذَا فَرَّقْتَ إِلَى خَيْرٍ[1]

"اے اللہ! برکت ڈالے میرے اور میرے اہل و عیال میں، اے اللہ! ان سے مجھے فائدہ پہنچائے اور مجھ سے ان کو فائدہ پہنچائے، اے اللہ! ہمیں خیر کے لیے اکٹھا کریں اور خیر کے لیے جدا کریں۔"

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ[2]

1۔ معجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۸۹۹۳؛ مصنف عبدالرزاق، رقم: ۱۰۴۶۰

2۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۲۱۶۰؛ سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۲۵۲

”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور وہ خیر بھی جس پر تو نے اسے پیدا کیا اور اے اللہ! میں اس کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس برائی سے بھی جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے۔“

- میاں بیوی کو چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز ادا کرے۔
- پہلی رات کو دودھ پینا سنت ہے۔
- جب میاں بیوی ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:

❖ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا[1]

”اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو اولاد تو ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔“

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اس دعا کا اہتمام کرے تو جب اولاد پیدا ہو جائے تو شیطان سے محفوظ ہو گی۔

- اللہ تعالیٰ سے نیک اور صالح اولاد کی دعا مانگے۔ خاص کر یہ دعا کثرت سے پڑھے:

❖ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ[2]

”پروردگار، اپنی قدرت سے مجھے نیک اولاد عطا کر۔ تو ہی دعا سننے والا ہے۔“

❖ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا[3]

”اے ربّ! ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔“

- میاں بیوی استغفر اللہ کا ورد کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ صالح اور صحیح سالم بچہ نصیب کرے گا۔

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۱۷۳۲؛ صحیح مسلم، رقم: ۱۴۳۴

2۔ سورۃ آل عمران: ۳۸

3۔ سورۃ الفرقان: ۷۴

حقوق الزوجین

(ازدواجی زندگی کے آداب)

دین اسلام نے ہمیں خاندانی نظام کا تصور دے کر اس کی اہمیت بیان کی ہے۔ خاندانی نظام کا یہ تصور کسی بھی مذہب نے نہیں دیا ہے بلکہ دور جدید میں بڑے بڑے بلند و بانگ دعوے کرنے والے نام نہاد تہذیب یافتہ ملکوں کے پاس یہ تصور سرے سے نہیں ہے۔ وہ الٹا خاندانی نظام کو درہم برہم اور ختم کرنے کے درپے ہیں۔

خاندانی زندگی کا آغاز میاں بیوی کی ازدواجی تعلقات سے ہوتا ہے۔ موجودہ ترقی یافتہ دور میں میاں بیوی کی زندگی بھی اجیرن اور پریشان کن بنادی گئی ہے اور والدین، بھائیوں اور رشتہ داروں سے تعلق کا تصور ختم کیا جا رہا ہے۔

ہم جس اسلام کے پیروکار ہیں تو اس نے انسانیت کے لیے ان کی ازدواجی زندگی کو خوشگوار اور پرسکون بنانے کے لیے آداب اور فرائض وضع کیے ہیں جو میاں بیوی کے مابین کچھ مشترک ہیں اور کچھ کا تعلق صرف شوہر کے ساتھ اور کچھ کا تعلق بیوی کے ساتھ ہے۔

باہم مشترک آداب اور فرائض

- **نکاح کا تصور:** اسلام نے نکاح کا صحیح تصور پیش کیا ہے جس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔ ابن خلدونؒ لکھتے ہیں کہ اسلام نکاح کے نتیجے میں محبت کا قائل ہے۔ اس طرح کا نکاح پائیدار ہوتا ہے۔ جبکہ مغرب محبت کے نتیجے میں نکاح کا قائل ہے، جو کہ ناپائیدار ہوتا۔
- **امانت داری:** میاں بیوی پر لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لیے امانت دار ہوں۔ کسی قسم کی خیانت کا ارتکاب نہ کریں۔ ایک دوسرے کے عیوب کو لوگوں کے سامنے بیان نہ کریں۔
- **المودۃ والمحبۃ:** میاں بیوی آپس میں محبت کا اظہار کریں۔ دونوں کی کوشش ہونی چاہیے

کہ ایسے کام سرانجام دیں جس سے دونوں کے دل باہم جڑے رہے۔

- **الثقة والاعتماد:** میاں بیوی کے مابین باہمی اعتماد قائم ہونا چاہیے۔ ایسا رویہ اور کردار اپنانا چاہیے جس سے اعتماد کی فضا قائم ودائم رہے۔
- میاں بیوی ایک دوسرے کی کمزوریوں کو نظرانداز کریں اور وسعت قلبی، برداشت اور ایک دوسرے کو معاف کیا کریں۔ یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میری بیوی یا میرے شوہر میں یہ یہ صفت ہونی چاہیے بلکہ انسان کمزور ہے لازمی طور پر اس میں کوئی نہ کوئی کمی ہوتی ہے۔ انسان کے مثبت اور اچھے اوصاف کو دیکھنا چاہیے اور غلطیوں کی اچھے طریقے سے اصلاح کرنی چاہیے۔
- ہمیشہ ایک دوسرے کا احسان منداور شکر ادا کریں۔

شوہر کے لیے آداب

- **المعاشرة بالمعروف**(بہترین طرز معاشرت) اللہ تعالیٰ نے شوہر کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھی طرح زندگی بسر کرے۔ اچھی زندگی کا مطلب یہ ہے کہ حالات جیسے بھی ہوں اس میں بہتری تلاش کرنا چاہیے۔
- **تعلیم الدین**(دینی تعلیم کا اہتمام) شوہر کا فرض ہے کہ وہ بذات خود یا کسی اور ذریعے سے اپنی بیوی کے لیے دین کی ضروری معلومات سکھانے کا اہتمام کرے۔[1]
- **العدل بین الزوجات**(بیویوں کے مابین انصاف کرنا) بہتر یہ ہے کہ ایک بیوی ہو لیکن اشد ضرورت کی وجہ سے اسلام میں چار بیویاں نکاح میں رکھنا جائز ہے۔ اگر کسی کی ایک سے زائد بیویاں ہو تو ان کے مابین عدل وانصاف کرے اور جتنی طاقت اور استطاعت ہو ان کے نان ونفقہ اور رہائش کا اہتمام کریں۔

[1]۔ سورۃ النساء: ۲۴

- بیوی کی جتنی بھی ضروریات ہوں ان کو بخوشی، کھلے دل اور اپنی استطاعت کے مطابق پورا کرنی چاہیے۔
- شوہر اپنی بیوی کی دینی اور اخلاقی اصلاح کا مکمل خیال رکھے۔

بیوی کے لیے آداب

- **طاعته في المعروف**(معروف میں اطاعت) بیوی اپنے شوہر کی جب تک وہ خلاف شریعت کام نہ ہو مکمل فرمانبرداری کرے اور شوہر کی فرمانبرداری میں خوشی محسوس کیا کریں۔
- **لزوم بيت زوجها**(شوہر کے گھر میں ٹھہرنا) بہترین اوصاف کی حامل عورت بغیر سخت ضرورت کے اپنے گھر سے باہر نہیں نکلتی۔ باہر گھومنے پھیرنے کی عادت اس کی نہیں ہوتی۔
- اپنی اور شوہر کی عزت کا خیال رکھیں اور ہر اس کام اور بات سے بچنے کی کوشش کریں جس سے دامن پر داغ لگے۔
- اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے اور نہ شوہر کی اجازت کے بغیر ایسی جگہ جائے جس پر شوہر ناراض ہوتا ہو اور نہ کسی کو گھر آنے کی اجازت دے جس پر شوہر ناراض ہوتا ہو اگرچہ وہ رشتہ دار کیوں نہ ہو۔
- شوہر پر شک نہیں کرنا چاہیے۔ جس طرح یہ مرض آج کل بہت زیادہ ہو چکا ہے۔
- اپنی خوشی پر شوہر کی خوشی کو ترجیح دیا کرے۔ اگر کسی کام اور بات پر آپ خود خوش ہوتی ہے لیکن اس کے برعکس شوہر کسی اور کام اور بات پر خوش ہوتا ہے تو اس سلسلے میں شوہر کی خوشی کا خیال رکھا جائے۔
- **حفاظة مال الزوج:** شوہر کے مال اور اولاد کی حفاظت ہر بیوی کی ذمہ داری ہے۔ اپنے شوہر کے مال اور ملکیت اور اس کی اولاد کی حفاظت کا مکمل خیال رکھیں۔ مال کو ضائع نہ ہونے دے

اور بچوں کے معاملے میں غفلت کا مظاہرہ نہ کرے۔

- **الاخوۃ والمحبۃ:** کھلے دل سے اپنے شوہر کی خدمت کرنی چاہیے بلکہ اس کے مہمانوں کی اچھے طریقے سے مہمان نوازی کرنی چاہیے۔

آداب عقیقۃ

(عقیقہ کے آداب)

اللہ تعالیٰ جس کو اولاد کی نعمت سے نوازے۔ ساتویں دن بچے اور بچی کا نام رکھیں۔ اگر بچہ ہو تو اس کے سر کے بالوں کو کاٹ دیں اور اس کے ہم وزن چاندی صدقہ کریں۔ اگر استطاعت ہو تو بچے کی طرف سے دو بکرے یا دنبے ذبح کریں اور بچی کی طرف سے ایک بکرا یا دنبہ ذبح کرے۔ اگر بچے کی طرف سے ایک بکرا یا دنبہ بھی ذبح کردے تو یہ بھی کافی ہے۔ اس قربانی اور ذبیحہ کو عقیقہ کہتے ہیں۔ یہ ساتویں دن ہوتا ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ چودھویں دن بھی کر سکتے ہیں جبکہ حضرت عائشہؓ اور امام احمد بن حنبلؒ اکیسویں دن کے بھی قائل ہیں۔ عقیقہ کے گوشت بغیر کسی عذر کچا تقسیم کرنے کی بجائے پکا کر کھلایا جائے گا۔ عقیقہ کے جانور کی ہڈیوں کو توڑا نہ جائے بلکہ جوڑوں کی جگہ پر الگ الگ کیا جائے گا۔ بکری اور بھیڑ کے علاوہ گائے اور اونٹ وغیرہ اولیٰ نہیں ہے۔

عقیقہ کے واجب یا سنت یا مستحب ہونے کے بارے میں آئمہ کے مختلف اقوال ہیں۔ عقیقہ کے بہت زیادہ فوائد ہیں۔ لیکن عام مسلمان رواجوں اور رسموں کا شکار ہو کر اس سے کئی گنا تاوان کرتے ہیں لیکن عقیقہ نہیں کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ عقیقہ کرنا ثواب بھی ہے اور بچے کی طرف سے فدیہ بھی ہے اور آگ سے آزاد کرتا ہے اور بچے کے لیے اس میں بہت زیادہ فوائد ہیں۔

حقوق أولاد

(اولاد کی پرورش کے آداب)

اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ زندگی کی خوشی کا محور اور مرکز یہی نعمت ہے۔ اگر میاں بیوی کی اولاد نہ ہو باوجود ہر قسم خوشی میسر ہو پھر بھی اس کو سکون واطمینان حاصل نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے جن کو اولاد سے نوازا ہو اس کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اپنی اولاد کی تربیت کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ یہ بہت اہم فریضہ ہے کیونکہ روز آخرت اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

انداز تربیت: اولاد کی تربیت کے دو پہلو ہیں۔

(۱) روحانی اور دینی تربیت　　(۲) ثقافتی اور دنیوی تربیت

دور حاضر میں لوگ روحانی اور دینی پہلو کو یکسر نظر انداز کرتے ہیں جبکہ ثقافتی اور دنیوی پہلو پر بہت زیادہ زور دیتے ہیں۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ روحانی اور دینی پہلو کو بگاڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اسلام ان دونوں پہلو پر توجہ دیتا ہے۔ اس لیے کہ یہی اولاد معاشرے کا مستقبل ہے لہٰذا ان کو معاشی اور ثقافتی لحاظ سے اپنے پاؤں پر کھڑا کریں تاکہ کل وہ معاشرے کو اسلامی خطوط پر استوار کریں۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اولاد کی تربیت ان کی پیدائش سے پہلے شروع ہوتی ہے۔

- **تصحیح النیۃ:** مرد اور عورت نکاح سے پہلے اپنی نیتوں کو درست رکھیں کہ اس نکاح کے ذریعے پاک دامنی مقصود ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی امت میں اضافہ مقصود ہے۔

- **الاختیار علی أساس الدین:** مرد اور عورت جب باہم رشتے میں منسلک ہونا چاہتے ہیں تو یہ دین کی بنیاد پر ہو۔اس کے بعد مال، حسن اور نسب کو دیکھا جائے۔
- **الزواج علی السنة:** جب تقریب نکاح ہو یا شادی کی تقریب ہو تو وہ سنت کے مطابق اور انتہائی سادہ طریقے سے ہونا چاہیے۔بدعات اور رسومات سے خالی ہونا چاہیے جس طرح ہمارا معاشرہ ان چیزوں کا شکار ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچنے کی توفیق دے۔
- **الدعاء وقت الجماع:** بیوی کے ساتھ مباشرت کرتے وقت دعا پڑھے جو پہلے گزر چکی ہے۔
- **دعاء البرکة:** میاں بیوی کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نیک وصالح اولاد کے لیے دعا مانگے اور نیک لوگوں سے بھی دعا کی درخواست کرے۔
- جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے کان میں اذان دینا چاہیے تاکہ اس کے کانوں میں سب سے پہلے توحید اور رسالت کی صدا پڑ جائے۔
- **تعوذ الأولاد:** اپنے بچوں پر دم کرنا چاہیئے خاص کر اس دعا سے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام پر دم کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ پر دم کرتے تھے:

❖ أَعِيذُ كُمَا بِكَلِمَةِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ [1]

"میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں دیتا ہوں، ہر شیطان اور زہریلی بلا کے ڈر سے اور ہر لگنے والی نظر بد کے شر سے۔"

- **تحنیک المولود:** جب بچہ یا بچی پیدا ہو جائے تو کسی نیک آدمی یا عالم دین کے پاس لے جائے کہ وہ اپنی لعاب سے کھجور کو تر کر کے بچے کے تالو میں رکھ دیں اور برکت کی دعا بھی کریں۔

1۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۵۹۰

- **الاسم الحسن:** بچوں کا بہترین اور اچھے نام رکھنا چاہیے۔
- **تعلیم التهذیب والأدب:** بچوں کو کھانے پینے اور کپڑوں اور جوتے کے آداب سکھانے چاہیے۔
- **تعلیم العقیدة والعمل:** بچوں کو صحیح عقیدہ، اعمال اور اخلاق سکھانے چاہیے خصوصاً جب وہ سات سال کے ہو جائے تو پانچ وقتی نمازوں کی ترغیب دینا چاہیے۔
- بچوں کو نبی کریم ﷺ کی سیرت اور صحابہ کرامؓ اور تاریخ کے واقعات بیان کرنا چاہیے۔
- اپنے بچوں کی کڑی نگرانی کرنی چاہیے کہ کہیں غلط لوگوں کی محفلوں اور ماحول کے برے اثرات کا شکار نہ ہو جائیں۔ان کو نیک محافل میں شریک کروانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔
- والدین اپنے بچوں کے لیے دعائیں کیا کریں۔بچوں کو اپنے دعاؤں سے محروم نہ رکھیں۔

نیک اولاد کے لیے یہ دعا پڑھے:

❖ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ [1]

"پروردگار، اپنی قدرت سے مجھے نیک اولاد عطا کر۔ تو ہی دعا سننے والا ہے۔"

❖ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِينَ [2]

"اے پروردگار، مجھے اکیلا نہ چھوڑ، اور بہترین وارث تو تو ہی ہے۔"

❖ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ [3] "اے پروردگار! مجھے ایک بیٹا عطا کر جو صالحوں میں سے ہو۔"

❖ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ [4]

1۔ سورۃ آل عمران: ۳۸

2۔ سورۃ الانبیاء: ۸۹

3۔ سورۃ الصافات: ۱۰۰

4۔ سورۃ ابراہیم: ۴۰

”اے میرے پروردگار! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی (ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں) پروردگار، میری دعا قبول کر۔“

❖ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ [1]

”اے ربّ! ہم دونوں کو اپنا مسلم (مطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اُٹھا، جو تیری مسلم ہو ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“

آداب الکسوف والخسوف

(سورج اور چاند گرہن کے آداب)

زندگی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مختلف مظاہر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ان میں سورج اور چاند گرہن بھی ہے۔ سورج گرہن کو کسوف اور چاند گرہن کو خسوف کہا جاتا ہے۔ دونوں کا بالعکس معنوں پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ احادیث میں دونوں الفاظ ایک دوسرے کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ جب سورج اور چاند گرہن ہو جائے تو نبی کریم ﷺ نے اس کے چند آداب بتلائے ہیں۔

- جب سورج اور چاند گرہن واقع ہو جائے تو احادیث مبارکہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعائیں مانگنی چاہیے اور ذکر میں مصروف ہونا چاہیے خصوصاً سُبْحَانَ اللہ، اَلْحَمْدُلِلّٰہ اور اللّٰہُ اَکْبَر کا ورد کرنا چاہیے۔ [2]
- اس موقع پر اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ کرنا مسنون ہے۔
- اس حالت میں لوگوں کو مسجد میں جمع کیا جائے اور دو رکعت نفل نماز پڑھے۔ یہ دو رکعت چاہے

[1] ۔ سورۃ البقرۃ:۱۲۸
[2] ۔ صحیح بخاری، رقم:۹۸۶

جہری ہو یا سری ہو دونوں مسنون ہے۔ نماز کو اتنی لمبی کریں کہ سورج گرہن ختم ہو جائے۔

- احادیث مبارکہ میں صلاۃ کسوف کے مختلف طریقے بیان ہوئے ہیں۔ لیکن لوگوں کی سہولت کے لیے عام نمازوں کی طرح دو رکعت نفل پڑھنا چاہیے لیکن لمبی ہونی چاہیے۔ اگر کوئی مسئلہ اور فتنہ درپیش ہونے کا خطرہ نہ ہو تو اس نماز میں خواتین بھی شریک ہو سکتی ہیں۔
- اگر لوگوں کا جمع کرنا مشکل ہو تو پھر مرد اور خواتین انفرادی طور پر نماز پڑھیں جس طرح چاند گرہن کے موقع پر انفرادی نماز پڑھی جاتی ہے اگر لوگ جمع ہو جائیں تو باجماعت نماز بھی پڑھ سکتے ہیں۔
- نماز کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا مسنون طریقہ ہے۔ جب خطبہ مسنونہ پڑھا جائے تو اس کے بعد عقائد کی اصلاح، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع، اصلاحِ اعمال کی ترغیب اور سورج اور چاند گرہن کے اسباب و وجوہات بیان کرنے چاہیے۔

آداب الاستسقاء

(استسقاء کے آداب)

جب روئے زمین پر بارش کی ضرورت ہو لیکن بارش نہیں ہو رہی ہو تو اس حوالے سے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے مختلف طریقے ثابت ہیں۔

ایک طریقہ یہ تھا جس کو ادنیٰ طریقہ کہا جاتا ہے کہ مسلمان مرد اور خواتین انفرادی یا اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ سے باران رحمت کے لیے دعا مانگے۔

دوسرا طریقہ جو پہلے طریقے سے اولیٰ اور بہتر سمجھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ فرض نماز یا جمعۃ المبارک کے خطبے میں یا نفلی نماز پڑھنے کے بعد باران رحمت کے لیے اجتماعی دعا مانگی جائے۔

تیسرا طریقہ جو سب سے بہتر اور اولیٰ ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے لیے مقرر

کیا ہے، وہ یہ ہے کہ مذہبی پیشوا عوام الناس میں اعلان کرے کہ عید گاہ یا صحرا میں عاجزی اور انکساری کے ساتھ جمع ہو جائے۔ لوگ وہاں پر عاجزی، انکساری اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے جمع ہو جائیں گے۔ اس کے بعد عالم دین منبر پر چڑھ کر پہلے خطبہ پڑھے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت اور استغفار و توبہ کی تلقین کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور آخر میں چادر کو الٹنے کا عمل کرے پھر لوگوں کی طرف منہ پھیر کر منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھے۔

اسلام نے ہمیں بارش مانگنے کا کتنا خوب صورت طریقہ بتایا ہے لیکن افسوس کا مقام یہ ہے کہ دور حاضر میں جب لوگوں کو بارش ہونے کے لیے نماز استسقاء پڑھنے کا کہا جائے تو اکثر لوگ یہی جواب دیتے ہیں کہ محکمہ موسمیات کے مطابق بارش ہونے کا امکان نہیں لہٰذا دعائیں مانگنے کی ضرورت نہیں یا اگر موسمیات نے پیش گوئی کی ہے کہ بارش ہو جائے گی تو دعا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ انتہائی خطرناک بات ہے۔

ابوداؤد شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے فریاد کی تو نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ فلاں دن عید گاہ کو منبر لایا جائے۔ لوگ باہر نکل آئے۔ جب سورج چڑھ گیا تو نبی کریم ﷺ وہاں تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ اکبر فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی، اس کے بعد فرمایا کہ تم لوگوں نے قحط اور بروقت بارش نہ ہونے کی فریاد کی ہے تو اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ اس سے دعا مانگی جائے اور اللہ تعالیٰ کا تمھارے ساتھ وعدہ ہے کہ تمھاری دعا قبول کی جائے گی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے دونوں ہاتھ مبارک اوپر کیے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اتنے بلند کیے تھے کہ نیچے بغل واضح نظر آنے لگے تو فرمایا:

- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ .لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ (1)

”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو رحمٰن اور رحیم ہے اور جو انصاف کے دن کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاکم اور معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں، ہم پر بارش نازل فرما اور اس کو ہمارے لیے قوت کا اور بھلائی تک پہنچانے کا سبب بنا۔“

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے لوگوں کی طرف پشت مبارک پھیر دی اور اپنی چادر مبارک الٹا کیا پھر لوگوں کی طرف چہرہ مبارک پھیرا اور منبر سے اتر گئے۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھی۔ کچھ دیر بعد بادل آ گئے اور بارش شروع ہوئی۔

نبی کریم ﷺ سے مزید کئی اور دعائیں منقول ہیں۔

- اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ (2)

”اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا، اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنی مردہ زمین کو زندہ کر دے۔“

- اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ (3)

”اے اللہ! ہم پر ایسی بارش برسا جو ہماری فریاد رسی کا سبب ہو جس کا انجام اچھا ہو جس کا فیض عام ہو جس سے ارزانی ہو جو کثیر ہو جلد آئے دیر میں آنے والی نہ ہو۔“

- اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا (4)

”اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا۔“

- اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا (5)

1۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۱۷۳

2۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۱۷۶؛ سنن بیہقی، رقم: ۶۲۳۴

3۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۹۸۸

4۔ صحیح بخاری، رقم: ۱۰۱۳

5۔ صحیح بخاری، رقم: ۱۰۱۴

”اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ ہم پر بارش بارسا۔“

فائدہ: ایک دن گزرنے کے باوجود اگر بارش نہ ہو جائے تو بارش کے سلسلے میں پھر دعا مانگنی چاہیے۔

جب بادل آجائے تو یہ دعا مانگنی چاہیے:

❖ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ[1]

”اے اللہ! ہم اس ابر میں جو شر ہے اس سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔“

جب تیز ہوا چلنے لگے تو یہ دعا مانگنی چاہیے:

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ[2]

”اے اللہ! میں تجھ سے اس آندھی کی بھلائی، اور اس بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کو دے کر یہ آندھی بھیجی گئی ہے، سب کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس آندھی کی برائی سے جو برائی اس میں ہے اور جو برائی دے کر یہ آندھی بھیجی گئی ہے۔“

یہ دعا بھی احادیث میں آئی ہے:

❖ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ[3]

”اے اللہ! میں تجھ سے اس آندھی کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس آندھی کی برائی سے۔“

اسی طرح کی دعا بھی نقل ہے:

❖ اَللّٰهُمَّ لَاقِحًا لَا عَقِيمًا[4] ”اے اللہ! خشک نہیں پانی والا بنادے۔“

1۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۸۸۹؛ سنن نسائی، رقم: ۱۰۷۵۰
2۔ صحیح مسلم، رقم: ۸۹۹؛ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۴۹
3۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۱۸۴۵
4۔ معجم الکبیر للطبرانی، ج۶، ص ۱۳۲، رقم: ۶۱۷۱

جب آسمان میں چمک دمک ہو تو یہ دعا پڑھے:

❖ سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ[1]

”پاک ہے وہ ذات جس کے خوف کی وجہ ”رعد“ اور دوسرے فرشتے حمد و تسبیح بیان کرتے ہیں۔“

❖ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ[2]

”اے اللہ! ہمیں اپنے غضب و عذاب کے ذریعے ہلاک نہ کر بلکہ اس سے پہلے ہم کو عافیت دے۔“

جب بارش شروع ہو جائے تو یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا[3] ”اے اللہ! نفع بخش بارش برسا۔“

❖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا[4] ”اے اللہ اس بارش کو نفع بخش بنادے۔“

جب بارش ہو جائے تو یہ دعا پڑھے:

❖ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ[5]

”اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور اپنے فضل سے ہم پر بارش برسائی۔“

فائدہ: اسی دعا کو پڑھنے سے انسان مسلمانوں کے گروہ میں داخل ہوتا ہے۔ جب بارش کی نسبت موسم اور ستاروں کی طرف کرتا ہے تو یہ ایک کفری عمل ہے۔

جب زیادہ بارش ہو جائے تو بارش روکنے کے لیے یہ دعا مانگنی چاہیے:

❖ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ

1۔ سنن الکبریٰ للبیہقی، رقم: ۶۲۶۳؛ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ۲۹۲۱۴
2۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۵۰؛ سنن نسائی، رقم: ۱۰۷۶۴
3۔ صحیح بخاری، رقم: ۱۰۳۲
4۔ سنن النسائی، رقم: ۱۵۲۲
5۔ صحیح بخاری، رقم: ۱۰۳۸؛ صحیح مسلم، رقم: ۷۱

وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ [1]

"اے اللہ ! ہمارے ارد گرد برسا، ہم پر نہ برسا، اے اللہ ! ٹیلوں، پہاڑوں، وادیوں میں اور درختوں کے اگنے کے مقامات پر برسا۔"

فائدہ: نبی کریم ﷺ بارش رکنے کے لیے یہی دعا فرمایا کرتے تھے۔

اس کے علاوہ ہمارے ہاں کئی دوسرے طریقے مروج ہیں جن کی کوئی ثبوت نہیں لہٰذا ہماری بہتری نبی کریم ﷺ کی اتباع میں ہے۔

آداب دعوۃالطعام

(دعوت طعام کے آداب)

اجتماعی زندگی میں طرح طرح کی دعوتیں پیش آتی ہیں، کہیں شادی اور ولیمہ کی دعوت، کہیں نئے گھر بنانے پر کھانے کی دعوت، کہیں سفر سے واپسی کے موقع پر دوست واحباب کی جانب سے کھانے کی دعوت دی جاتی ہے اور کہیں خوشی کے موقع پر دعوت دی جاتی ہے۔اس طرح کی تمام دعوتوں کے کچھ آداب اور شرائط ہیں۔

- **تصحیح النیة**(نیت کی تصحیح) جب لوگوں کے لیے کھانے کی دعوت کا اہتمام کرنا ہو تو اس سے مقصود نظر بہترین تعلقات، اظہار محبت، دوست احباب کے ساتھ ملاقات، ان کے حال واحوال سے واقفیت حاصل کرنا اور اس کے ساتھ اجر وثواب کی نیت بھی کرنا چاہیے۔
- **تکبر اور فخر سے اجتناب:** دعوت میں حتی الوسع فخر و تکبر اور نمود و نمائش سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ ان چیزوں سے نیکی ضائع ہوتی ہے اور خیر و برکت ختم ہو جاتی ہے۔
- **اجتناب عن المنکرات**(منکرات سے اجتناب) دعوت کے موقع پر میزبان کو چاہیے کہ وہ

[1] ۔ صحیح بخاری، رقم: ۱۰۱۳

اپنے آپ کو منکرات اور غلط رسومات سے بچائے اور اس موقع پر کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے جو گناہ ہو جیسے گانے بجانے، رقص و سرود اور تصویر کشی وغیرہ۔

- **عدم الفرق بین الغنی والفقیر:** دعوت کے موقع پر غریبوں اور مالداروں کے مابین فرق نہیں کرنا چاہیے (مسلم، ابوداؤد) ورنہ یہ دعوت باعث گناہ ہو گی۔ ہاں اگر کہیں یہ دعوت جس مقصد کے لیے ہو اس میں سارے مالدار لوگ یا سارے غریب لوگ مدعو کرنا مقصود ہو یا کہیں سارے دوست مالدار ہو یا غریب ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔
- کھانے کی دعوت نیک اور تقویٰ دار لوگوں کو دینا چاہیے اور فاسق اور فاجر لوگوں کو نہ کھلائے۔
- دعوت میں ایسے لوگوں کو شریک نہیں کرنا چاہیے جس کی وجہ سے بعض لوگوں کو تکلیف ہو (منہاج) البتہ اگر ان کے درمیان صلح مقصود ہو تو پھر ٹھیک ہے۔

دعوت قبول کرنے کی شرائط

اگر کسی نے دعوت دی تو اس دعوت کو کچھ شرائط کے ساتھ قبول کرنا واجب ہے۔

1. **ان یکون المال حلالا** (حلال مال ہو) جس بندے کا مال حرام ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنا چاہیے۔ ہاں اگر مال حرام اور حلال دونوں طرح کی امیزش ہو اور کوئی مصلحت ہو تو پھر دعوت قبول کرنا چاہیے۔
2. **ان لا یکون فیہ منکرا** (منکرات سے پاک ہو) اگر کسی دعوت میں گناہ کے ارتکاب کا خدشہ اور اندیشہ ہو تو اس طرح کی دعوت کو قبول کرنا واجب نہیں ہے۔
3. **ان لا یتضمن مخالفة السنة** (خلاف سنت نہ ہو) دعوت اور مجلس کا اہتمام خلاف سنت نہ ہو مثلاً شادی کے موقع پر پہلے کھانے کا اہتمام اس کے بعد بارات اور پھر نکاح پڑھنا، دیواروں پر بغیر ضرورت کے کپڑوں کو اویزاں کرنا یا اس جگہ پر تصاویر اویزاں ہوں وغیرہ

4. **ان لایکون طعام مقابلة ومفاخرة** (دعوت برائے مقابلہ اور فخر یہ نہ ہو) اگر دعوت کسی کے مقابلے میں یابطور نمائش ہو رہی ہے تو پھر بھی شرکت نہیں کرنی چاہیے۔

آداب دعوت

جب درج بالا شرائط پوری ہو تو اس دعوت کو قبول کرنا واجب یا مستحب ہے، اگرچہ روزہ بھی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس کے بھی کچھ آداب ہیں جو سورۃ الاحزاب اور احادیث مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں۔

- بغیر بلائے کسی کے کھانے میں شرکت نہ کریں۔اس کی مثال چور اور ڈاکو کی طرح ہے۔
- اگر دعوت دی گئی ہے تو اپنے ساتھ ڈرائیور اور خادم کے علاوہ دوسرے لوگوں کو نہ لے جائے اگر بالفرض دعوت دینے والے نے اس بات کی اجازت دی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔
- دعوت میں وقت مقررہ سے پہلے شریک نہ ہو کہ وہاں انتظار کرنا پڑے۔ہاں اگر دعوت دینے والے نے کہا ہو کہ وقت سے پہلے آجائے تو پھر کوئی خرج نہیں۔
- جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو میزبان سے اجازت لے، زیادہ ٹھہرنے سے گریز کرنا چاہیے ہاں اگر میزبان کہے تو پھر رکنے میں خرج نہیں ہے۔
- دعوت میں مالدار اور غریب، قریب اور دور کا فرق نہیں کرنا چاہیے بلکہ جس کی طرف سے بھی دعوت ملے قبول کرنا چاہیے۔
- وہاں سے کھانے کی کوئی چیز اپنے ساتھ گھر نہ لائے۔البتہ اگر میزبان بخوشی دے رہا ہو تو اس میں حرج نہیں۔

آداب الضیافیة

(مہمان نوازی کے آداب)

احادیث مبارکہ میں مہمان نوازی اور ضیافت کی بہت زیادہ اہمیت بیان ہوئی ہے۔ یہ تمام انبیائے کرامؑ خصوصاً حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کو "ابوالضیفان" بھی کہا جاتا ہے کی سنت ہے اور نبی کریم ﷺ کی سنت بھی ہے۔آپ ﷺ کی زندگی میں ہمیں ضیافت کی بہت زیادہ مثالیں ملتی ہیں۔آپ ﷺ نے امت کو بھی اس بات کی ترغیب دی ہے۔اس حوالے سے بہت سے آداب بتائے ہیں جن میں کچھ کا تعلق میزبان اور کچھ کا تعلق مہمان کے ساتھ ہیں۔

- **نیت خالص کرنا:** کسی کی مہمان نوازی اس نیت سے کرنا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے اور یہ باعث اجر و ثواب ہے اور مہمان کا مجھ پر یہ ایک حق بھی ہے۔
- مہمان نوازی میں تفاخر، ریا اور مقابلے کی نیت نہیں کرنا چاہیے۔
- مہمان کی ضیافت میں تاخیر کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے اور جو کچھ بھی دستیاب ہوں وہ مہمان کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔
- جب مہمان کے سامنے کھانا پیش کیا جائے تو کھانا مہمان سے پہلے بس نہیں کرنا چاہیے بلکہ اپنے آپ کو ان کے ساتھ برابر مصروف رکھنا چاہیے۔
- جب تک مہمان بس نہ کریں اس وقت تک ان کے سامنے سے کھانے کی اشیاء نہ اٹھائے۔
- اپنی بس اور استطاعت کے مطابق مہمان کی مہمان نوازی کرنا چاہیے۔
- مہمانوں کے اندازے سے کھانا نہ زیادہ کریں اور نہ کم۔ جیسا کہ آج کل عام طریقہ چلا آرہا ہے کہ ایک مہمان کے سامنے دس بندوں کا کھانا رکھ دیا جاتا ہے۔

- مہمان کی صرف کھانے کے معاملے میں نہیں بلکہ ہر معاملے میں عزت واکرام کرنا چاہیے۔ گفتگو کے دوران، اٹھتے بیٹھتے ہر وقت خیال رکھنا چاہیے۔
- جب مہمان کو رخصت کرنا ہو تو ان کے ساتھ باہر کچھ فاصلے تک جانا چاہیے۔ یہ بھی اس کا اکرام ہے۔اس چیز کا حکم دیا گیا ہے۔
- اگر مہمان کچھ عرصے کے لیے ٹھہرنا چاہتا ہے تو اس کی ضروریات مثلاً بیت الخلا، وضو کرنے، سونے وغیرہ کا خیال رکھنا چاہیے۔
- مہمان کے ساتھ ہر وقت بیٹھنا بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اگر وہ نیند کرنا چاہے یا عبادت اور مطالعہ کرنا چاہے تو اس میں خلل نہ ہو۔
- مہمان کے کھانے پینے پر خوشی کا اظہار کرنا چاہیے۔
- مہمان کی خدمت ملازمین اور بچوں کی بجائے بذات خود کرنا چاہیے۔
- اگر مہمان ایک دیندار، بزرگ اور عالم دین ہو تو اس سے دعا بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔[1]

مہمان کے لیے آداب

- جب مہمان کسی کے پاس جائے تو تواضع کا اظہار کرے اور اہم مجلس اور مقامات پر جانے سے گریز کرے بلکہ میزبان جہاں بھی ٹھہرائے وہی ٹھہرے۔
- کسی ایک جگہ پر تین دن سے زائد نہ رہے کیونکہ اس کا ٹھہرنا میزبان کے لیے باعث تکلیف ہوگا۔
- میزبان کو سلام کہے اور میزبان اس کی آمد پر خوشی کا اظہار کریں۔
- مہمان میزبان کی مصروفیات اور کام کاج کا خیال رکھے کہیں وہ متاثر نہ ہو جائے۔
- جب کسی کے پاس مہمان ٹھہرے اگر اس گھر کی خواتین غیر محرم ہو تو ان کے ساتھ گھر کے

1۔آداب زندگی، ص ۲۰۶

مالک یا کسی مرد کے بغیر تنہائی میں بیٹھنا اور گفتگو نہیں کرنا چاہیے۔

- مہمان جب رخصت ہونے والا ہو تو اخلاص دل کے ساتھ میزبان کے لیے خیر و برکت کی دعا کرے، یہ اس کی مہمان نوازی کا بدلہ ہوگا۔(ابوداؤد)
- احادیث مبارکہ میں درج ذیل دعائیں آئی ہیں:

❖ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ [1]

"اے اللہ! ان کے رزق میں جو تو نے انھیں عطا کیا ہے برکت دے۔ان کی مغفرت فرما۔ان پر رحم کر۔"

❖ اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي [2]

"اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔"

آداب الاخوة والمحبة

(دوستی اور باہمی بھائی چارے کے آداب)

اسلام محبت اور اخوت کا دین ہے۔ جو نہ صرف باہمی محبت اور بھائی چارے کا درس اور ترغیب دیتا ہے بلکہ ان اوصاف کے بغیر زندگی گزارنے کی مذمت کرتا ہے۔ایک منافق کی خصلت یہ ہوتی ہے کہ نہ وہ کسی سے محبت کرتا ہے اور نہ اس کے اندر جائے محبت ہوتی ہے۔

ایک دوست زندگی کی خوبصورتی اور اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اگر کوئی کسی کے ساتھ بھائی چارہ اور دوستی قائم کرنا چاہتا ہے تو اس کے چند شرائط اور اداب ہیں جن کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

آداب اور شرائط

- ہر اس شخص کے ساتھ دوستی کرنی چاہیے جو اسلامی نقطہ نظر سے دوستی کے لائق ہو۔

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۳۸۰۵

2۔ ایضاً

- **ان یکون عاقلاً** (عقل مند ہو) جب کسی کے ساتھ بھائی چارے اور دوستی کا رشتہ کا قائم کرنا ہو، وہ عقل مند اور معاملہ فہم ہو۔ بے وقوف اور احمق کے ساتھ دوستی کرنا نقصان کا باعث ہوتا ہے۔
- **ان یکون حسن الخلق** (اچھے اخلاق کا حامل ہونا) جس کسی کے ساتھ دوستی اور بھائی چارہ قائم کرنا ہو تو وہ اچھے اخلاق کا حامل ہو۔ بداخلاق کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے برے اثرات آپ پر بھی پڑ سکتے ہیں۔
- **ان یکون تقیاً** (متقی ہو) دوستی اور محبت نیک اور تقویٰ دار لوگوں کے ساتھ کی جائے جو علمائے کرام، طلبا کرام اور عوام میں سے ہوتے ہیں جبکہ فاسق اور فاجر لوگ بھی انہیں میں سے ہوتے ہیں لہٰذا اس بارے میں احتیاط کرنا چاہیے۔
- کسی کے ساتھ دوستی قائم کرنے میں اس بات کا زیادہ خیال رکھیں کہ یہ دوستی اس کے اخلاق و کردار پر مثبت اثرات مرتب کرے گا یا منفی؟
- جب کسی کے ساتھ محبت اور دوستی ہو تو اس کے سامنے اس کا اچھے طریقے سے اظہار کرنا چاہیے۔
- محبت اور تعلقات میں ہمیشہ اعتدال سے کام لینا چاہیے۔ اتنی زیادہ قربت اور محبت بعض اوقات باعث نقصان ہوتی ہے۔

حقوق الاخوۃ والمحبۃ

(دوستی اور بھائی چارے کے حقوق)

- **خیر خواہی:** دین اسلام مکمل خیر خواہی ہے لیکن دوستانہ تعلقات تو سراپا خیر خواہی ہوتی ہے۔ اپنے دوست کے لیے ہر وہ چیز پسند کرے جو اس کے لیے دین و دنیا کے اعتبار سے مفید ہو اور

اس سے آپ کا دوست اچھا اور عزت مند نظر آئے گا۔

- **خوشی اور غم میں شرکت:** دوست کے غم اور خوشی میں اخلاص دل سے شریک ہونا چاہیے اور اپنی استطاعت کے مطابق اس کے ساتھ مالی اور جانی تعاون اور خدمت کرنی چاہیے۔
- **حال احوال سے باخبر رہنا:** اپنے دوست واحباب کے حال واحوال سے وقتاً فوقتاً خود کو باخبر رکھے۔ اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت کریں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی معاملہ درپیش ہو تو اس کی مدد کرنی چاہیے۔
- **زبان قابو میں رکھنا:** دوست واحباب کے بارے میں اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھنا چاہیے اور ہر وقت دوست کی اچھائی بیان کرنی چاہیے۔ اگر دوست کی کوئی حرکت یا عادت یا بات ناگوار گزرے، چاہے اس کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے تو اس کی اصلاح کرنے میں غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ تنہائی میں اچھے انداز سے سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔
- **سخت کلامی سے گریز کرنا:** دوستوں کی جانب سے اگر کوئی بات طبیعت کے ناموافق ہو تو فوراً جواب دینے سے گریز کریں۔ سخت کلامی سے پرہیز کریں بلکہ حکمت اور نرمی کے ساتھ گفتگو کریں۔ دوست کی ناگوار باتوں پر معافی کا مظاہرہ کریں جو کہ سود مند رہے گا۔
- **رازدان بننا:** دوستی اور بھائی چارے میں اچھے رازدان بننے کی کوشش کریں کبھی بھی دوست کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچائے۔
- **اعتراف غلطی کرنا:** اگر کہیں اختلاف پیدا ہو جائے تو ہمیشہ اعتراف غلطی اور معافی مانگنے میں پہل کریں۔
- **تحفے پیش کرنا اور قبول کرنا:** اپنے دوست واحباب کو تحفے و تحائف پیش کیا کریں۔ اس سلسلے میں اپنی حیثیت کو دیکھ کر یہ سوچنا چاہیے کہ میں کس کو تحفہ اور ہدیہ دے رہا ہوں۔ جب

دوست کی جانب سے کوئی تحفہ اور ہدیہ آجائے تو اخلاص اور محبت کے ساتھ قبول کریں، اس کو نہ دیکھا جائے کہ یہ معمولی نوعیت کا ہے یا زیادہ ہے بلکہ قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے۔

- **دعاؤں کا اہتمام:** اپنے لیے اور دوست کے لیے دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اسی طرح اپنے دوستوں سے بھی دعاؤں کی درخواست کیا کریں۔ اگرچہ آپ سے اس کا مرتبہ کم کیوں نہ ہو۔ کیونکہ غائب کی دعا غائب کے لیے اچھی طرح قبول ہوتی ہے۔
- **فراخدلی کا مظاہرہ کرنا:** دوستوں کی وجہ سے کبھی کبھار جذبات کو ٹھیس پہنچتا ہے۔ کبھی آرام اور معمولات زندگی متاثر ہوتے ہیں لیکن فراخدلی اور برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔
- جب کوئی آپ کو خبر دے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں تو یہ کہے:

❖ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ[1] ”وہ اللہ تم سے محبت کرے جس کے لیے تم مجھ سے محبت رکھتے ہو۔“

آداب المجلس

(مجلس کے آداب)

اسلام اجتماعیت کا قائل ہے اور انسان بھی اجتماعی زندگی گزارنے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ زندگی میں کوئی بھی انسان مختلف اغراض کے لیے چاہے دینی یا دنیاوی یا ویسے ملاقات کی غرض سے محفل اور مجلس میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں کسی بھی مجلس کے مختلف آداب بیان کئے ہیں۔

1. **سلام کرنا:** مجلس میں داخل ہوتے ہی وہاں موجود لوگوں کو سلام کرنا چاہیے۔ اگر کہیں محفل یا مجلس میں لوگوں کی تعداد زیادہ ہو تو تین بار سلام کرنا چاہیے۔ ایک سلام داخل ہو کر اول میں دوسرا درمیان میں اور تیسرا سلام آخر میں کیا جائے۔

1۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۱۲۵؛ سنن نسائی، رقم: ۱۰۰۱۱

2. **مناسب جگہ پر بیٹھنا:** مجلس میں جہاں بھی جگہ مل جائے وہاں بیٹھنا چاہیے۔ کسی کو اٹھانے سے مجلس کی یکسوئی میں خلل پیدا ہوتا ہے البتہ اگر کوئی اپنی مرضی سے اپنی جگہ سے اٹھے تو اس کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے جَزَاكَ الله کہہ دینا چاہیے۔
3. **درمیان میں نہ بیٹھنا:** اگر لوگ گول دائرے کی صورت میں بیٹھے ہو تو درمیان میں نہ بیٹھے۔
4. **کسی اور کی جگہ پر نہ بیٹھنا:** اگر مجلس سے کوئی شخص کسی ضرورت کے لیے باہر نکلے اور واپسی کا ارادہ ہو تو اس کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔
5. **درمیان میں نہ بیٹھنا:** مجلس میں ایک دوسرے کے قریب بیٹھے ہوئے افراد کے درمیان بیٹھنے کی کوشش نہیں کرنا چاہیے۔ البتہ اگر وہ اجازت دے تو پھر کوئی حرج نہیں۔
6. **گفتگو سے گریز کرنا:** دوران مجلس دو افراد آپس میں گفتگو نہ کریں بلکہ صدر مجلس یا جو بھی مخاطب ہو اس کی باتیں سنے یا پھر بات کرنے کے لیے صدر مجلس سے اجازت لینا چاہیے۔
7. **رازافشانہ کرنا:** مجلس میں جو باتیں راز کی ہوں اور مجلس میں کہا جائے کہ ان باتوں کو باہر کسی کو نہ بتائیں تو وہ باتیں باہر کسی کو نہیں بتانا چاہیے کیونکہ یہ بہت بڑی خیانت ہے۔
8. **نازیبا حرکات سے گریز کرنا:** مجلس میں ان حرکات سے بچنا چاہیے جس سے کسی اور کو تکلیف ہو۔ مثلاً دانتوں میں انگلیاں مارنا، ناک میں بار بار انگلی داخل کرنا، دوسرے کے سامنے پاؤں کو لمبا کرنا، ناک جھاڑنا، کسی کی بات کو درمیان سے کاٹنا، بہت زیادہ باتیں کرنا اور بے جا مزاح اور گپ شپ لگانا۔
9. **بغیر اجازت کے نہ جانا:** اگر خصوصی مجلس ہو تو پھر صدرِ مجلس کی اجازت کے بغیر نہ اٹھے۔
10. امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام کرنا چاہیے۔
11. **سلام کا جواب دینا:** مجلس میں جو کوئی آئے تو اس کے سلام کا جواب دینا چاہیے۔

12. **چھینک کا جواب دینا:** دوران مجلس اگر کسی کو چھینک آئے تو اس کو يَرْحَمُكَ اللهُ تَعالىٰ[1] (اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے) سے دعا دینا چاہیے اگر اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہا تو پھر اس طرح کہے کہ: يَرْحَمُكَ اللهُ اِنْ حَمِدْتَ اللهَ (اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اگر تو اللہ تعالیٰ کا حمد بیان کرتے) اگر آپ کو خود چھینک آئے تو منہ کو چھپانا چاہیے۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا چاہیے اور کسی نے جواب میں يَرْحَمُكَ اللهُ کہا تو اس کو يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ[2] کے ساتھ جواب دینا چاہیے۔

13. **راہ گیروں کا خیال رکھنا:** اگر مجلس کسی راستے، یا گھر کے سامنے ہو یا دوکان میں یا پھر سڑک کے کنارے ہو تو راستہ پر گزرنے والوں کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔

14. **ذکر الٰہی:** کوشش ہونی چاہیے کہ مجلس کا اکثر حصہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور آخرت و دین کے مسائل پر مشتمل ہو۔ مجلس کے فارغ اوقات میں ذکر، استغفار کا ورد کرنا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ نے بعض مجالس کے موقع پر مندرجہ ذیل دعا کا سو مرتبہ ورد کیا ہے:

❖ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ[3]

"اے اللہ! مجھے بخش دے اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے اور بخشنے والا ہے۔"

15. **جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:**

❖ سُبْحَانَ اللهِ، وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ[4]

"اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ ہر قسم کی کمزوری نقص اور عیب

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۶۲۲۴؛ جامع الترمذی، رقم: ۲۷۴۱
2۔ صحیح بخاری، رقم: ۶۲۲۴؛ جامع الترمذی، رقم: ۲۷۴۱
3۔ سنن ابی داؤد، رقم: ۱۵۱۶؛ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۳۴
4۔ المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۱۵۸۶

سے پاک و منزہ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔"

16. مجلس کے اختتام پر کبھی کبھی اجتماعی دعا کا اہتمام کرے۔ نبی کریم ﷺ کبھی کبھی یہ دعا پڑھتے تھے:

❖ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا[1]

"اے اللہ! ہمارے درمیان تو اپنا اتنا خوف بانٹ دے جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اور ہمارے درمیان اپنی اطاعت و فرماں برداری کا اتنا جذبہ پھیلا دے جو ہمیں تیری جنت تک پہنچا دے، اور ہمیں اتنا یقین دیدے جس کے سہارے دنیا کی مصیبتیں ہیچ اور آسان ہو جائیں، اور جب تک تو زندہ رکھ ہمیں اپنے کانوں اپنی آنکھوں اور اپنی قوتوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دیتا رہ، اور ان سب کو (ہماری موت تک) باقی رکھ، اور ہمارا قصاص اور ہمارا بدلہ ان سے لے جو ہم پر ظلم کرے، اور جو ہم سے دشمنی کرے اس کے مقابل میں ہماری مدد فرما، اور دنیا کو ہمارا بڑا مقصد نہ بنادے، اور نہ ہمارے علم کی انتہا بنا (کہ ہمارا سارا سیکھنا سکھانا صرف دنیا کی خاطر ہو) اور ہم پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔"

صلاة الاستخارة

(نماز استخارہ)

زندگی کے اہم معاملات میں مثلاً سفر، ملازمت، نکاح، تجارت، کاروبار یا کسی اور کام چاہے اس کا تعلق دین کے ساتھ ہو یا دنیا کے ساتھ، تو اس سے پہلے استخارہ کرنا مسنون

1۔ جامع الترمذی، رقم: ۳۵۰۲ (حسن غریب)

ہے۔اسی طرح حج وعمرے کا ارادہ ہو یا تصنیف وتالیف کا ارادہ ہو یا کسی مدرسے یا کالج میں داخلہ لینا ہو یا کہیں رشتہ وغیرہ کرنا یا ان کے علاوہ جو بھی جائز کام ہو۔

علامہ ہثیمیؒ ''مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'' میں ایک حدیث طبرانی کے حوالے سے حضرت انسؓ کی روایت سے نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ، وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ، وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ[1] ''جس نے استخارہ کیا وہ کبھی ناکام نہ ہوگا، جس نے مشورہ کیا وہ کبھی پریشان نہ ہوگا اور جس نے میانہ روی اختیار کی وہ کبھی تنگ دست نہ ہوگا۔''

طريقة الاستخارة (استخارہ کرنے کا طریقہ)

استخارہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی کام کے کرنے کے بارے میں ارادہ بن جائے تو مکروہ اور ممنوع اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت وضو کرکے دو رکعت عام نوافل کی طرح نماز پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد استخارہ کی دعا پڑھے۔ اس کے بعد جس طرف دل کا میلان پیدا ہو جائے تو وہ کام کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کام میں خیر و برکت نصیب کرے گا۔

تنبیہ: نماز استخارہ کے بعد نیند کرنا ضروری نہیں اور نہ خواب دیکھنا ضروری ہے بلکہ یہ ویسے مشہور ہے کہ خواب دیکھے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہر مرد اور عورت نماز استخارہ اپنے لیے خود پڑھے گا کسی اور کے لیے پڑھنا شریعت سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ تجربہ سے یہ ثابت ہے کہ کسی قریبی دوست کے لیے جو استخارہ کرے تو بھی ہو سکتی ہے۔

دعائے استخارہ

دعائے استخارہ بخاری شریف کی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی

1۔ المعجم الاوسط للطبرانی، رقم: ۶۶۲۷؛ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، رقم: ۳۶۷۰

کریم ﷺ ہمیں تمام امور میں استخارہ کرنے کی ایسی تعلیم دیتے تھے جیسے قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی کام کرنا چاہے تو فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

❖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي[1]

''اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قادر ہے اور میں کسی چیز پر قادر نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر میرے لیے یہ کام بہتر ہے تیرے علم میں، میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام کے لحاظ سے تو اسے میرے لیے مقدر فرما۔ اور اس کو میرے لیے آسان بنا دے اور پھر مجھے اس میں برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام برا ہے میرے لیے، میرے دین اور معیشت میں اور میرے انجام کار میں تو اس کو دور کردے مجھ سے اور مجھے اس سے دور کردے اور خیر جہاں کہیں بھی ہو اس کو میرے لیے مقدر کردے اور پھر مجھے اس پر راضی کردے۔''

فائدہ: اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو وہ کتاب سے بھی پڑھ سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر عربی میں پڑھنا مشکل ہو تو اس کا ترجمہ بھی کافی ہوگا (ان شاء اللہ)

1۔ صحیح بخاری، رقم: ۶۳۸۲؛ جامع الترمذی، رقم: ۴۸۰

تجارت اور صنعت کے آداب

اسلام نے اپنے ہاتھ سے کمانے کی ترغیب دی ہے تاکہ کوئی شخص دوسرے کا محتاج نہ ہو۔ اس سلسلے میں کاروبار اور تجارت کے آداب بھی بتائے گئے ہیں۔

1. **جائز اشیاء:** تجارت اور کاروبار جائز چیزوں کا کرنا چاہیے۔ حرام اور ناجائز اشیاء مثلاً چرس، شراب، آئس اور افیون وغیرہ کے کاروبار سے بچنا چاہیے۔
2. **نرمی روش اختیار کرنا:** خریدار کے ساتھ ہمیشہ نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ اگر کسی قابل اعتماد فرد کے پاس رقم وغیرہ نہ ہو اور بطور قرض خریداری کر رہا ہو تو قرض دینا چاہیے۔ اگر زیادہ ضرورت نہیں ہو تو قرض واپس کرنے میں جلدی کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔
3. **عیب کی نشاندہی کرنا:** اگر اشیائے فروخت میں کوئی عیب ہو تو خریدار کو اس کے بارے میں بتانا چاہیے۔
4. **ذخیرہ اندوزی سے گریز کرنا:** لوگوں کو جس چیز کی ضرورت ہو تو اس کی قیمت میں اضافے کا انتظار کر کے ذخیرہ نہ کریں بلکہ اس طرح ذخیرہ اندوزی ناجائز ہے۔
5. **ناپ تول میں کمی نہ کرنا:** ناپ و تول میں کمی و بیشی نہ کریں بلکہ دیانت داری کا مظاہرہ کریں۔
6. **جمعرات کے دن آغاز کرنا:** تجارت اور کاروبار کا آغاز جمعرات کے دن سے کرنا چاہیے۔ اگر کاروبار یا دکان کے لیے جانا ہو تو صبح اشراق پڑھ کر جائے۔ دیر سے جانے کی عادت بنانے سے گریز کرنا چاہیے جو کہ آج کل لوگوں کی بن چکی ہے۔
7. **مستحقین کا خیال رکھنا:** کاروبار اور تجارت میں غربا، بیواؤں اور نیک لوگوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ خصوصاً علاقے کے علماء اور طلبا کا خاص رکھنا چاہیے۔
8. **صدقات کا اہتمام:** کاروبار میں صدقات کا اہتمام کیا کریں۔ اس سے کاروبار میں برکت اور

نفع میں اضافہ ہوتا ہے۔

9. **فلاحی کاموں میں صرف کرنے کا عزم:** یہ پختہ عزم کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ رزق حلال دے تو اس کو فلاحی اور دینی کاموں میں خرچ کروں گا۔
10. سال بعد اپنے مال تجارت اور کاروبار کا حساب کیا کریں پھر اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کریں۔
11. کاروبار میں ہمیشہ سچائی کا مظاہرہ کریں۔ جھوٹی قسموں سے اجتناب کیا کریں بلکہ بغیر ضرورت قسمیں کھانے سے بھی گریز کریں۔
12. فارغ اوقات میں ذکر و اذکار اور استغفار کا اہتمام کریں۔ خاص کر ان اذکار کا ورد زیادہ کریں جو رزق میں فراخی لاتی ہیں۔
13. نماز کا خاص خیال رکھیں۔ اکثر گاہک کی وجہ سے باجماعت نماز فوت ہو جاتی ہے۔ تو اس سے بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں مزید خیر و برکت عطا کرے گا۔

رزق حلال کی فراخی کے اسباب اور اوراد و وظائف

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ رزق حلال کھائے اور حرام سے اجتناب کریں۔ حلال رزق و مال کمانا اور محنت کرنا جائز اور قابل ستائش ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ کچھ اسباب و وظائف بھی ہیں کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ رزق میں فراخی اور ہمیشگی پیدا فرماتا ہے۔ لہٰذا محنت اور کسب کے ساتھ اس کا اہتمام کرنا چاہیے کہ رزق کے بند راستے مزید کھل جائے اور رزق حلال میں مزید اضافہ ہو جائے۔

- **پانچوں نمازوں کا اہتمام کرنا:** پانچ وقت کی فرض نماز باجماعت پابندی کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔ جبکہ خواتین گھر میں اہتمام کریں۔
- **صلہ رحمی:** صلہ رحمی کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے اگر رشتہ داروں میں کسی کے ساتھ

تعلقات اچھے نہیں ہیں، جو موقع ملتے ہی آپ کو نقصان اور ضرر پہنچاتے ہیں تو اس طرح کے رشتہ داروں کے لیے بھی اچھے عزائم رکھنا چاہیے اور کہیں موقع آجائے تو ان کے ساتھ بھلائی کرنی چاہیے۔ اور ان کو نقصان پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے۔

- **صدقات کا اہتمام کرنا:** اپنی استطاعت کے مطابق غربا، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں خاص کر علمائے کرام اور طلبا کے ساتھ مالی امداد کرنا چاہیے۔
- **کثرت سے درود پڑھنا:** نبی کریم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھنا چاہیے۔ روزانہ کم از کم سو مرتبہ درود بھیجنا چاہیے۔
- **دعا:** اللہ تعالیٰ سے زیادہ دعائیں مانگنی چاہیے کہ یااللہ! مجھے حلال رزق نصیب کر اور رزق کے بند دروازوں کو میرے لیے کھول دے۔ خاص کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

❖ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِی بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ [(1)]

یہ دعا ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے۔ خصوصاً فرض نمازوں کے بعد، سحری کے وقت اور نفلی نمازوں کے سجدوں میں زیادہ بہتر ہے۔

- **ذکر:** عام ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کے خزانے کھولتے ہیں خصوصاً مندرجہ اذکار کم از کم سو مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ [(2)]

❖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْن [(3)] (روزانہ سو مرتبہ)

کنزالعمال میں حدیث ہے کہ جو کوئی یہ مذکورہ ذکر سو مرتبہ پڑھتا ہے تو کَانَ لَهُ اَمَان

---

[1] ۔جامع الترمذی، رقم: ۳۵۶۳؛ مستدرک حاکم، رقم: ۱۹۷۳ (حدیث حسن غریب)

[2] ۔الاداب المفرد، ج ۱ ص ۱۲۶، رقم: ۱۲۱

[3] ۔کنزالعمال، رقم: ۵۰۵۸

مِنَ الْفَقْرِ تو اس کے لیے فقر سے امان مل جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ قبر کی سختی اور عذاب سے بھی محفوظ ہوگا۔

تنبیہ: اکثر ساتھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ان اسباب اور اعمال کا پابندی کے ساتھ اہتمام کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود رزق کا دروازہ بند ہے اور تجارت وکاروبار کا مزہ نہیں ہے۔ پہلے کاروبار بہت ہی اچھا چلتا تھا لیکن اب روز بروز زوال کا شکار ہے۔ اس کے کئی اسباب ہیں۔

انسان بہت کمزور ہے، کبھی کبھار شیطان اور نفس اس کو غرور وتکبر میں مبتلا کردیتا ہے کہ یہ سب کچھ میرا کمال ہے اور کوششوں کا ثمر ہے۔ اسی طرح وہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوتا ہے۔ کبھی کبھار غریب، فقیر اور بے کس کو ہلکی نظر سے دیکھنے کی غلطی کرلیتا ہے، یا کبھی کبھار اس کو برا بھلا کہہ دیتا ہے۔ اگر اس نے بددعا دی تو اللہ تعالیٰ کا غضب متوجہ ہوجاتا ہے اور یہی حالت بن جاتی ہے۔

سب سے پہلے اپنی زندگی کے بارے میں سوچنا چاہیے کہ اگر کہیں اس طرح کا کوئی مسئلہ ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ سے بارہا معافی مانگنی چاہیے اور کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔ اگر اس طرح کا کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہوا ہو تو بدنظری اور سحر کے خاتمے کے لیے جو طریقہ بتایا گیا ہے اس کو اختیار کرنا چاہیے۔ انشاءاللہ رب کریم خیر وعافیت پیش کرے گا۔

وسوسے کا علاج

ایک مسلمان جتنا ہی زیادہ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوگا اتنا ہی شیطان، نفس اور لادین عناصر کی طرف سے وسوسوں، شکوک وشبہات کا شکار ہوگا۔ میڈیا کے اس دور میں یہ بیماری کہیں زیادہ ہوچکی ہے۔

- ایسے حالات میں نیک لوگوں کی صحبت اپنانا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ ان شاءاللہ وہ وقت آجائے گا کہ یہ سارے شکوک وشبہاب ختم ہوجائیں گے۔
- کسی کے سامنے اپنے وسوسوں کے اظہار سے گریز کرنا چاہیے خصوصاً اللہ تعالیٰ کی ذات، قرآن مجید، نبی کریم ﷺ اور آخرت کے بارے میں وسوسوں سے۔
- **اعوذباللہ** اور **اٰمنت باللہ ورسولہ** کا زیادہ سے زیادہ ورد کرنا چاہیے۔ (صحیح مسلم: ۱۳۴)
- اگر وسوسوں کی وجہ سے نماز میں خلل واقع ہورہا ہو تو **اعوذباللہ** پڑھ کر بائیں جانب تین مرتبہ تھوکنا چاہیے۔ (صحیح مسلم: ۲۲۰۳)
- امام نوویؒ ''الاذکار'' میں فرماتے ہیں کہ امت کے بہترین لوگ عام وسوسوں سے بچاؤ کے لیے **لا الٰہ الا اللہ** کا ورد زیادہ سے زیادہ کرتے ہیں۔ (الاذکار، ص: ۲۲۶)

تتمہ

اب تک وہ دعائیں، اذکار اور آداب بیان کئے گئے جو قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں مذکور ہیں۔ عام حالات میں مسلمان مرد اور عورت ان کا اہتمام کرتے ہیں۔ اب تتمہ میں ان وظائف، اذکاد اور دعاؤں کا ذکر کرتے ہیں جو بوقت ضرورت انسان اپنے علاج کے طور پر یا اپنی حفاظت کے لیے یا کسی اور کے علاج کے لیے پڑھتا ہے۔ روحانی علاج میں یہ شرط نہیں ہے کہ اس کا ذکر احادیث میں آیا ہو۔ بلکہ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ شرک اور حرام نہ ہو اور قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے ساتھ متصادم نہ ہو۔ اگر نبی کریم ﷺ سے ماثور یا منقول ہو تو نور علی نور ہے۔

اگر یہ وظائف اور اوراد منقول نہ ہو لیکن علمائے کرام کے تجربے اور سوچ سے معلوم ہو تو یہ بھی جائز ہے۔ اسی طرح اوراد اور وظائف تو بہت زیادہ ہیں اور مختلف کتابوں میں مذکور ہیں لیکن ان کو جمع کرنے سے اس کتاب کی ضخامت بہت بڑھ جاتی ہے۔ ایک عالم وفاضل کے لیے جو زیادہ ضروری ہو ان کو یہاں ذکر کئے ہیں۔

سحر کا علاج

سحر اور جادو بہت مضر چیز ہے جو اکثر لوگوں کی موت کا سبب بھی بنتا ہے۔ اس کا علاج کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں اور نہ کسی ہسپتال اور حکیم کے پاس ہے۔ اس کا علاج صرف روحانی ہے لیکن کچھ طریقے غیر شرعی ہے۔ یہاں پر سحر کا شرعی روحانی علاج ذکر کرتے ہیں۔ یہ دو طرح کا ہے۔

سحر سے حفاظت

ایسی دعائیں، اوراد، وظائف اور اعمال کا اہتمام کرنا جس کی وجہ سے سحر اور جادو اثر نہ کرسکے۔

1. **عجوہ کھجور:** صبح سویرے نہار منہ سات عدد عجوہ کھجور کھانا بہترین عمل ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ جس نے یہ کھائے تو اس روز اس پر جادو اور زہر کسی قسم کا اثر اور نقصان نہیں پہنچ سکتا۔
2. حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ جس کسی سے آپ کو خوف ہو تو اس کے ساتھ ملاقات کرنے سے پہلے

گیارہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھے۔ان شاءاللہ سحر کے اثرات سے محفوظ ہوں گے۔

3. وَلَا يُفۡلِحُ السَّاحِرُ حَيۡثُ اَتٰى [1] جس سے سحر کرنے کا اندیشہ ہو تو اس کے ساتھ ملاقات سے قبل گیارہ مرتبہ اس آیت کریمہ کا ورد کرنا چاہیے۔

4. **صبح وشام نماز کے بعد ان وظائف کا اہتمام کرے**۔اس کو جادو اور سحر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

5. **تین مرتبہ درود شریف**،اس کے بعد سات مرتبہ آیت الکرسی پھر ایک مرتبہ سورۃ الکافرون پھر اس کے بعد تین تین مرتبہ آخری تین سورتیں اس کے بعد پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھے،اس کے بعد دونوں ہاتھوں پر دم کردے اور ہاتھوں کو بدن پر پھیر دے۔

سحر دور کرنا

جس کسی پر جادو یا سحر ہوا ہو وہ ذیل کی دعائیں اور اوراد پڑھے،سحر کے اثرات اس سے دور ہو جائیں گے۔

1) **آیۃ الکرسی**: سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔اس کے بعد تین مرتبہ آخری تین سورتوں کو پڑھے۔اس کے بعد وَلَا يُفۡلِحُ السَّاحِرُ حَيۡثُ اَتٰى [2] کو گیارہ مرتبہ پڑھے۔پھر اس کو اپنے جسم پر یا مریض کے جسم پر دم کردے۔یا پھر پانی پر دم کردے اور اس کو پیئے ان شاءاللہ مریض شفایاب ہو گا۔

2) وَلَا يُفۡلِحُ السَّاحِرُ حَيۡثُ اَتٰى یہ آیت کسی کاغذ پر یا پرچ پر لکھ کر صبح وشام نہار منہ اس پانی کو پیئے ان شاء اللہ تین یا پانچ یا پھر سات دفعہ اس طرح کا عمل کرنے سے شفا نصیب ہو گی۔

3) بیر کے سات صحیح سالم پتے لے کر اس کو خوب پیسے۔اس کے بعد پانی میں ڈال کر گرم کردے۔اس کے بعد پہلے نمبر پر ذکر کئے گئے اوراد کو دم کردے۔جب پانی کی گرمائش ختم ہو جائے تو اس کے بعد یہ پانی تین گھونٹ میں پی لے۔باقی پانی سے کسی پاک وصاف جگہ میں غسل کرے۔انشااللہ ایک یا دو یا تین مرتبہ ایسا کرنے سے شفا مل جائے گی۔

4) بیری کے سات صحیح سالم پتوں پر یہ آیت: وَاتَّبَعُوۡا مَا تَتۡلُوا الشَّيٰطِيۡنُ عَلٰى مُلۡكِ سُلَيۡمٰنَ‌ۚ وَمَا

[1] ۔سورۃ طحہٰ:۶۹

[2] ۔سورۃ طحہٰ:۶۹

كَفَرَ سُلَيۡمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ كَفَرُوۡا يُعَلِّمُوۡنَ النَّاسَ السِّحۡرَ وَمَآ اُنۡزِلَ عَلَى الۡمَلَكَيۡنِ بِبَابِلَ هَارُوۡتَ وَمَارُوۡتَ‌ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ فَلَا تَكۡفُرۡ‌ؕ فَيَتَعَلَّمُوۡنَ مِنۡهُمَا مَا يُفَرِّقُوۡنَ بِهٖ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَزَوۡجِهٖ‌ؕ وَمَا هُمۡ بِضَآرِّيۡنَ بِهٖ مِنۡ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ؕ وَيَتَعَلَّمُوۡنَ مَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنۡفَعُهُمۡ‌ؕ وَلَقَدۡ عَلِمُوۡا لَمَنِ اشۡتَرٰهُ مَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ‌ۚ وَلَبِئۡسَ مَا شَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ‌ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ [1] کو تین مرتبہ پڑھ کر دم کردے۔اس کے بعد یہ پتے پیس کر پانی میں ڈال دیں۔سات دن تک یہ پانی پیا کریں اگر کم ہو تو اور پانی ملاتے رہیں۔اگر گھر یا دوکان وغیرہ میں چھڑکیں تو جادو کا اثر ختم ہو جائے گا ان شاءاللہ

5) سبز رنگ کا تار یا دھاگہ لے کر بیمار کے پاؤں کی انگلی سے لے کر سر تک ناپ لیں۔اس کے بعد دس گناہ مزید دھاگہ اس کے ساتھ کرلیں۔پھر ان گیارہ دھاگوں کو چار جگہ اکٹھا کیا جائے۔اس کے بعد تین مرتبہ درود شریف پھر قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے۔اس کے ساتھ دھاگے کو ایک عقد دیں۔جب اسی طرح گیارہ عقد دیا جائے تو اس کے بعد تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور دھاگے کو جلائے۔اگلے دن بھی اس طرح کا عمل کریں۔ان شاءاللہ سحر اور بد نظری سے نجات مل جائے گی۔

نظر بد کا علاج

نظر بد بھی سحر اور جادو کی طرح ایک مضر چیز ہے۔اس کا علاج بھی ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس نہیں ہے،نظرِ بد بھی مختلف مہلک بیماریوں اور موت کا سبب بنتا ہے۔نظرِ بد کا دو طرح کا روحانی علاج ہے۔

غیر شرعی اور شرکیہ علاج: ایسا دم پڑھنا جس کا کوئی معنی نہ ہو۔یا ۱۲،۸ وغیرہ ہندسے لکھے ہو یا دائرے ہو یا مشرکانہ الفاظ ہو جیسے یا جبرائیل یا سلمان وغیرہ تو اس طرح کا دم اور تعویذ باتفاقِ علمائے کرام حرام ہے۔

شرعی علاج: ایسا دم پڑھنا جس کے الفاظ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں موجود ہو یا اس کا معنی صحیح ہو اگرچہ کسی بھی زبان میں ہو۔یہاں پر ہم شرعی علاج کا ذکر کرتے ہیں جو دو طرح کا ہے۔

نظرِ بد سے بچنا

صبح وشام ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ اور قُلۡ

[1] ۔سورۃ البقرۃ:۱۰۲

أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنا چاہیے۔ اس کا ذکر پہلے آذکار میں ہو چکا ہے۔

صبح و شام جو شخص بھی ان اوراد کی پابندی کرے گا وہ جادو اور بد نظری سے محفوظ ہو گا۔ ان شاء اللہ

❖ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ [1] کا ورد کرنا چاہیے۔

❖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ [2] تین مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

نظرِ بد کا علاج

1. حدیث شریف میں ہے جو اپنے آپ، مال اور بھائی کے بارے میں کچھ اچھائی دیکھ لے تو اس کے لیے برکت کی دعا کی جائے۔ (صحیح الجامع، رقم: ۵۵۶)
2. جس انسان کی نظر لگ گئی ہو اس کو بتایا جائے کہ وضو کر کے اس کا پانی اس بیمار پر چھڑکیں۔ اس طرح احادیث میں آیا ہے۔
3. آیت الکرسی اور آخری تین سورتیں تین تین مرتبہ اور آیت کریمہ: وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ (سورۃ القلم: ۵۱) کو سات مرتبہ پڑھ کر دم کرنا چاہیے۔
4. آیت کریمہ: وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھلا کر صبح و شام نہار منہ پیئے۔
5. اس سے پہلے سحر ختم کرنے کے تیسرا، چوتھا اور پانچواں علاج بتایا گیا وہ نظرِ بد کا بھی علاج ہے۔
6. حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنوں کی نظر بد سے، پھر آدمیوں کی نظر بد سے پناہ مانگتے تھے، پھر جب معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، تو آپؐ نے ان کو پڑھنا شروع کیا، اور باقی تمام چیزیں چھوڑ دیں۔ [3]

1۔ صحیح مسلم، رقم: ۲۷۰۸؛ جامع الترمذی، رقم: ۳۴۳۷

2۔ سورۃ الملک: ۳ و ۴

3۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۵۲۷

بخار کا علاج

❖ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ بخار سے متاثرہ شخص کو پانی سے گیلا کیا جائے۔ مسلم شریف میں حدیث ہے کہ حضرت اسمأؓ گریبان میں پانی ڈالتی تھی۔ لہٰذا بخار سے متاثرہ فرد کے ہاتھ، پاؤں اور گریبان میں پانی ڈالا جائے۔

❖ جامع الترمذی کی حدیث میں ہے کہ جس کسی کا بخار ہو تو وہ صبح نماز کے بعد طلوع افتاب سے پہلے جاری پانی میں اتر جائے اور پانی کی آنے والی سمت میں منہ کر کے تین مرتبہ غوطہ لگائے۔ یہ عمل تین دن تک کرے۔ اگر پھر بھی بخار نہ اترے تو پانچ دن اگر پھر بھی بخار نہ اترے تو سات دن تک، اس کے باوجود بھی صحت یاب نہ ہوا تو نو دن تک یہ عمل کرے، ان شاء اللہ تعالیٰ صحت یاب ہو جائے گا۔

❖ آیت کریمہ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (سورۃ الانبیاء: ۶۹) کو بیمار پر گیارہ مرتبہ دم کریں یا پانی پر دم کر دے اور اس کو پیئے۔ یا پھر کاغذ پر لکھ کر شام کو ایک گلاس پانی میں ڈال کر صبح نہار منہ پیئے۔ پھر اگلی صبح ایک گلاس پانی میں ڈالے اور شام کو نہار منہ پیئے۔

❖ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ [1] کو سات مرتبہ اور وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا [2] کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر دے۔ یہ بخار اور ہر قسم کے درد کا دم ہے۔

بچوں کے رونے کا علاج

❖ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا (سورۃ طٰہٰ: ۱۰۸) کو تین کاغذ پر لکھ کر عشاء کے وقت اتنے پانی میں ڈال دے کہ بچہ صبح، دوپہر اور شام یعنی تین وقت پی سکے، ان شاء اللہ شفا نصیب ہو گی۔ اگر بچے پر دم کرنا ہے تو ۱۱ مرتبہ دم کر دے۔

❖ اس کے ساتھ اگر نظرِ بد کے وظائف دم کر دے یا ساخت بنا کر پلائے تو یہ بہتر ہے۔

1۔ جامع الترمذی، رقم: ۲۰۷۵؛ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۵۲۶

2۔ سورۃ بنی اسرائیل: ۱۰۵

عام بیماری کے لیے

❖ سورۃ الفاتحہ کو سات مرتبہ پڑھنا اور آخری دو سورتوں کو تین تین مرتبہ پڑھنا۔

❖ **آیات الشفاء:**

- وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۃ التوبہ:۱۴)
- وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (سورۃ یونس:۵۷)
- يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (سورۃ النحل:۶۹)
- وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ بنی اسرائیل:۸۲)
- وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (سورۃ الشعراء:۸۹)
- قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (سورۃ حم السجدہ:۴۴)
- اس کے بعد سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر بیمار پر دم کرے یا کسی کھانے پینے کی چیز پر دم کرے۔
- یا کسی کاغذ پر سورۃ الفاتحہ اور درج بالا آیات الشفاء اور درود شریف لکھے اور مریض نہار منہ پیئے۔

❖ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ [1] بیمار پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے یا پھر کاغذ پر لکھے اور صبح و شام نہار منہ پیئے ان شاء اللہ صحت یاب ہو جائے گا۔

سلبِ مرض کی دعا

❖ (رَبِّ) اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ: جو کوئی اس دعا کو فرض نماز کے بعد یا کسی اور وقت میں پڑھے یا کاغذ پر لکھ کر پانی میں ڈال کر پیئے تو ان شاء اللہ بڑی سے بڑی بیماری، عارضہ، حادثہ اور مصیبت دفع ہو جائے گی۔

درد، خاص کر سر درد کا علاج

❖ حدیث شریف میں ہے کہ جسم میں جہاں درد ہو وہاں ہاتھ رکھ دیں اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھے۔

❖ پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ [2]

1۔ جامع الترمذی، رقم:۲۰۸۳؛ سنن ابو داؤد، رقم:۳۱۰۶

2۔ صحیح مسلم، رقم:۲۲۰۲؛ سنن نسائی، رقم:۱۰۸۳۹

❖ اس سے پہلے جو بخار کے علاج میں تیسرے نمبر پر جو دم ذکر ہوا ہے: اُسْكُنْ اَيُّهَا الصُّدَاعُ وَالْاَلَمُ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کو اپنے آپ پر گیارہ (۱۱) مرتبہ دم کرنا یا کاغذ پر لکھ پانی میں حل کر کے تین دن تک پیئے۔

حصول اولاد کے لیے

بے اولاد حضرات کے لیے زکریا علیہ السلام کی دعا نہایت مجرب ہے، جو کوئی اس دعا کا اہتمام کرے گا (انشاء اللہ تعالی) صالح اولاد جیسی عظیم نعمت نوازا جائے گا۔ دعا یہ ہے: رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ (سورہ الانبیاء:۸۹)

نرینہ اولاد کے لیے دعا

❖ اللہ تعالی سے ہر وقت دعا مانگنی چاہیے خاص کر حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا: هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ (سورہ آل عمران:۳۸)

❖ ہر فرض نماز کے بعد رات کے آخری پہر میں اور عام اوقات میں اس کا دعا کا ورد کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ استغفر اللہ کا ورد کرنا چاہیے۔

دودھ دینے والا جانور کا جب دودھ کم یا بے کار ہو جائے

یہ آیت کریمہ: وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ (سورۃ النحل:۶۶) اس کو گوندھے ہوئے آٹے یا روٹی پر دم کردے یا کاغذ پر لکھ تین دن تک اس کو کھلائے۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لَهَا وَبَارِكْ فِيْهِ يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ

❖ اس کے ساتھ بد نظری کا دم بھی کرے۔

دست اور قیئ کا علاج

❖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ (سورہ ھود:۴۴) اس کے ساتھ تین اسمائے حسنیٰ جو چاہیے حرف ندا کے ساتھ مثلاً يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا رَحْمٰنُ اس پر دم کرے یا کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کر کے پیئے۔

بڑی سے بڑی مصیبت سے نجات کے لیے دعا

- لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (سورۃ الانبیاء: ۸۷)

جسم پر دانہ یا زخم ہو تو اس کا علاج

نبی کریم ﷺ زمین سے مٹی اٹھاتے اور اس پر اپنا لعاب مبارک تھوکتے اور یہ الفاظ پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا[1]

اہل خانہ کے فرمانبردار ہونے کی دعا

- رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (سورۃ الفرقان: ۷۴)

اولاد کو نمازی بنانے کی دعا

- رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (سورۃ ابراہیم: ۴۰)

دشمن سے انتقام کی دعا

- رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ مؤمن طویل عرصہ تک مصائب کا مقابلہ کرے اور جب بے بس اور عاجز ہو جائے تو یہ دعا مانگے۔ شدید مصیبت میں مدد کے لیے یہ دعا نہایت مؤثر ہے۔

کینسر کے لیے

- فجر کی سنتوں کے بعد فرض نماز سے پہلے اکتالیس مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر پانی یا کسی چیز پر دم کر کے وہ مریض کو پلائیں یا کھلائیں۔ نہایت مجرب اور مفید ہے۔
- تین بار درود شریف پھر لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ التوبۃ: ۱۲۸) پھر تین بار درود شریف روزانہ تین مرتبہ مریض پر دم کریں۔

برص کے لیے

برص کے مرض میں مبتلا شخص فجر کی سنتوں کے بعد سورۃ الفاتحہ چالیس مرتبہ پڑھے اور یہ عمل

[1] صحیح بخاری، رقم: ۵۷۴۵

چالیس روز تک مسلسل کرے، اگر کبھی ناغہ ہو جائے تو از سر نو پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ شفا نصیب ہو گی۔

اگر مبروص ایام بیض کے روزہ رکھے اور ہر روز افطار کے وقت اسم باری تعالیٰ اَلْمَجِیْدُ بکثرت پڑھے تو انشاءاللہ تعالیٰ شفا نصیب ہو گی۔

حل مشکلات اور قضائے حاجات کے لیے

نماز عشاء کے بعد دو رکعت صلاۃ الحاجۃ پڑھیں۔ نماز کے بعد گیارہ بار سورۃ الم نشرح، پھر گیارہ بار درود شریف، پھر سولہ ہزار چھ سو اکتالیس مرتبہ یَا لَطِیْفُ، پھر آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنی مقصد کی دعا مانگے۔

امتحان میں کامیابی کا وظیفہ

جب سوالیہ پرچہ ملے تو اس کو پڑھنا نہیں، بلکہ الٹا رکھ دینا ہے، اس کے بعد پہلے تین بار درود شریف پڑھے، پھر گیارہ مرتبہ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ (سورۃ البقرۃ: ۳۲) پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے، اس کے بعد سوالیہ پرچہ حل کرنا شروع کر دے انشاءاللہ تعالیٰ غیبی مدد ہو گی۔

حافظہ کو تیز کرنے والے اسباب

- **حجامہ کرنا:** جس طرح کہ ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ تزید فی الحفظ یعنی حافظہ کو تیز کرتا ہے۔
- **اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا:** خاص طور پر آب زم زم پیتے وقت دعا مانگنی چاہیے۔
- **مطالعہ و تکرار:** مطالعہ و تکرار سے قوت حافظہ بڑھتا ہے۔
- بادام اور آخروٹ کھانے سے حافظہ میں تیزی آتی ہے۔

شیخ عبد الحقؒ (اکوڑہ خٹک) فرمایا کرتے تھے کہ حافظہ تیز کرنے کے لیے چند امور پر توجہ دینی چاہیے۔

- اساتذہ کرام کے دعاؤں کا حصول
- مطالعہ و تکرار اور سبق پڑھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی اور انکساری کے ساتھ علم اور عمل صالح کے لیے دعا مانگے۔ اس کے ساتھ تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ

وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِيۡ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِيۡ (سورۃ طحٰہ، ۲۵ تا ۲۸)

مولانا عمر پالن پوریؒ فرماتے ہیں کہ جس کا حافظہ کمزور ہو تو وہ سورج طلوع ہوتے ہی پانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم ۷۸۶ مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد پیئے تو اس کا ذہن کھل جائے گا اور حافظہ تیز ہو جائے گا۔

علم میں اضافہ کی دعا

❖ رَّبِّ زِدۡنِيۡ عِلۡمًا (سورۃ طحہ: ۱۱۴) یہ دعا ہر وقت پڑھے خصوصاً فرض نماز کے بعد اور تہجد میں۔

مبلغین اور واعظین کے لیے دعا

❖ رَبِّ اشۡرَحۡ لِيۡ صَدۡرِيۡ وَيَسِّرۡ لِيۡٓ اَمۡرِيۡ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِيۡ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِيۡ تقریر سے پہلے یہ دعا مانگنی چاہیے۔ یہ بات مشاہدہ کی ہے کہ اللہ تعالی تقریر میں اثر پیدا کرتا ہے اور سننے والوں کو سمجھانے میں سہولت ہوتی ہے۔

مرنے کے بعد لوگ اچھا تذکرہ کریں

❖ وَاجۡعَلۡ لِّيۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِي الۡاٰخِرِيۡنَ (سورۃ الشعراء: ۸۴) کا ورد کرے۔

جب کسی کام، مسئلہ یا کتاب میں مشکل درپیش ہو

❖ اَللّٰهُمَّ لَا سَهۡلَ اِلَّا مَا جَعَلۡتَهٗ سَهۡلًا وَّاَنۡتَ تَجۡعَلِ الۡحَزۡنَ سَهۡلًا اِذَا شِئۡتَ (ابن حبان)

فائدہ: جب کوئی کام کرنا چاہے اور وہ مشکل محسوس ہو تو یہ دعا پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ آسان ہو جائے گا اور خاص کر علمائے کرام کو کتاب یا کوئی مسئلہ درپیش ہو۔

ایک بات استاد محترم شیخ الحدیث بقیۃ السلف مولانا محمد ادریس صاحب سے ہم نے سیکھی ہے کہ دس مرتبہ درود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ فہم و فراست نصیب کر دے گا۔

اختتامی دعا

اللهم انى أسئلك من الخير كله عاجله وآجله ماعلمت منه ومالم أعلم ـ وأعوذبك من الشر كله عاجله وآجله ماعلمت منه ومالم أعلم ـ وأسئلك الجنة وماقرب اليها من قول أو عمل ـ وأعوذبك من النار وما قرب اليها من قول أوعمل ـ واسئلك من خير ما سألك به عبدك ونبيك محمد ﷺ ـ وأعوذبك من شر ما استعاذ منه عبدك ونبيك محمد ﷺ ـ اللهم ماقضيت لى من قضاء فاجعل عاقتبه رشدا

اَللّٰهُمَّ ارۡزُقۡنَا وِلَا يَتُكَ وَلَا تُحۡرِمۡنَا رِعَايتك واجعلنا لديك من المقربين ياالله يارب العالمين والهى وسيدى لا تغير اسمى ولا تبدل جسمى

اللهم صلى على سيدنا محمد وعلى ال سيدنا محمد وبارك وسلم